اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا

تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com

https://www.znzlibrary.com/

https://www.znz.today

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول،افسانہ،کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں

وہاٹسپپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

0344 4499420

https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10

انتباہ!اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone

**WhatsApp Channel Link**

Channel Join Now

باکس میں موجود ناولز یا کیٹیگری والے ناولز پڑھنے کے لئے ناول نام یا کیٹیگری نام پر کلک کریں

Famous Youtube Novels

Novel Name : Yaar E Sitamgar

Jaan E Aziz Novel By Dua Khan

Lams E Junoon By Zoya Ali Shah

Teri Rahguzar Novel By Kitab Chehra

Bismil Novel By Mehrunnisa Shahmeer

Shiddat E Yaar Novel By Zoya Ali Shah

Ishq E Maknoon Novel By Maryam Jutt

Saza E Ishq Novel By Shahzmeen Mehdi

Atish E Ishq An American Monster By Saleha Iqbal

Novels Categories

Web Special

Short Novels

Long Novels

Digest Novels

Romantic Novels

Facebook Novels

Ebook Novels PDF

Youtube Novels PDF

# مکمل ناول

# BLOODS

## Munaza Niaz

Zubi Novels Zone

"تمہارا نام کیا ہے؟"

اس تاریک جیل میں اس کے بالکل سامنے دوسری سلاخ کے پیچھے کھڑے قیدی نے اس سے پوچھا۔لوہے کی موٹی سلاخوں کو اپنے مضبوط ہاتھوں سے جکڑے سیاہ آنکھوں والے نے اس کی طرف دیکھا کچھ اس طرح اس طرح کے پوچھنے والا بے اختیاری ہی دو قدم

پیچھے ہوا! خوف سے۔۔۔ لیکن کیوں اس شخص کی آنکھوں میں ایسا کیا تھا کہ یہ سوال پوچھنے والا ایک دم سے خوف زدہ ہو گیا تھا۔

"وہ آگئی ہے"

سیاہ آنکھیں اس پر گاڑے وہ دھیرے سے مسکرایا

Zubi Novels Zone

"کون آگئی ہے؟"

خوف زدہ قیدی مزید سکڑا۔سیاہ آنکھوں والے نے اپنا ایک ہاتھ سلاخ سے باہر نکالا

" my leady "

ایک جاندار قہقہہ لگا کر وہ پیچھے ہوا۔

"inferno king "

نام کے بجائے اس نے یہ دو الفاظ دھیرے سے کہے تھے۔

تب ہی اس خوفزدہ قیدی نے اچھنبے سے آگے ہو کر سلاخوں سے باہر دائیں جانب دیکھا جہاں پولیس کے اہل کار تیزی سے دوڑتے ہوئے اس کی طرف آرہے تھے انہوں نے تیزی سے اس شخص کو سلاخوں سے باہر نکالا جس نے وہ آگئی ہے کی پیشن گوئی کی تھی ایک اہلکار نے اس کے دونوں ہاتھ پیٹھ پر کر کے ہتھکڑی لگادی۔اسے اپنے گھیرے میں لیے واپس ہو لیے۔اپنے اطراف میں درجنوں پولیس اہلکاروں میں گھرا وہ زیرلب مسکراتا گیا۔اس تاریک جیل سے نکل کر وہ ایک ہلکی روشنی کی طرف بڑھ رہے تھے ان سے تقریبا چند میٹر دور اس سنسان

راہداری میں وہ چار انچ لمبی ہیل پر چلتی بائیں طرف بنے بند دروازے کو کھول کر اندر داخل ہوگئی۔اگلے دس سیکنڈ میں وہ اس کمرے سے باہر تھی اس کے ایک ہاتھ میں گن دوسرے ہاتھ میں چاقو تھا جس پر خون لگا تھا۔سرخ خون اس کے سرخ ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔اس نے اپنی طرف آتے دو پولیس اہلکاروں کو دیکھا اس کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔

"میں تم دونوں کا ہی انتظار کر رہی تھی"
ہلکی آواز میں کہتے اس نے تابڑتوڑ ان پر گولیاں برسا ڈالیں۔وہ دونوں کٹے بکروں کی طرح تڑپتے ہوئے ساکت ہوگئے اور پھر بہت سے قدموں کی آوازیں اس کی پیٹھ پر ابھری تھیں۔

☆☆☆

اس نیم تاریک ہال میں وہ کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے چھت کو گھور رہا تھا۔پورا ہال خالی تھا۔اس کے دائیں طرف وہ لڑکی سامنے فرش پر پڑے لہولہان آدمی کو تیز ہوتے تنفس کے ساتھ گھور رہی تھی۔اس کے آنکھوں کی ڈوریاں سرخ ہو رہی تھیں۔جہاں خون اترا ہوا تھا۔

اس نے ہاتھ میں پکڑی گن کا رخ اس آدمی کی طرف کیا اور اس کا ہاتھ بری طرح کانپا۔

"ماردو "

دور بیٹھا شخص سرگوشی میں بولا جان لیوا سرگوشی میں۔

"نہیں مجھ سے نہیں ہوگا "

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

وہ رونے لگی وہ کرسی سے اٹھ کر اس کی طرف آیا۔اس کی پشت پر کھڑے ہو کر اس کا کپکپاتا ہاتھ تھاما۔

"تم نہیں رک سکتیں "

جھک کر سرگوشی کی اور ٹریگر دبا دیا۔وہ جو اکھڑے اکھڑے سانس لے رہا تھا مردہ ہو گیا جب کہ وہ سپاٹ تاثرات لیے واپس کرسی پر جا بیٹھا وہ لڑکی گھٹنوں کے بل بیٹھ کر روتی چلی گئی یہ اس کی زندگی کا پہلا قتل تھا

☆☆☆

نیویارک کا خوبصورت علاقہ نیلز یارڈ جو خوبصورتی میں اپنی مثال آپ تھا اس چھوٹی سی لمبی سڑک کے اطراف میں بنے خوبصورت گھر جو دیکھنے سے تعلق رکھتے تھے اس مصروف سڑک پر وہ چلتی ہوئی ایک گھر

کے سامنے رکی مسکرا کر دائیں بائیں دیکھا پھر سر جھٹک کر اندر داخل ہو گئی

" موم"

لاونج میں داخل ہو کر اس نے پکارہ

"میں یہاں ہوں ایمی "

کچن سے آواز آئی اور وہ مسکراتی ہوئی کچن میں داخل ہو گئی

"ہیری آچکا ہے مام"

فرج کا دروازہ کھول کر اندر جھانکا

" وہ تو دو گھنٹے پہلے ہی آ گیا تھا نیچے ہو گا"

انہوں نے نیچے کی طرف یعنی تہخانہ کی طرف اشارہ کیا ایسا کرتے ہوئے ان کے چہرے پر ڈر سا پھیلا تھا وہ چونک کر سیدھی ہوئی "میں دیکھتی ہوں "مطلوبہ چیز تو ملی نہیں تھی اس لیے فرج کا دروازہ بند کیا اور باہر نکل گئی گھوم کر وہ گھر کے پچھلے حصے کی طرف آگئی۔زمین پر لگا لکڑی کا دروازہ کھولا اندر تاریکی تھی گہری تاریکی۔آہستہ سے وہ سیڑھیاں اترنے لگی "ہیری "اس نے پکارا سامنے ایک بڑی میز پر تین کمپیوٹرز دو لیپ ٹاپ اور ہیری کا سمارٹ فون رکھا تھا لیکن وہ خود غائب تھا۔سامنے رکھی خالی کرسی اور میز پر بہت سے کاغذ اور فائلز بکھری تھی "میں یہاں ہوں "اس نے دائیں طرف گردن موڑی جہاں وہ بک ریک کے سامنے کھڑا کچھ تلاش رہا تھا

"کیا ڈھونڈ رہے ہو؟ "

ایک فائل ڈھونڈ رہا تھا وہ مل گئی یہ رہی" جوش میں کہہ کر فائل باہر" نکالی اور جا کر کرسی پر بڑے کاغذ اٹھا کر میز پر رکھے پھر کرسی پر بیٹھ کر اس نے ایک لیپ ٹاپ اپنی طرف کھسکایا اب اس کی انگلیاں تیز تیز کی "بورڈ پر چل رہی تھی" مام نے بتایا کہ تم پچھلے دو گھنٹے سے یہاں ہو

ہاں تو" اس کی نظر اب بھی سکرین پر تھی جہاں ایک کی جگہ دوسرا" سسٹم کھلتا جا رہا تھا" مام کو تمہارا یہاں آنا بالکل پسند نہیں ہے" وہ اس کے سر کو دیکھ رہی تھی" تو تم مام کو سمجھاؤ نا کہ وہ مجھے روکنا چھوڑ دیں کیونکہ میں نہیں رکنے والا" سکرین کو دیکھتی اس کی آنکھوں میں اچانک ایک چمک ابھری یوں جیسے اسے کوئی خزانہ مل گیا ہو" تم یہ سب چھوڑ کیوں نہیں دیتے جس دن پولیس کے ہاتھ لگے بہت پٹو گے

"اس نے ڈرایا" "پولیس کے لیے ہی کام کر رہا ہوں" وہ مسکرایا "کیا مطلب؟"

"یہ ہے وہ شخص جس کو پولیس اور آرمی پچھلے سات ماہ سے تلاش کر رہی تھی" اس نے سکرین کی طرف اشارہ کیا ایمی نے دیکھا تک نہیں "انہیں نہیں ملا مگر تم نے اسے ڈھونڈ نکالا ہے" اس نے طنز کیا "مجھ پر طنز کرنا بند کرو بس یہ آخری ہے اس کے بعد میں ہیکنگ چھوڑ دوں گا" وہ جلدی سے بولا "ہر بار یہ کہتے ہو کہ یہ آخری ہے تم مجھے بتا دو یہ کون سا والا آخری ہے؟" "یہ پکا والا آخری ہے" وہ مسکرایا "سٹاپ اٹ ہیری اب بس کر دو اب تو مام کے ساتھ مجھے بھی خوف رہتا ہے کہ کچھ غلط نہ ہو جائے ہمارے ساتھ تم سمجھتے کیوں نہیں اس سب میں جان کا خطرہ ہے اگر تمہیں اپنی پرواہ نہیں ہے تو تم مام کا ہی کچھ خیال کر لو وہ بہت

خوفزدہ رہتی ہیں تمہاری وجہ سے "وہ تیز لہجے میں بولی "میں نے کہانا کہ یہ آخری ہے اس کے بعد میں یہاں بھٹکوں گا بھی نہیں تم اور مام مل کر میری کھٹائی کرنا اگر جو یہاں نظر آیا میں اور یہ دیکھو یہ ہے وہ شخص جس نے پچھلے ایک سال سے مافیا کے ہر گروہ کو مات دی ہے اس کی وجہ سے پورے شہر میں کھلبلی مچ گئی ہے تمہیں معلوم ہے اس نے پچھلے سات ماہ میں سیکڑوں کی تعداد میں بچوں کو سمگل کیا ہے افغانستان میکسیکو لیبیا اور اریٹیریا یہ وہ ملک ہیں جو انسانی سمگلنگ کے لیے مشہور ہیں اور یہ رابرٹ ملر نامی شخص جس کو آج تک کسی نے نہیں دیکھا اس کو میں نے ڈھونڈ نکالا ہے یہ اس کی تصویر ہے"

اس نے جوش میں بولتے لیپ ٹاپ کی طرف اشارہ کیا جہاں اس کا چہرہ نظر آرہا تھا ایمی نے اس طرف نہیں دیکھا وہ بس ہیری کو گھورتی رہی

"مجھے اس سب میں کوئی دلچسپی نہیں ہے میں بس آخری بار تمہیں سمجھا رہی ہوں چھوڑ۔۔۔دو۔۔۔سب" کہہ کر جھٹکے سے مڑ کر سیڑھیاں چڑھ گئی

کون اپنی پسندیدہ چیز چھوڑ سکتا ہے" وہ بڑابڑایا"

☆☆☆

وہ جواتنے آفیسرز کے گھیرے میں آگے بڑھے رہا تھا اچانک ہی اس کے پیچھے چلتے افیسرز ایک ایک کر کے غائب ہونے لگے پھر اس کے اطراف والے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس کے آگے والے اگلے دو منٹ میں ان کی جگہ پانچ لڑکوں نے لے لی جن میں سے ایک نے اس کے ہاتھ کی ہتھ کڑی کھول دی

"اسے خواب نہیں منصوبہ کہتے ہیں"

اس کے چہرے پر ایک دل فریب مسکراہٹ تھی دائیں طرف کی راہداری مڑ کر انہوں نے سامنے دیکھا وہ اکیلی ان درجنوں آدمیوں کو دھول چٹا چکی تھی اس کے چہرے اور کپڑوں پر جا بجا خون کے چھینٹے تھے۔ تیز تیز سانس لیتی وہ ان سب پر ایک نظر ڈال کر مڑی سامنے وہ کھڑا تھا اور وہ مسکرا رہا تھا "میں تمہارا انتظار کر رہا تھا" وہ چل کر اس کے سامنے آ کھڑا ہوا "تم میرا انتظار کیوں کر رہے تھے" وہ دلکشی سے مسکرائی "مجھے تمہارا انتظار کرنا سب سے خوبصورت کام لگتا ہے" اپنے ہاتھ سے اس کا چہرہ صاف کیا "اور مجھے تمہیں انتظار کروانا" "اندر کوئی مجھ سے میرا نام پوچھ رہا تھا" وہ دونوں ساتھ ساتھ چلنے لگے "اچھا" وہ

رکی پھر اسے دیکھا "اور تم نے کہا ہوگا جہنم کا بادشاہ" اور مسکرا کر آگے
بڑھ گئی

☆☆☆

پلیز مجھے چھوڑ دو جانے دو میں نے کچھ نہیں کیا پلیز چھوڑ دو مجھے "وہ"
لڑکی بری طرح روتے ہوئے ان سب کو دیکھتے ہوئے بول رہی تھی
"ارے تم رو کیوں رہی ہو ہم سب کو معلوم ہے کہ تم نے کچھ نہیں
کیا" سامنے بیٹھا شخص اداسی سے بولا پھر زور سے ہنسا وہ رونا بھول گئی
دفعتاً اس نے اس شخص کے بائیں طرف کھڑے لڑکے کو دیکھا جو ضبط
کیے اسے ہی دیکھ رہا تھا" جیک" وہ اٹھ کر اس کی طرف آئی" کون ہیں
یہ لوگ اور مجھے یہاں کیوں لائے ہیں تم ان سے کہو نا کہ مجھے جانے دیں
ہماری شادی ہونے والی ہے تم کچھ بول کیوں نہیں رہے" وہ اس کی
شرٹ پکڑ کر چلائی وہ لب بھینچے اسے دیکھے گیا" سر پلیز اسے جانے
دیں" اس کا ہاتھ پکڑے اس کے سامنے آ کھڑا ہوا" تم نے مجھے پہلے

کیوں نہیں بتایا کہ یہ لڑکی تمہاری گرل فرینڈ ہے" سامنے بیٹھا شخص
صوفے پر مزید پھل کے بیٹھ گیا اس کی آنکھوں میں سفاکی تھی" آپ
مجھے مار دے مگر اسے جانے دے" وہ لڑکی مکمل اس کے پیچھے چھپ گئی
تھی" اگر یہ لڑکی تھوڑی سی خوبصورت ہوتی تو میں اسے جانے دیتا مگر
یہ تو تھوڑی سی بھی خوبصورت نہیں ہے" جیک نے بے اختیار اپنے
پیچھے کھڑی نینسی کا مومی ہاتھ تھام لیا" یہ کیا کہہ رہا ہے" نینسی نے
کپکپاتے لہجے میں کہا جیک نے کوئی جواب نہیں دیا۔ سامنے بیٹھے شخص
نے اپنے ساتھ رکھی گن اٹھالی" تم مارو گے یا میں ماروں" وہ مسکرایا
"نہیں سر ایسا مت کرے وہ معصوم ہے" جیک گڑگڑایا چاہنے کے
باوجود بھی وہ کچھ نہیں کر پا رہا تھا اس شخص نے اپنے آدمیوں کو اشارہ کیا
چار لوگ تیزی سے ان کی طرف بڑھے اور ان دونوں کو الگ کر دیا اب
صرف نینسی اس کے سامنے کھڑی تھی" جیک" وہ چلائی اچانک سامنے

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

بیٹھے شخص نے اس پر گولیاں چلادیں وہ ایک جھٹکے سے نیچے گری اگلے ہی لمحے اس کا وجود بے جان ہو گیا جیک ساکت کھڑا اسے دیکھے گیا اس کی محبت کو اس کی آنکھوں کے سامنے موت کے گھاٹ اتار دیا گیا تھا

"تمہاری منگیتر خوبصورت نہیں تھی بلکہ بلا کی خوبصورت تھی اور تمہیں معلوم ہے کہ مجھے خوبصورت لڑکیوں سے کتنی نفرت ہے"

جیک کو دیکھتے وہ بے رحمی سے بولا "میرا نام ہے جوف۔۔۔۔جوف سن۔۔۔۔لیکن مجھے اپنا دوسرا نام بہت پسند ہے بیوٹی کلر" اس کی ہنسی جیک کے سر پر ہتھوڑے کی طرح برستی رہی

☆☆☆

"وہ لڑکا مل گیا ہے جس نے ہمارا ڈیٹا اور ہمارے گینگ کا پتہ پولیس فورس کو دیا تھا"

شولڈر کٹ بالوں والی عام سے چہرے کی مالک لڑکی جس کی ذہین آنکھوں میں ہر وقت چمک سی رہتی تھی اپنے سامنے رکھے کمپیوٹر کے کی بورڈ پر تیز تیز انگلیاں چلاتے بول رہی تھی

" اس کا نام ہیری ہے یہ ایک ہیکر ہے اس کے کمپیوٹر کا سسٹم کافی پیچیدہ ہے میں اسے ہیک نہیں کر پا رہی یہ اپنی ماں اور ایک بہن کے ساتھ رہتا ہے "

پھر اس نے کلک کر کے ایک تصویر سامنے کی وہ ایک خوش شکل لڑکا تھا

"اس کی وجہ سے تمہیں ایک رات جیل میں گزارنی پڑی"

اس کے پیچھے کھڑی اروانے روبرٹ سے کہا جو ایک نظر اس تصویر کو دیکھنے کے بعد پلٹ گیا

"وہ نہیں جانتا کہ اس نے کس کو چھیڑا ہے "

وہ ہیکر لڑکی جس کا نام روزلی تھا ان کے پیچھے چل رہی تھی "لیکن بہت جلد جان جائے گا" اس کے ساتھ چلتا شیرف بولا

"اگر تم کہو تو میں وہاں چلی جاتی ہوں"

روزلی روبرٹ کے سامنے آکھڑی ہوئی روبرٹ نے رک کر گہری نظر اس پر ڈالی اروا نے اس کا بازو پکڑ کر اپنے سامنے کیا اور روبٹ ان دونوں کو دیکھے بغیر اگے بڑھ گیا

"فلحال صبر کرو جب روبرٹ خود کچھ نہیں کہتا ہم کچھ نہیں کریں گے"

اروا نے نرمی سے کہا جو اس کی ذات کا حصہ نہیں تھی

"یہاں رابرٹ باس ہے تم نہیں اس لیے میں صرف اس کی بات سنوں گی اور مانوں گی"

روزلی نے ایک جھٹکے سے اپنا بازو چھڑوایا اور اکا چہرہ سرخ ہوا تب ہی اس نے ایک زناٹے دار تھپڑ اس کے منہ پر مارا روزلی نے بے یقینی سے دیکھا اسے اس تھپڑ کی توقع نہیں تھی

" یہاں باس میں ہوں رابرٹ میرے بغیر کچھ نہیں ہے میں چاہوں تو تمہیں یہاں سے باہر پھینکوا سکتی ہوں اور اس ہیری کو جس نے ہم سے دشمنی مول لی ہے اسے تمہاری جگہ رکھ سکتی ہوں تم ہمارے لیے بیکار ہوتی جا رہی ہو میں نظر انداز اس لیے کر رہی ہوں کیونکہ تم پچھلے تین سالوں سے ہمارے ساتھ ہو آئندہ اس لہجے میں مجھ سے بات کرنے کا سوچنا بھی مت کیونکہ تم جانتی ہو کہ میں کیا کچھ کر سکتی ہوں "

گہری آنکھوں میں قہر لیے وہ اگے بڑھ گئ لیکن تم نے جانتی کہ میں کیا کر سکتی ہوں نفرت سے اس کی پیٹھ کو دیکھتے وہ بڑبڑائی

☆☆☆

اکھاڑے میں وہ دو لڑکیاں تھی جو آمنے سامنے کھڑی تھیں چار اطراف لوہے کی جالی دار دیواریں تھیں جس کے باہر سیکڑوں کی تعداد میں لڑکے اور لڑکیاں تالیاں اور سیٹیاں بجا کر اس پرانی بلڈ نگ کو سر پر ہی اٹھا رکھا تھا

"یہ صرف گیم ہے اس بیچاری کو قتل مت کر دینا"

دیوار کے بالکل نزدیک مکمل اندھیرے میں ڈوبا اس سے ہلکی مگر شرارتی آواز میں بولا اس کے سر پر سیاہ ہیٹ تھی بلکہ اس کا لباس ہی سیاہ تھا اور اس نے مسکرا کر گردن موڑ کر اس کی چمکتی سیاہ آنکھوں میں دیکھا

"تو کیا خود قتل ہو جاؤں "

"مجھے تمہاری یہی ادا مار دیتی ہیں "

ہلکا سا مسکرا کر اس کے برے بالوں کو دیکھا جو پونی ٹیل میں بندھے تھے اور ارانے سر جھٹکا وہ اس کی اپنے لیے دیوانگی کو ہر لمحہ محسوس کرتی تھی اب اس نے اپنے سامنے کھڑی چھوٹے چھوٹے بالوں والی لڑکی کو دیکھا جو اچھل اچھل کر اسے ہی دیکھ رہی تھی اس کے چہرے پر ہلکی سی گھبراہٹ تھی جس کو چھپانے کی وہ ناکام سی کوشش کر رہی تھی اور ارا نے اسے آنکھ کے اشارے سے اپنی طرف آنے کا کہا وہ کافی پر سکون تھے گھبراہٹ سے اس کا دور دور تک کبھی واسطہ ہی نہیں پڑا تھا وہ لڑکی

بھاگتی ہوئی آئی اور ایک گھونسا اس کے چہرے پر مارا ار ورا کا مومی چہرہ دوسری طرف موڑا مگر وہ ہلی تک نہیں تھی اگلے پانچ سیکنڈ میں اس لڑکی نے کئی مکے اس کے چہرے اور پیٹ میں مارے اب کی بار وہ دوہری ہو کر چار قدم پیچھے ہوئی یک دم ہی پورے حال میں سناٹا چھا گیا لڑکے لڑکیاں حیرت سے انہیں دیکھنے لگے جب کہ رابرٹ کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا اگلے منٹ میں وہ اوندھے منہ کے بل گری پڑی تھی اس کے منہ سے خون نکل رہا تھا رابرٹ کی مٹھیاں بھینچ گئی

"یہ کیا کر رہی ہو اگر نہیں لڑنا تھا تو پہلے بتاتی"

وہ پنجوں کے بل اپنے سامنے اوندھے منہ پار ورا سے بولا جو کھانستے ہوئے اٹھ بیٹھی تھی

" تم نے کہا تھا کہ اسے قتل مت کرنا"

اس کو دیکھتے وہ ہنسی جیسے اسے کوئی فرق نہیں پڑا کہ اسے کتنی مار پڑی ہے

"تم وہی رہو جو تم ہو زیادہ رحم دل بننے کی ضرورت نہیں ہے "

وہ اٹھ کھڑا ہوا وہ لڑکی بھاگتی ہوئی آئی اور اپنا جو گر والا پیر ارورا کے سر میں مارا فرش پر گرتے ہیں اس نے روبرٹ کے چہرے کو دیکھا جو بے یقینی سے اسے دیکھ رہا تھا اس لڑکی نے ارورا کو بالوں سے پکڑ کر کھڑا کیا

ہم نے بیکار میں پیسے لگائے "پیچھے کوئی لڑکا بولا تھا اچانک ارورا نے " اپنے بال ایک جھٹکے سے آزاد کروا کے اس کے پیٹ میں گھٹنا مارا وہ دوہری ہوئی دوسرا گھٹنا اس کی ناک پر پڑا کالر اور شرٹ سے پکڑ کر اس نے اس لڑکی کو بے رحمی سے لوہے کی دیوار میں دے مارا

"مائی کریمنل گرل "

اس کے چہرے پر خوبصورت سے مسکراہٹ بکھر گئی اسے سنبھلنے کا موقع دیے بغیر وہ آگے بڑھی اور لاتعداد گھونسے صرف اس کے چہرے پر مارے شولے کو ہوا دو گے تو وہ بھڑکے گا بجھے گا نہیں اگلے دو منٹ میں اب وہ لڑکی بے جان سی اس کے سامنے فرش پر پڑی تھی

"ایک اچھی لڑکی کتنی بے رحم ہو سکتی ہے "

روبرٹ نے ارورا کو دیکھتے دلچسپی سے کہا پورے ہال میں اتنا شور تھا کہ روبرٹ اپنی آواز بہ مشکل سن پایا گھرے گھرے سانس بھرتے ارورا نے اپنے بال پونی کی قید سے آزاد کیے پھر رابرٹ کو دیکھا اور معصومیت سے مسکرائی کتنی خوبصورت لگتی تھی وہ جب ایسے مسکراتی تھی روبرٹ نے سوچا لو ہے کا دروازہ کھول کر وہ اس کے سامنے اکھڑی ہوئی

" تمہیں درد ہو رہا ہے"

روبٹ نے اس کے گال کو انگلی سے چھوا

نہیں تو" وہ ہلکا سا ہنسی "

"میں بتا رہا ہوں پوچھ نہیں رہا"

وہ بالکل سنجیدہ تھا

"کیا تم بھی پریشان ہوتے ہو؟"

وہ شرارت سے بولی

"صرف تمہارے لیے ہوتا ہوں چلو بینڈج کر دیتا ہوں"

اس کا ہاتھ پکڑے وہ باہر کی طرف چلنے لگا

"تو آج مجھے کہاں لے کر جارہے ہو"

وہ کافی خوش نظر آرہی تھی

" جہنم میں "

اور اکا منہ کھل گیا

"ارے سویٹ ہارٹ میں اپنی بات کر رہا ہوں کیا تم میرے پاس آنا"

"نہیں چاہتی

کیاانداز تھا

" تم بورنگ ہوتے جارہے ہوروبرٹ"

وہ رک گیارابرٹ نے ایک ابرو اٹھائی

"اوہ اچھا مجھے تو معلوم ہی نہیں تھا"

دفعتاروبرٹ نے اسے گرد بازو پھیلا کے خود سے قریب کیا

" چلو میں تمہیں آج بتاتا ہوں کہ میں کتنا بورنگ ہو چکا ہوں"

ایک انکھیں دبا کے وہ پھر سے چلنے لگا "آج رات تیار رہنا" چلتے چلتے وہ ہنس پڑی

☆☆☆

ہمیشہ کی طرح وہ آج رات بھی اپنے تہخانے میں بند تھا ہر طرف اندھیرا تھا ہلکی سی نیلی روشنی اس کے چہرے پر پڑ رہی تھی جو کمپیوٹر کی اسکرین سے نکل رہی تھی ہر طرف سناٹا تھا بس اس کے کی بورڈ کی کھٹکھٹ تھی جو گونج رہی تھی اچانک اس نے شور سنا جو اوپر سے آ رہا تھا اس کے گھر میں کوئی چلا رہا تھا وہ تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہوا ابھی وہ دو قدم ہی چلا تھا کہ کسی نے اوپر دروازہ کھول دیا ایک لڑکی اور چار لڑکے سیڑھیاں اتر کر اس کی طرف بڑھے

" کون ہو تم لوگ"

اس کے ماتھے پر پسینے کے قطرے نمودار ہوئے "کچھ بھی نہیں رہنا چاہیے سب کچھ ختم کردو" اس لڑکی نے چاروں لڑکوں کو کہا وہ بھاگ کر اس کے سارے سسٹم کو الٹ پلٹ کرنے لگے کمپیوٹر لیپ ٹاپ ہیڈ فون موبائیلز غرض ساری چیزوں کو ہتھوڑے کے ساتھ ان کے ٹکڑے کرنے لگے

" یہ کیا کر رہے ہو رک جاو"

وہ ہواس باختہ ہو کر چلایا

دشمنی اپنے سے بڑے لوگوں سے نہیں کرنی چاہئے" وہ لڑکی اسے
دیکھتے سفاکی سے بولی تھوڑی دیر بعد وہاں جدید آلات کے بجائے کباڑ
" بکھرا تھا" میں تم لوگوں کو چھوڑوں گا نہیں

وہ چلاتے ہوئے اس لڑکی کی طرف بڑھا مگر اچانک ہی اس لڑکی نے اپنا
تیز دھار چاقو نکالا اور اس کے پیٹ میں گاڑ دیا ایک جھٹکے سے باہر نکال
کر اس کے سینے میں گھونپ دیا وہ گھٹنوں کے بل گرا نفرت سے اسے
دیکھتے اس لڑکی نے اس کے بالوں کو مٹھی میں جکڑا اور اس کی گردن پر
چاقو پھیر دیا وہ اوندھے منہ جا گرا
" سب کچھ جلا دو، ایک کاغذ تک باقی نہ رہے"
کہہ کر سیڑھیاں چڑھ گئی تھوڑی دیر بعد وہاں کے چیتھڑے اڑ گئے تھے
☆☆☆
"کوئی ہے یہاں کوئی ہے کھولو مجھے"

وہ فرش پر بیٹھا چلا رہا تھا اس کے دونوں ہاتھ اوپر کی طرف دیوار کے ساتھ لگی زنجیروں میں بندھے تھے صرف وہی تھا جس پر چھت کی جالی سے آتی روشنی پڑ رہی تھی اس نے چاروں طرف نظر دوڑائی مگر وہاں اندھیرا تھا دفعتاً کسی کے قدموں کی آواز اس کے کان میں پڑی لیکن قدموں کے ساتھ ایک اور آواز بھی تھی جو آ رہی تھی جیسے، جیسے کوئی لوہا گھسیٹتے ہوئے آ رہا ہو اور پھر اس نے دیکھا کہ ایک لڑکی اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی ہے اس کے ہاتھ میں لوہے کی بھاری سلاخ تھی اور وہ چبھتی ہوئی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی

تم کون ہو؟" وہ دیدے پھاڑے ہکلاتے ہوئے بولا اچانک اس لڑکی" نے گھما کر وہ سلاخ اس کے منہ پر ماری رخسار کی ہڈی ٹوٹ گئی خون

بھل بھل بہنے لگا وہ بری طرح چیخنے لگا مگر لڑکی پرواہ کیے بغیر لگاتار اس کے چہرے اور سر پر مارتی گئی وہ بے جان ہو گیا مگر وہ پھر بھی مارتی گئی تبھی کوئی چلتا ہوا اس کے پیچھے اکھٹرا ہوا اور اس کے ہاتھ سے سلاخ لینی چاہی مگر اس لڑکی پر تو جیسے جنون سوار تھا اس نے اس لڑکے کو دھکا دے کر پیچھے کیا اور دوبارہ اس آدمی کے پچکے ہوئے چہرے پر ڈنڈا برسانے لگی وہ لڑکا کچھ لمحے اسے دیکھتا رہا جب وہ لڑکی اسے مار مار کر تھک گئی تو اس نے جا کر اس کے ہاتھ سے وہ سلاخ لی اور دور پھینک دی

مر چکا ہے وہ" اسے دیکھتے وہ نرمی سے بولا وہ یکدم ہی رونے لگی "یہ مجھے کیا ہوتا جا رہا ہے میں کیوں ان کی جان لینے لگی ہوں مجھے ان کو نہیں مارنا چاہیے تھا" وہ بچوں کی طرح روتے ہوئے بولی

خاموش ہو جاؤ بند کرو یہ رونا دھونا خبردار جو دوبارہ تم روئی اگر رونا "
ہے تو اکیلے میں بیٹھ کر رو مگر میرے سامنے نہیں "

غصے سے اس کی آواز بلند ہو گئی اس لڑکی نے لب بھینچے اپنے آنسو ہتھیلی کی پشت سے صاف کیے "اور جن لوگوں کو تم مار رہی ہو وہ کوئی معصوم نہیں تھے مجرم تھے تمہارے اور مجرموں پر کوئی رحم نہیں کرتا "

آنکھوں میں اور تیش لیے وہ پلٹ گیا جبکہ وہ لڑکی ساکت کھڑی اسے جاتا ہوا دیکھتی رہی

☆☆☆

نیویارک کے بہت سے نام ہیں جیسے کبھی نہ سونے والا شہر گو تھم اور بگ ایپل اس شہر کے علاقے ٹائمز اسکوائر میں آدھی رات کو بھی دن کا سا ما لگتا اس سٹریٹ کے دائیں طرف بنے میوزک ہال کے سامنے ایک

سیاہ بی ایم ڈبلیو ار کی دروازہ کھول کر اس نے سرخ ہیل میں مقید سفید

پیر روش پر رکھے اور باہر نکل آئی اس کا پورا لباس ہی سرخ تھا یہاں تک

کہ اس کی آنکھوں پر لگا تتلی جیسا ماسک بھی سرخ تھا دوسری طرف وہ

مکمل سیاہ لباس میں گاڑی سے نکل کر اس کے برابر میں اکھڑا ہوا اس کا

چہرہ مکمل سیاہ ماسک میں ڈھکا تھا وہ دونوں ہم قدم چلتے اس بلڈنگ میں

داخل ہوگئے سفید و سیاہ وردی میں ملبوس ویٹرز چاروں طرف دوڑتے

ہوئے لوگوں کو مشروب دینے میں مصروف تھے ہر طرف رکھی

میزوں پر سیاہ گلابوں کے گلدستے رکھے تھے وہاں صرف سیاہ گلاب کے

علاوہ کوئی دوسرا پھول نہیں تھا وہ ہال اس قدر خوبصورتی سے سجا تھا کہ

بس دیکھتے رہو وہ اس کا ہاتھ تھامے صوفے پر جا بیٹھا ان کے دل کرتا

بیٹھتے ہی ویٹرز ایک کے بعد ایک چیز رکھتے گئے اس ہال میں سینکڑوں

لوگ تھے اور وہ ایک ایک کو جانتا تھا پورا حال اس کا گینگ تھا اس نے اپنا ماسک اتار کر ویٹر کو تھما دیا

" تو پھر بتاؤ کیسا لگ رہا ہے یہاں اکر "

ہلکا سا مسکرا کر اسے دیکھا

" تمہاری جہنم تو بہت ہی حسین ہے "

مسکرا کر اطراف میں ایک نظر ڈال کر اس نے صوفے کی پشت سے ٹیک لگا لی اپنے سامنے بیٹھے روبرٹ کو وہ فرصت سے دیکھ سکتی تھی

جب تمہارے جیسی پری جہنم میں قدم رکھے تو وہ بھی جنت بن جائے"
"

وہ کھلکھلائی

آج میں اپنے ہاتھ سے تمہیں کھانا کھلاؤں گا اور ایسی مہربانیاں صرف "
" تمہارے لیے ہوتی ہیں

Zubi Novels Zone

اٹھ کر وہ اس کے برابر صوفے پر بیٹھا پھر اس نے ایک پلیٹ اٹھائی جس میں رائس تھے وہ مسکراتے ہوئے اسے دیکھتے رہی "اف کتنے ہینڈ سم لگ رہے ہو روبرٹ" وہ چمچ اس کی طرف لے کر گیا ہی تھا کہ روزلی کی آواز پر دونوں نے بیک وقت اس کی طرف دیکھا

کیا صرف اب لگ رہا ہوں" مسکرا کر چہرہ اروراکی طرف موڑ لیا جو اسے دیکھ رہی تھی اس کے چہرے پر اب کوئی مسکراہٹ نہیں تھی روبرٹ نے چاول اس کے منہ میں ڈالے روزی کو لگا وہ وہاں بے کار کھڑی ہے "تمہارے ہاتھوں کو کیا ہوا ہے ارورا تم خود کیوں نہیں کھا رہی"

ارورہ کا حسن روزلی کی آنکھوں میں مرچوں کی طرح چبھ رہا تھا وہ جب جب ان دونوں کو ساتھ دیکھتی اس کا دل کرتا پوری دنیا کو جلا دے شروعات اروراسے کرے مگر یہ اس کے لیے ناممکن تھا

" وہ کیا ہے کہ میری اروارا نے آج ایک لڑکی کو اپنے ہاتھوں سے بہت پیار کیا ہے اس لیے میں نے چاہا کہ آج میں ان ہاتھوں کو کوئی کام نہ کرنے دوں بہت نازک ہاتھ ہیں یہ جب کسی کو پڑتے ہیں تو وہ اپنا آپ بھول جاتا ہے "

اس کا ہاتھ تھام کر اپنے ہونٹوں سے لگا یاروزلی بل کھا کے رہ گئی آنکھوں میں نفرت اور چہرے پر مسکراہٹ لیے وہ پلٹ گئی تم صرف میرے ہو میں تمہیں کسی کا نہیں ہونے دوں گی چہرے پر تیش لیے وہ دور ہوتی گئی

" آج تم جو مانگو گی وہ دوں گا بولو کیا چاہیے خالی پلیٹ واپس رکھ کے اس نے ارورا کی گہری نیلی آنکھوں میں دیکھا وہ کچھ کہنے لگی تھی کہ ساری

لائٹس اف ہو گئی بیک گراؤنڈ میں بجتا ہلکا ہلکا میوزک بند ہو گیا اس کی جگہ کسی لڑکی کی آواز نے لے لی

"ڈانس کرو گی"

مسکرا کر اپنی چوڑی ہتھیلی اس کے سامنے پھیلائی اس کا ہاتھ تھامتے اٹھ کھڑی ہوئی "کیوں نہیں" وہ اسے لیے اس کھلے ہال میں آگیا جہاں پہلے سے ہی بہت سے کپل بنے اس فلور پر ڈانس کر رہے تھے مدھم روشنی چاروں طرف بکھرنے لگے اس کے دونوں ہاتھ تھام کر اپنے کندھوں پر رکھے اپنے دونوں ہاتھ اس کے گرد باندھ کر وہ قدم سے قدم ملاتے دائیں بائیں ہوئے وہ ایک لڑکی تھی جو گا رہی تھی ایک سرخ پردہ لگا تھا

جس کے پیچھے وہ بیٹھی گا رہی تھی پردے کی دوسری طرف کیا ہو رہا ہے وہ نہیں جانتی تھی نہ یہ کہ دوسری طرف کون سے لوگ ہیں

i wanna live with you
even when we' re
ghosts
cause you were
always there for me
when i needed you
most

اس کی آواز بہت خوبصورت تھی

" تم نے بتایا نہیں"

روبرٹ نے اس کے کان میں سرگوشی کی

میں تمہارے ساتھ پورا شہر گھومنا چاہتی ہوں دنیا تو میں گھوم چکی ہوں" تمہارے ساتھ مگر میرا دل کر رہا ہے کہ تمہارے ساتھ دوبارہ پورا شہر گھوموں "اس نے مسکرا کر کہا "میں تو کچھ اور ہی سوچ رہا تھا" رابرٹ نے اسے گول گول گماتے ہوئے کہا کیا وہ دوبارہ اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے بولی "بعد میں بتاؤں گا اسے سرپرائز سمجھ لو" اس کی آنکھوں پر لگا ماسک اتار دیا اب جا کے وہ اسے اچھی طرح نظر آئی تھی

"تم واقعی میں اتنی خوبصورت تھی یا اب مجھے لگنے لگی ہو"

وہ اس کے مزید نزدیک ہوا "میں تو بچپن سے ہی اتنی حسین ہوں تم تو جانتے ہی ہو" وہ ہنسی اس نے ہاتھ بڑھا کے اس کے چہرے پر آئے چند بالوں کو اس کے کان کے پیچھے کیا پھر اس کا ہاتھ تھام کر اس کے گلابی ہتھیلی پر اپنے ہونٹ رکھے

"مائی چاکلیٹ"

پھر اس کا ماسک واپس اس کی آنکھوں پر لگا دیا

☆☆☆

آئینے کے سامنے کھڑی وہ خود کو غور سے دیکھ رہی تھی وہ بالکل عام سی تھی تھوڑی سی بھی خوبصورت ہوتی تو وہ اتنا نہ جلتی مگر وہ تو بالکل ہی معمولی سی تھی میں ارورا کو مار ڈالوں گی تم میرے اور رابرٹ صرف

میرے میں نفرت کرتی ہوں اس سے میں ہر اس شخص کو مار ڈالوں گی جو تم سے نفرت کرتا ہے اور محبت بھی تم نہیں جانتے کہ تم میرا جنون بنتے جا رہے ہو اگر تم مجھے نہیں ملے تو میں تمہیں بھی مار دوں گی اور اور پھر خود کو بھی" وہ تیش میں خود کو دیکھتے الٹے سیدھے جملے بول رہی تھی اس کی آنکھوں میں نمی تھی اور وہ ضبط کیے کھڑی تھی

"تم میرے ہو رابرٹ صرف میرے "

بیسن پر چہرہ جھکائے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی

☆☆☆

آج تو واقعی میں لیٹ ہو گئی تیز تیز چلتے اس نے کلائی پر بندھی گھڑی کو دیکھا جو دو بجا رہی تھی اچانک ہی اس کی نظر سامنے کھڑی پولیس کی گاڑیوں پر پڑی اس کے علاوہ دو ایمبولنس کی گاڑیاں بھی کھڑی تھی اس کے چہرے پر خوف لہرایا کیونکہ گاڑیاں اس کے گھر کے سامنے کھڑی تھیں وہ تیزی سے ان کی طرف بھاگی

کیا ہوا آپ لوگ یہاں کیوں آئے ہیں اور میرے گھر میں پولیس کیا کر رہی ہے "اس نے ہکلاتے ہوئے ایک افیسر سے پوچھا جو نوٹ پیڈ پر کچھ لکھتے ہوئے باقی افیسرز کو کچھ کہہ رہا تھا

"یہ آپ کا گھر ہے اوہ ای ایم سو سوری تقریبا دو گھنٹے پہلے یہاں پر نام معلوم افراد نے حملہ کیا ہے ہمیں دو لاشیں ملیں ہیں ایک تو مکمل طور پر

جل گئی ہے جبکہ دوسری لاش ایک عورت کی ہے جس کو کئی گولیاں لگی ہیں اور وہ دونوں ہی موقع پر مر گئے تھے" افیسر نے افسوس سے اسے دیکھتے گویا اس کی جان ہی نکال دی

مام ہیری" اس نے نظر گھما کر ایمبولنس کی طرف دیکھا جس کے " دروازے کھلے تھے وہ بھاگ کر اس طرف گئی اس نے کپڑا ہٹا کر دیکھا اس کے ہونٹ بری طرح لرز رہے تھے اور ہاتھ اس طرح کپکپا رہے تھے گویا کرنٹ لگا ہو وہ اس کی مام تھی ان کو دیکھتے ہی وہ بچوں کی طرح رونے لگی پھر وہ بھاگ کر دوسری گاڑی پر چڑھ گئی اس میں اتنی ہمت ہی نہیں تھی کہ یہ کپڑا ہٹا کر دیکھیں لیکن جیسے اس نے کپڑا ہٹایا اس کا جسم لرز کر رہ گیا دو ڈاکٹرز تھے جنھوں نے اسے پکڑ کر باہر نکالا وہ قابو میں ہی نہیں آ رہی تھی

کس نے کیا یہ سب ؟" چلاتے ہوئے وہ افیسر کے سامنے اکھڑی ہوئی"

ہم ثبوت اکٹھے کرنے کی کوشش کر رہے ہیں بہت جلد مجرموں کو پکڑ"
" لیں گے

افیسر نے کہا وہ روتے ہوئے وہیں زمین پر بیٹھ گئ

☆☆☆

پچھلے دو سالوں میں اس نے کتنی لڑکیوں کو مارا تھا اس نے گننا چھوڑ دیا تھا
ایلا یہ وہ لڑکی تھی جس سے وہ محبت کرتا تھا جب کہ ایلا ایسا نہیں سوچتی
تھی وہ اسے صرف دوست سمجھتی تھی جس دن اس نے ایلا کو پرپوز کیا
وہ دن اس کی زندگی کا بدصورت ترین دن تھا

" میں تب سے محبت کرتا ہوں ایلا اور تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں "

پہلے تو وہ اسے دیکھتی رہی پھر ہنس پڑی

"یہ تم کہہ رہے ہو جوف ! تم حد ہے تم نے دیکھا نہیں کبھی مجھے غور سے کیا میں تم سے شادی کرنے کے لیے اس دنیا میں آئی ہوں میں یہ نہیں کہہ رہی کہ تم خوبصورت نہیں ہو مگر میرا جوڑ تمہارے ساتھ نہیں ہے میں تم سے ہزار گنا زیادہ حسین ہوں میں اس سے شادی کروں گی جو مجھ سے بھی زیادہ خوبصورت ہو گا اور وہ تم نہیں ہو سکتے"

کہہ کر وہ پلٹی ہی تھی کہ جوف نے یکدم ہی اس کا بازو پکڑ کر دوسرے ہاتھ سے اس کی گردن دبوچ لی

" میں نے تم سے پوچھا نہیں ہے کہ تم شادی کرو گی یا نہیں میں نے تمہیں بتایا ہے کہ میں ایسا چاہتا ہوں میں نے تم سے تمہارے حسن کے قصیدے سننے کے لیے بھی تمہیں اپنے گھر نہیں بلوایا "

کہتے ساتھ اس کو دیوار سے لگا گیا

"میں مر جاؤں گی مگر تم سے شادی نہیں کروں گی "

وہ بنا ڈرے دبی آواز میں بولی خود کو چھڑوانے کی وہ ناکام سے کوشش کر رہی تھی

"ٹھیک ہے اگر تم ایسا چاہتی ہو تو ایسا ہی سہی"

اس کے مضبوط ہاتھ کا دباؤ اتنا سخت تھا کہ ایلا کی نازک گردن ٹوٹ گئی وہ بے جان سے ہو کر اس پر گری جوف نے پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھتے زمین پر لٹایا

ایلا ایلا آنکھیں کھولو میں نے۔۔۔۔! میں نے جان بوجھ کر کچھ نہیں " کیا ایلا "

اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے لڑکھڑاتی زبان میں بولا وہ مر چکی تھی یہ وہ اچھی طرح جانتا تھا

تم اگر میری بات مان لیتی تو آج یہ سب نہ ہوتا میں پسند کرتا تھا۔"
تمہیں خوش رکھتا اپنی پلکوں پر بٹھا کے رکھتا مگر تم اس قابل ہی نہیں
تھی"

اسے دیکھتے وہ باہر چلا گیا تقریبا ایک گھنٹے بعد وہ واپس آیا تھا

اچھا ہوا کہ تم مر گئی اگر زندہ ہوتی تو میں مر جاتا" اسے بازوں میں "
اٹھائے وہ باہر لان میں اگیا" گڈ بائے" کہتے اس نے بے دردی سے ایلا
کو اس گڑھے میں پھینک دیا جسے تھوڑی دیر پہلے اس نے کھودا تھا

☆☆☆

وہ لڑکا ہیری مر چکا ہے کسی نے اس کے گھر جا کر اس سمیت اس کے "
پورے سٹوڈیو کو جلا دیا"

اس کے سامنے کھڑا پال اس سے بولا

اور پولیس کو صرف ایک ہی آدمی پر شک ہے اور وہ ہے رابرٹ ملر "
"اب اپ بتائیں ہمیں کیا کرنا چاہیے

دوسرا لڑکا شیرف بولا

فلحال پولیس جو کرنا چاہتی ہے اسے کرنے دو بس یہ معلوم کرو کہ یہ "
" کام کیا کس نے ہے

تبھی ایک لڑکا تیز تیز چلتا حال میں داخل ہوا

"باس دو ٹرک ہیں جو بارڈر کی طرف جا رہے ہیں"

جلدی سے کہہ کر وہ واپس مڑ گیا چلو اس کی بات سنتے ہی اس نے سب کو کہا اور تیزی سے باہر کی طرف بھاگا اس نے موبائل نکال کر ارورا کو کال کی جو اسی بلڈنگ کے سب سے اوپر والے فلور پر تھی دفعتا روزلی اس کی طرف آئی

"کیا ہوا روبرٹ؟"

اس نے اس کا راستہ روکا

"ارورا کو لے کر ہمارے پیچھے او گو گو گو "

روزلی کو کہتا وہ باہر نکل گیا اگلے دو منٹ میں ارورا ایک لفٹ سے نکل کر اس کی طرف آئی وہ دونوں ایک ساتھ باہر کی طرف بھاگی ارورا گاڑی خود ڈرائیو کر رہی تھی جبکہ اس کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھی روزلی ٹیب پر ان کی لوکیشن ٹریس کر رہی تھی وہ ان سے تقریبا 300 میٹر کے فاصلے پر تھے آنکھوں پر گلاسز لگائے وہ بڑی مہارت سے دوسری گاڑیوں کو اوورٹیک کرتی اگے بڑھ رہی تھی دو منٹ میں اس کی گاڑی روبرٹ کی گاڑی کے برابر تھی ان دونوں کی گاڑی کے پیچھے 30 سے زیادہ گاڑیاں تھی جن میں ان کا ادھا گینگ شامل تھا

وہ دونوں ٹرک الگ الگ راستوں پر مڑ گئے ہیں ایک جنگل کی طرف جا رہا ہے دوسرا اس جنگل کے دوسری طرف پہاڑوں پر"

اس کے ساتھ بیٹھا شیرف بولا

"شیرف تمہیں لوکیشن بھیج رہا ہے ایک کے پیچھے تم جاؤ گی "

کان پر لگے ایئرفون میں اس نے ارورا سے کہا او کے کہتے اس نے گاڑی کی سپیڈ مزید تیز کر دی گاڑی کی سکرین پر اس ٹرک کی لوکیشن ان ہو گئی

مجھے معاف کر دو ارورا اس دن میں نے تم سے بہت بدتمیزی کی میں "ایکس کیوز کرنا چاہتی ہوں"

روزلی نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

" اٹس اوکے "

وہ ہلکا سا مسکرائی

"اچھی بات ہے کہ تم سمجھ گئی ہو امید ہے آئندہ خیال رکھو گی"

روزلی نے چہرہ سامنے کر لیا اس نے اتنی ہمت کر لی تھی یہ بہت بڑا جگرا تھا اس کی گاڑی جنگل کی طرف جا رہی تھی تبھی اس نے اپنے سامنے اس ٹرک کو آہستہ رفتار میں آگے بڑھتے دیکھا یہ بالکل سنسان علاقہ تھا اس نے اپنی گن نکالی ٹائیر پر نشانہ باندھے فائر کھول دیے ٹرک کے دونوں ٹائیر پھٹ گئے وہ ایک جھٹکے سے رکا اس کی گاڑی بھی وہیں پیچھے رک گئی

وہ دونوں جیسے ہی ان کے قریب پہنچی اچانک فائرنگ شروع ہو گئی روزلی دوسری طرف تھی اس نے جھک کر اطراف میں نظر ڈالی کچھ لوگ چہرے لپیٹے درختوں کی اوٹ سے نکل کر ان کی طرف بڑھے ان کے ہاتھوں میں بندوقیں تھیں "کون ہو تم؟" ایک آدمی ارورا کی طرف بڑھا

گن پھینک دو" ارورا نے گن پھینک دی وہ آدمی اس کے قریب آیا" تبھی ارورا نے اچانک جھک کر پھرتی سے اپنے گن اٹھائی اس کی سائیڈ سے گھوم کر اس کی پیٹھ کی طرف مڑ گئی ایک لمحہ ضائع کیے بغیر اس کا بھیجا اڑا دیا گھوم کر اس نے باقیوں کی طرف بھی فائر کھول دیے وہ چند آدمی تھے اور سارے کے سارے مر گئے تھے

" اروراا"

اسے روزلی کی چیخ سنائی دی پھرتی سے چھلانگ لگا کر وہ ٹرک کی چھت پر چڑھ گئی ایک آدمی روزلی کے سر پر گن تانے کھڑا تھا ساتھ ساتھ اطراف میں بھی دیکھ رہا تھا

" ہیلو میں یہاں ہوں"

اس آدمی نے اوپر کی طرف دیکھا تب ہی ارورا نے اس کا بھیجا اڑا دیا

تم ٹھیک ہو؟" چھلانگ لگا کر وہ اس کے سامنے اکھڑی ہوئی ہاں وہ" ڈرتے ڈرتے بولی اچانک اس نے پیچھے ایک ادمی کو دیکھا جو اس پر فائر

کرنے لگا تھا وہ چلاتے ہوئے ارورا کی اوٹ میں ہو گئی گولی ارورا کا بازو چیرتی اگے بڑھ گئی بازو پر ہاتھ رکھ کے اس نے مڑ کر دیکھا وہ آدمی تڑپتے ہوئے نیچے گر گیا اس کی نظر دور کھڑے روبرٹ پر پڑی جو تیزی سے اس کی طرف ارہا تھا

"ٹرک میں دیکھو کوئی اور تو نہیں ہے"

وہ اونچی آواز میں بولا

کیا تم ٹھیک ہو؟" اس نے ارورا کے پاس پہنچ کر اسے کندھوں سے" تھاما

" ہاں میں ٹھیک ہوں"

روبرٹ نے دیکھا اس کے بازو سے خون نکل رہا تھا

تم کیا کر رہی تھی تماشہ دیکھنے کے لیے کھڑی تھی میں نے تمہیں کس "
" لیے اس کے ساتھ بھیجا تھا

وہ ساتھ کھڑی روزلی پر گرجا

"مگر میں۔۔۔۔۔"

اس کی کوئی بات سنے بغیر وہ ارورا کو بازو کے حصار میں لیے پلٹ گیا
روزلی جہاں کی تہاں کھڑی رہ گئی

"ایک منٹ مجھے دیکھنے دو"

اس کے آدمی ٹرک کو پچھلی طرف سے کھولے کھڑے تھے ارورا نے
اسے روک کر اندر جھانکا وہاں بچے تھے درجنوں بچے جو بے ہوش تھے

"کیوں روبرٹ؟"

اس نے نم آنکھوں سے روبرٹ کو دیکھا"ڈونٹ وری انہیں کچھ نہیں ہوگا میں انہیں ان کی فیملی تک پہنچادوں گا تم جانتی ہو کہ میں ایسا کر سکتا ہوں "

ہلکا سا اس کا گال تھپکا۔اس نے کچھ نہیں کہا بس دھیرے سے گاڑی کی طرف بڑھ گئی

☆☆☆

"تم مجھے کیوں مارنا چاہتے ہو میں نے آخر کیا بگاڑا تمہارا؟"

وہ لڑکی روتے ہوئے اس سے پوچھ رہی تھی جوف نے معصومیت سے اسے دیکھا

"تم مرنے والی ہو میں جس بھی لڑکی کو مارتا ہوں وہ رو رہی ہوتی ہیں

بس ایک ہی لڑکی تھی جو مرنے سے پہلے نہیں روئی تم پلیز اپنے آنسو

صاف کرو "

گن گول گول گھماتے اس نے ٹیک لگا لی

پلیز تم مجھے مت مارو تم جو کہو گے میں وہی کروں گی پلیز مجھے جانے"

دو"

جلدی سے آنسو صاف کر کے اس نے جوف کا گھٹنا پکڑ لیا جوف کہ

جسم میں کرنٹ سا دوڑ گیا اس نے کھینچ کر تھپڑ اس کے منہ پر مارا وہ تیورا

کر پیچھے جا گری دور کھڑا جیک آنکھوں میں خون لیے یہ سب کچھ دیکھتا رہا

"جیک "

جوف نے اسے پکارا وہ چونکا پھر خود کو ریلیکس کر کے اس کے سامنے اکھڑا ہوا

"یہ بہت شور کر رہی ہے میرے سر میں درد ہونے لگا ہے پلیز یار اسے خاموش کرواؤ "

جوف نے اسے دیکھتے بے زاری سے کہا جیک پورا اس لڑکی کی طرف گھوم گیا نہیں نہیں وہ لڑکی چلائی جیک نے اپنی گن نکال کر اس پر تانی اس کا ہاتھ کانپ رہا تھا

" جلدی کرو جیک"

پیچھے جوف بولا جیک نے گن لوڈ کی اطراف میں کھڑے جوف کے آدمی چوکنے ہوئے ان سب نے بیک وقت اپنی گنوں پر ہاتھ رکھے جوف کو پورا یقین تھا کہ وہ گھوم کر اس پر گولیاں چلادے گا تبھی جیک نے گردن موڑ کر جوف کو دیکھا وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا پورے ہال میں گولی کی آواز گونجی جو جیک کی گن سے نکلی تھی اور اس لڑکی کے سر میں

لگی تھی جوف تیزی سے کھڑا ہوا گویا وہ بے یقین تھا اس نے اپنا ایک ہاتھ اٹھایا سارے آدمی ڈھیلے پڑ گئے

"تم اپنے منگیتر سے محبت نہیں کرتے تھے"

اسے کہہ کر وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا جیک کے کان سائیں سائیں کرنے لگے

☆☆☆

دو ہفتے ہو گئے ہیں مگر آپ لوگوں کو ان کا کوئی سراغ نہیں ملا آپ"

" لوگ ان کو کیوں نہیں ڈھونڈ پا رہے ہے

پولیس سٹیشن میں کھڑی وہ افیسر پر چلائی اس کے ساتھ کھڑا مارک دو قدم اگے ہوا

" ہم اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں جہاں تک ہمیں معلوم ہوا ہے یہ وہ لوگ ہیں جن کا ڈیٹا آپ کے بھائی نے ارمی کو دیا ہے ہم اسے پکڑ چکے تھے مگر وہ جیل توڑ کر بھاگ نکلا باہر نکل کر اس نے اپنا بدلہ لے لیا ہے اس لیے آپ کو بھی احتیاط رکھنی چاہیے "

افسر نے اسے سمجھایا ایمی غصے سے انہیں دیکھتی پولیس اسٹیشن سے باہر نکل گئی مارک بھی اس کے ساتھ ہی تھا

" میں تمہیں اپنے ساتھ لے جا رہا ہوں تم اکیلی کیسے رہو گی "

گاڑی میں بیٹھتے اس نے ایمی سے کہا جو ونڈ اسکرین سے باہر دیکھ رہی تھی

" نہیں مجھے کہیں نہیں جانا تم مجھے گھر ڈراپ کر دو"

مارک نے محض سر ہلایا وہ اس کا یونی فیلو تھا اور دوست بھی جب سے ایمی کے ساتھ یہ حادثہ ہوا تھا وہ اس کے ساتھ ساتھ تھا دھے گھنٹے بعد ان کی گاڑی ایمی کے گھر کے سامنے رکی وہ اترنے ہی لگی تھی کہ مارک نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اس نے چونک کر اسے دیکھا

" ڈونٹ وری میں تمہارے ساتھ ہوں"

ہلکا سا دبا کر اس کا ہاتھ چھوڑ دیا وہ کچھ نہیں بولی بس ہلکا سا سر ہلا کر گاڑی سے باہر نکل گئی

☆☆☆

وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے خاموش بیٹھی تھی رابرٹ نے اسے دو تین مرتبہ مخاطب کیا مگر اس نے کوئی جواب نہیں دیا اس کے بازو پر پٹی بندھی تھی جو کچھ دیر قبل روبرٹ نے باندھی تھی وہ اسے بہت دور خوبصورت پہاڑوں کی طرف لے کر جا رہا تھا جب گاڑی رک گئی تو اس نے باہر دیکھا پھر روبرٹ کو جو گاڑی سے باہر نکل کر اس کی طرف آیا گاڑی کا دروازہ کھول کر اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا اس کا ہاتھ تھامے وہ باہر نکل آئی

"تم مجھے یہاں کیوں لے آئے ہو؟ "

ایک پتھر پر کھڑے ہو کر اس نے سامنے دور آسمان کو دیکھا جس کے نیچے خوبصورت پہاڑوں کا جزیرہ تھا پرندوں کا غول پھڑپڑاتا ہوا ڈوبتے سورج کے سامنے سے گزرا تھا

"تمہاری اداسی ختم کرنے کے لیے "

روبرٹ اس کے پیچھے آ کھڑا ہوا نرمی سے اس کے پیٹ پر اپنے دونوں بازو باندھ لیے تھوڑی اس کے سر پر رکھی

" میں اداس نہیں ہوں روبرٹ "

اس نے اپنے دونوں ہاتھ روبرٹ کے ہاتھوں پر رکھے

" اچھی طرح جانتا ہوں "

دور کہیں پہاڑوں پر بجلی گرجی تھی سورج یکدم ہی بادلوں میں چھپ گیا

" یہ دنیا بہت خوبصورت ہے روبرٹ میں اسے چھوڑنا نہیں چاہتی "

وہ پتا نہیں اسے کیا کہنا چاہ رہی تھی روبرٹ کی گرفت سخت ہوئی

"اس دوسرے ٹرک میں بھی بچے تھے کیا"

اس نے چہرہ اوپر کر کے روبرٹ کو دیکھا وہ کچھ لمحے اس کی آنکھوں میں دیکھتا رہا پھر اس کے ماتھے پر اپنے ہونٹ رکھے

تھوڑی دیر پہلے جو ہوا اسے بھول جاؤ میں تمہارے ساتھ ہوں تم"

"میرے ساتھ ہو بس یہ یاد رکھو

کندھوں سے تھام کر اسے اپنے سامنے کیا وہ خاموشی سے اسے دیکھے گئی وہ بات بدل گیا تھا یہ وہ جانتی تھی ایک قطرہ اس کے چہرے پر گرا اور پھر لگاتار کئی

"تم جانتی ہو کہ تم میرے لیے کیا ہو؟"

اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام لیا اس نے نفی میں سر ہلایا

"تم میری زندگی ہو تمہارے بغیر میں کچھ نہیں ہو تم مجھے نہ ملتی تو آج میں یہاں کھڑا نہ ہوتا تمہارے بغیر میں ادھورا ہوں ہمارا گینگ تمہارے بغیر زیرو ہے تم ہمارے گینگ کی کوئین ہو میں جنگ لڑتا ہوں مگر جیت تم جاتی ہو اور یہی چیز ہے جو ہر لڑکی میں نہیں ہوتی میں چاہتا ہوں دنیا کے ہر لڑکی تمہارے جیسی ہو بہادر، نڈر اور خطرناک تاکہ کوئی اسی نقصان پہنچانے کا سوچے بھی مت اور میں خوش قسمت ترین ہو کے کیونکہ تمہارا ساتھ میرے ساتھ ہے"

ہلکا سا اس کا سر جھٹک کر چھوڑ دیا

" اگر تمہارا جیسا شخص ہر لڑکی کو ملے تو وہ مجھ سے بھی کئی گنا زیادہ بہادر اور خطرناک ہو سکتی ہے ایک مرد ہی کسی عورت کو ایسا مقام دے سکتا ہے جو تم نے مجھے دیا جو ایسا نہیں کرتا وہ مرد نہیں ہوتا "

روبرٹ محض ہلکا سا مسکرایا پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر چلنے لگا گاڑی کے دوسری طرف ایک پرانی عمارت کھڑی تھی اسے لیے وہ اندر چلا گیا وہ بالکل ویران تھی وہاں کچھ بھی نہیں تھا بس دیواریں اور چھت تھی جو اسے باہر سے مکان دکھا رہی تھی وہ دونوں بھاگتے ہوئے اندر داخل ہو گئے وہ دونوں ہی بھیگ چکے تھے روبرٹ نے اپنا کوٹ اتار کر ایک پتھر پر رکھ دیا اور ورا نے پونی کھول دی اس کے بال گیلے ہو چکے تھے ایک ہاتھ کی انگلیوں سے اس نے بالوں کو سنوارا روبرٹ بے اختیار اسے دیکھنے لگا

پھر قدم قدم چلتا ہوا اس کی طرف بڑھنے لگا اسے اپنی طرف آتا دیکھ کر وہ پیچھے کی طرف چلنے لگی پیچھے دیوار تھی وہ رک گئی روبرٹ نے اپنا چاقو نکال کر اس کی گردن پر رکھا ہے دوسرا ہاتھ دیوار پر وہ مسکراہٹ دبائے اسے دیکھنے لگی

"کیا ہوا رک کیوں گئے؟"

کالر سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا وہ مسکرایا پھر چاقو واپس رکھ دیا

"میں سوچ رہا تھا ہمیں واپس چلنا چاہیے"

دوسرا ہاتھ بھی دیوار پر رکھ دیا

"تم ڈر رہے ہو مجھ سے؟"

آنکھوں میں شرارت چمکی

"ڈانس کرو گی؟"

اور وہ کھلکھلا کر ہنسی روبرٹ نے اس کا ایک ہاتھ تھاما دوسرا کمر پر رکھا اسے لیے کھلی جگہ پر آگیا ایک ہاتھ اس کے گردن کے گرد ڈالے وہ مسکراتی رہی باہر تیز بارش مزید تیز ہوتی گئی بارشوں کے قطروں نے الگ ہی سر باندھ لیا تھا بجلی وقفے وقفے سے چمکتی سیاہ آسمان کچھ پل روشن ہوتا پھر غائب ہو جاتا اس عمارت میں مدھم سی ٹھنڈی میٹھی

روشنی تھی ورنہ وہ دونوں ایک دوسرے کو کہاں دیکھ پاتے روبرٹ نے مسکرا کر اسے دور کیا پھر ایک جھٹکے سے اپنی طرف کھینچا وہ اس کے سینے سے ٹھا کر کے لگی

"اف روبرٹ ایسا لگ رہا ہے تم ڈانس نہیں لڑائی کر رہے ہو"

اس نے ماتھے پر ہاتھ رکھ کے روبرٹ کو گھورا وہ ہنس پڑا

"تو تم بھی لڑائی کرو جیسے میں کر رہا ہوں"

اس نے ارورا کو گول گول گھوما ڈالا اسے چکرا گیا مگر وہ گری نہیں روبرٹ اسے کبھی گرنے نہیں دیتا تھا وہ جانتی تھی

"میرے پاس تمہارے لیے ایک سرپرائز ہے"

اس کے ساتھ قدم سے قدم ملاتے ہوئے بولا

"کیا؟"

اور رانے اپنے دونوں ہاتھ اس کے گردن کے پیچھے پھنسائے

"میں شادی کرنے والا ہوں"

"ارے واہ کب کر رہے ہو؟ "

"جس دن تم ہاں کرو گی"

"مگر تم نے مجھ سے نہیں پوچھا "

وہ رک گیا پھر اسے دیکھتے ہوئے ایک گھٹنے کے بل بیٹھ گیا اس کا بایاں ہاتھ تھامے مسکرا کر اس کی آنکھوں میں دیکھا

رو برٹ ملر آپ سے پوچھ رہا ہے کہ آپ ایک گینگسٹر سے شادی کریں گیں؟"

وہ کچھ دیر مسکراتے ہوئے اسے دیکھتی رہی پھر تھوڑا سا اس کی طرف جھکی

"اف کورس تمہارے علاوہ میں کسی اور سے کیسے شادی کر سکتی ہوں"

روبرٹ نے چہرہ آگے کر کے اس کے ہاتھ کی پشت کو چوما پھر اٹھ کھڑا ہوا

"مائے گرل"

کہتے ہوئے اس کا گال چوما اور انے مسکراتے ہوئے آنکھیں بند کر لی

☆☆☆

وہ تیز تیز چلتے بنا کسی کی طرف دیکھے آگے بڑھ رہی تھی چھوٹے شولڈر کٹ بال جیل کی مدد سے ایک جگہ جمع کر کے رکھے ہوئے تھے اس کی آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا اطراف میں چلتے لوگ اسے کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا اس کی آنکھوں کے سامنے صرف ایک چہرہ تھا اور وہ رولڈ کا۔ جتنی نفرت وہ اس سے کر سکتی تھی اس نے کر ڈالی تھی مگر یہ نفرت آہستہ آہستہ ہوتی ہوئی انتہا تک پہنچ چکی تھی۔ تبھی اس کا کندھا کسی سے ٹکرایا اس نے قہر بھری نظروں سے انہیں دیکھا وہ سات لڑکے تھے جن میں سے ایک اس سے ٹکرایا تھا

"اے اندھی ہے کیا؟ "

وہ لڑکا تیورا کر اس کے قریب آیا اس نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کے اسے پیچھے دھکا دیا

" دفع ہو جاؤ سب ورنہ جان سے ماردوں گی تم سب کو "

ان سب کی طرف دیکھ کر چلائی وہ سب ایک ساتھ ہنس پڑے

"یہ ہمیں مارے گی؟ یہ۔۔۔۔اور وہ بھی جان سے"

قہقہہ لگاتے انہوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مارے وہ بل کھا کر اس کی طرف بڑھی اور کئی تھپڑ اس کے منہ پر مارے جس نے یہ بکواس کی تھی دوسرا اس کی طرف بڑھا جس کو اس نے لات مار کر پرے

پھینکا سب کی ہنسی تھم گئی اور وہ ایک ساتھ اس کی طرف بڑھے مگر وہ نہیں جانتے تھے کہ انہوں نے چھڑی ہوئی کو چھیڑ دیا ہے ایک اس کے منہ پر گھونسا مارنے آیا تھا مگر خود کھا کر ناک پر ہاتھ رکھے سڑک پر جا گرا وہ مارشل آرٹ اور کراٹے کی ماہر تھی اور اس نے یہ سب ارورا سے سیکھا تھا اپنی سب سے بڑی دشمن سے صرف دو منٹ میں اس نے ان سب کو اپنے پیروں کی دھول چٹا دی تھی ایک دوسرے پر گرتے پڑتے خوفزدہ ہو کر وہ بھاگ کھڑے ہوئے مگر اس کا غصہ تھا کہ ابھی تک کم نہیں ہوا تھا زور سے چلاتے ہوئے اس نے سڑک سے پتھر اٹھا کر ان کی طرف پھینکا جو دور جا چکے تھے

☆☆☆

تم لوگ یقین کرو گے میں نے اپنے ہاتھوں سے ایلا کو مار دیا"

--------اپنے ہاتھوں سے-------وہ میری جان تھی---------میری محبت---------میرا سب کچھ

۔۔۔۔۔۔۔۔ مگر اس نے مجھے ٹھکرا دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مجھ سے
شادی سے انکار کر دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ صرف اس لیے کہ میں اس کے
جیسا خوبصورت نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔اس نے میری بہت بے عزتی کی
ارے اتنی بے عزتی کون برداشت کرے۔۔۔۔۔۔۔۔ میں تم سب کو
کہہ رہا ہوں کبھی کسی خوبصورت لڑکی کو شادی کرنے کا نہ کہنا ورنہ وہ
تمہاری بے عزتی کر کے چلی جائے گی اور تم اس کی پیٹھ دیکھتے رہ جاؤ
گے۔ یہاں ہر خوبصورت لڑکی انا کی ماری ہے انہیں لگتا ہے ان کے لیے
کوئی پرنس چارم اور ٹوم کروز جیسے مرد آئیں گے جس کی وجہ سے وہ
ہمارے جیسے مردوں کو ٹھینگا دکھا کر چلی جاتی ہیں اب تم سب جب کبھی
کسی خوبصورت لڑکی کو دیکھو تو اسے پکڑ کر میرے پاس لے آنا میں
دل لڑکوں کا دل ٹوٹے میں انہیں نہیں چاہتا کہ میرے جیسے معصوم

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

آنے والی تکلیف سے بچانا چاہتا ہوں تم سب سمجھ رہے ہو نا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں"

اپنے آدمیوں کو باری باری دیکھتے ان سب سے پوچھا جیک خاموش سا اس ذہنی مریض کو دیکھتا رہا جو پاگل ہو جانے کے قریب تھا آخر کب تک وہ اس کھیل میں اس کے ساتھ رہے گا وہ تو اس سب کو چھوڑ کر بھاگ بھی نہیں سکتا تھا اگر وہ بھاگ جاتا غائب بھی ہو جاتا تو جوف اسے ڈھونڈ لیتا اور اسے اس دنیا سے ہی غائب کر دیتا دنیا کا ایسا کوئی شخص نہیں تھا جسے وہ ڈھونڈے اور اسے وہ نہ ملے جیک کو موت کا کوئی خوف نہیں تھا جب سے نینسی مری تھی وہ مردہ سا ہو گیا تھا وہ صرف ایک وجہ سے جوف کے پاس تھا کہ اسے مار ڈالے اسے جہنم واصل کرے جس نے

اس کی محبت کو اس کی آنکھوں کے سامنے گولیوں سے چھلنی کر دیا تھا جب تک وہ اسے مار نہ دیتا اسے سکون نہیں ملنے والا تھا اس کی بات سن کر ایک ابال سا اس کے اندر ٹھاٹھے مارنے لگا

"تم نہیں بچو گے جوف تم نہیں بچو گے بہت جلد میں تمہیں بتاؤں گا کہ میں کتنی محبت کرتا تھا نینسی سے بہت جلد تم دیکھو گے کہ میں کیا کر سکتا ہوں"

دل ہی دل میں کہتے ہوئے اس نے سلگتی آنکھیں بند کر لیں۔

☆☆☆

Zubi Novels Zone

اپنے سامنے الٹے لٹکے ہوئے شخص کو وہ چبھتی ہوئی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی جو پنڈولم کی طرح آگے پیچھے جھول رہا تھا اس کے ہاتھ میں لمبا تیز دھار چاقو تھا جس کو وہ سختی سے مٹھی میں دبوچے ہوئے تھی تھوڑی دیر بعد اس شخص نے سوجی ہوئی آنکھیں کھولی اس کا پورا چہرہ نیل سے بھرا تھا اس کی ناک سے خون نکل رہا تھا جیسے ہی اس کی نظر سامنے کھڑی لڑکی پر پڑی وہ گھبرا گیا اس کی موت اس سے چند انچ کے فاصلے پر کھڑی تھی وہ دو قدم چل کر اس کے قریب ہوئی دور بیٹھا شخص ہاتھ میں گن گھماتے ان دونوں کو دلچسپی سے دیکھ رہا تھا جیسے ہی اس لڑکی نے چاقو والا ہاتھ اٹھائے اس آدمی کو مارنا چاہا۔۔۔۔۔۔۔سامنے جھولتے شخص نے ایک جھٹکے سے اس کی گردن دبوچ لی چاقو نیچے گر گیا اس نے اپنے دونوں ہاتھ اس کی ہاتھوں پر رکھے جس میں اس کے گردن دبی ہوئی تھی گرفت اتنی سخت تھی کہ اس کا دم گھٹنے لگا

"تم مجھے نہیں مار سکتی۔۔۔۔۔تم مجھے نہیں مار سکتی"

اس کی گردن دبوچے وہ چلایا دور بیٹھا شخص خاموشی سے انہیں دیکھتا رہا وہ اٹھ کر پچھلی بار کی طرح اس کے پاس نہیں آیا تھا وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ وہ اس کے بغیر کیا کر سکتی ہے اور پھر اس نے دیکھا ایک جھٹکے سے اس لڑکی نے اپنے ہاتھ کا گھونسا بنا کر اس کی سوجے ہوئے جبڑے پر مارا اس کی گردن یکدم آزاد ہوئی تھی کھانستے ہوئے وہ چار قدم پیچھے ہوئی آہستہ سے جھک کر اس نے ڈیڑھ فٹ لمبا چاقو دوبارہ اٹھا کر اس کے سامنے کیا دفعتاً اس نے گھومتے ہوئے ایک جھٹکے سے اس کا دایاں ہاتھ کاٹ ڈالا وہ دور جا گرا اگلے لمحے دوسرا ہاتھ بھی اسی طرح دور گرا پڑا تھا اس سنسان بلڈنگ میں اس کی دردناک چیخیں پورے دو منٹ گونجی

رہیں جسے وہ لڑکی آنکھیں بند کر کے سنتی رہی دور بیٹھا شخص صرف اسے دیکھتے ہلکا سا مسکرایا تھا بس ایک لمحے کے لیے اس کے بعد وہ سنجیدہ ہو گیا تھا چیختے ہوئے اس لڑکی نے چاقو اپنی پوری قوت سے اس کی گردن میں اتار دیا پوری بلڈنگ میں سناٹا چھا گیا تیزی سے فرش پر گرتے خون کی آواز تھی جو پانی کی طرح بہہ رہا تھا ایک اور آواز بھی تھی جو اس آواز میں شامل ہو گئی تھی

ZNZ
Zubi Novels Zone

سیٹی کی آواز۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جو دور بیٹھے شخص کے ہونٹوں سے نکلی تھی

☆☆☆

"ہمیں صرف ایک لڑکی کی فنگر پرنٹ ملے ہیں اس کے علاوہ کچھ نہیں ملا لیکن چھان بین سے معلوم ہوا ہے اس کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی تھے لیکن ان کے فنگر پرنٹ ہمیں نہیں مل سکے ہم نے ان پرنٹس کو بہت سی لڑکیوں کی فنگر پرنٹ سے میچ کیے ہیں جو مافیا اور آپ کے بھائی اور ماں کے قتل سے کافی حد تک تعلق رکھتی تھی ہمیں وہ لڑکی مل گئی ہے جو قتل کے وقت وہاں تھی اور وہی قاتل تھی "

آفیسر نے کمپیوٹر کی سکرین کی طرف اشارہ کیا ایمی نے دیکھا وہ ایک بھورے بالوں والی خوبصورت سی لڑکی تھی پہلی نظر میں کوئی بھی اسے دیکھ کر کچھ بھی کہہ سکتا تھا مگر بے رحم قاتل نہیں کہہ سکتا تھا

"اس کا نام ارورا ورلڈ ہے یہ مافیا کوئین کے نام سے جانی جاتی ہے اس کی عمر چھبیس سال ہے یہی وہ لڑکی ہے جس نے چند ماہ پہلے روبرٹ ملر کو جیل سے فرار کیا تھا یہ خود آئی تھی وہاں اس نے تقریباً سارے آفیسرز کو بری طرح زخمی کیا تھا اس اکیلی نے۔۔۔۔۔۔۔یہ اکیلی درجنوں مردوں کے برابر ہے یہ میں نے کہہ رہا ہے یہ سب ان آفیسرز نے کہا جو بری طرح زخمی ہوئے تھے اس نے آپ کے بھائی کو اس کی سٹوڈیو سمیت اس لیے جلایا تا کہ ہم دوبارہ ان تک نہ پہنچ سکیں اگر آپ کا بھائی قتل نہ ہوتا تو اس کی مدد سے اس سمیت اس کے پورے گینگ تک پہنچ جاتے اس لیے ہمیں افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ ہم نے انہیں دوبارہ کھو دیا ہے"

آفیسر نے اسے ساری تفصیل تفصیل سے بتادی تھی وہ ڈگمگاتے قدموں سے پولیس اسٹیشن سے باہر نکل گئی پورے دو گھنٹے وہ سڑک پر چلتی رہی۔۔۔۔۔۔۔۔ چلتی رہی۔۔۔۔۔۔۔۔ چلتی رہی۔۔۔۔۔۔۔۔ کہتی رہی تھی وہ ہیری سے کہ مت پڑو ان معاملوں میں مگر وہ تو اپنی نہیں سنتا تو اس کی کیا سنتا ہیری کے ساتھ ساتھ انہوں نے اس کی ماں کو بھی مار ڈالا تھا پولیس نے بتایا کہ اس کی ماں کو نو گولیاں ماری گئی تھیں اس کے بھائی کو چاقو سے بے رحمی سے قتل کیا گیا تھا یہ سب سن کر اس کا دل پھٹ سا گیا تھا وہ اتنی شوکڈ رہ گئی تھی کہ رو بھی نہ سکی جب وہ تھک گئی تو سڑک کے بیچ و بیچ بیٹھ گئی وہ سڑیٹ بالکل ویران تھی گھٹنوں کے بل بیٹھے اس نے دونوں ہاتھ سڑک پر ٹکا دیے پہلے وہ گھٹ گھٹ کر رونے لگی پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس کے منہ سے چیخیں نکلنے لگی وہ اتنی زور زور سے چلا رہی تھی کہ اگر کوئی سن لیتا تو بہرا ہو جاتا وہ کتنی دیر وہاں بیٹھی

روتی رہی وہ نہیں جانتی تھی جب وہ تھک چکی تو اٹھ کھڑی ہوئی اطراف میں نظر ڈالی تو کوئی نہیں تھا اس کا گھر چند قدم کے فاصلے پر تھا رات کا دوسرا پہر شروع ہو چکا تھا گال رگڑ کر وہ بھاگتے ہوئے اپنے گھر میں داخل ہو گئی تھی جو گھر نہیں رہا تھا اگلے دن تیار ہو کر وہ کام کے لیے نکل گئی

"تم اتنے دنوں سے نہیں آرہی تھی میں سمجھا تم نے جاب چھوڑ دی ہے میں نے تمہارا نام خارج کر دیا ہے اب تم پھر سے اگئی ہوتی تو تمہیں پہلے باس سے بات کرنی ہوگی "

کمپنی کے مینجر نے اس سے کہا اس نے باس سے بات کی باس نے اسے سختی سے منع کر دیا کہ وہ ایک لاپروہ لڑکی کو نہیں رکھ سکتا اس کی منت

سماجت بھی کام نہ آئی بھاری دل کے ساتھ وہ اس بلڈنگ سے باہر نکل گئی کافی دیر تک چلتے رہنے کے بعد اس نے موبائل نکالا کیا اسے مارک سے بات کرنی چاہیے کچھ لمہ سوچتی رہی پھر سر جھٹک کر موبائل واپس رکھ دیا چند قدم کے فاصلے پر میوزک بار تھا وہ وہاں چلی گئی کاؤنٹر کے سامنے کرسی پر بیٹھ کر اس نے سامنے دیکھا جہاں ایک لڑکی چھوٹے سے سٹیج پر کھڑی گانا گا رہی تھی

" کتنی بے سری ہے"

کاؤنٹر پر کھڑے لڑکے نے تبصرہ کیا

آج ہماری سنگر نہیں آئی اس لیے یہاں پر ہر آنے والا اپنے گلے کے "
"جوہر دکھانے پر تلا ہوا ہے تم بھی چلی جاؤ

اس کے سامنے ایک گلاس رکھتے ہوئے اس نے ایمی کا بھی مذاق اڑایا وہ
کچھ لمحے اسے دیکھتی رہی پھر اٹھ کر اس سٹیج کی طرف چلی گئی سٹیج پر
سٹینڈ پر لگا مائک اتار کر اس نے ہاتھ میں پکڑ لیا اب سب لوگ اسے دیکھ
رہے تھے کہ یہ کون سا تیر مارنے والی ہے اس نے لمبی سانس بھر کے
ہوا میں چھوڑ دی پھر آنکھیں بند کر لی

Isn't it lovely

All alone

Heart made of glass

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

My mind of stone

Tear me to pieces

Skin to bone

Hello

Welcome home

گاتے گاتے آخر میں اس کی آواز بھرانے لگی ایک دم رک کر اس نے چاروں طرف نظر ڈالی سب اسے ہی دیکھ رہے تھے اسے دیکھتے ہی سب نے بیک وقت تالیاں پیٹ ڈالی وہ اتنا اچھا گا سکتی ہے یہ بات وہ خود بھی نہیں جانتی تھی یا پھر دل ٹوٹنے اور تنہا ہونے کے بعد سب سر میں آنے لگتے ہیں کاونٹر پر کھڑا لڑکا اس کے پاس آیا

"تم نے بہت اچھا گایا ہے کیا تم سنگر ہو؟ "

اس نے نفی میں سر ہلایا

" اگر تم یہاں گانا گاؤ تو میں تمہیں بہت اچھی سیلری پر رکھ لوں گا ہماری پرانی سنگر بھاگ گئی ہے ہمیں نئی سنگر کی تلاش تھی کیا تم یہ جاب کرنا چاہتی ہو "

بے اختیار اس کا سر اسبات میں ہل گیا

"اوکے کل سے تم آسکتی ہو"

مسکرا کر کہتا وہ واپس پلٹ گیا تھا

☆☆☆

ellis island

سمندر کے بیچو بیچ بنا ایک خوبصورت جزیرہ جہاں بہت ساری چھوٹی بڑی خوبصورت عمارتیں تعمیر کی گئی تھی اس کے چاروں طرف پانی تھا ہزاروں فٹ بڑا جزیرہ پانی پر اس طرح کھڑا تھا گویا زمین پر کھڑا ہو جزیرے کے کسی بھی عمارت پر کھڑے ہو کر دور تک دیکھو تو شہر کی عمارتیں صاف دکھائیں دیتی تھی بیڈ سے اتر کر ننگے پیر چلتی وہ اس شیشے کی دیوار کے سامنے آ کھڑی ہوئی پانی کی لہروں کا ہلکا سا شور سمندر کے اوپر پھڑپڑا کر اڑتے پرندوں کی چہچہاٹ وہاں اتنا سکون تھا کہ اس نے آنکھیں بند کر لیں دفعتا کمرے کا دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا

"اٹھ گئی تم؟ "

وہ چلتا ہوا اس کے پیچھے آکھڑا ہوا

" ہاں"

اس نے پلٹ کر اسے دیکھا وہ سیاہ جینز اور سیاہ ہی ٹی شرٹ میں ملبوس تھا ہلکی ہلکی بڑھی شیو سیاہ آنکھیں اور سیاہ ہی گھنے بال سرخ و سفید رنگت کشادہ پیشانی اور ہلکے سرخ ہونٹ وہ واقعی اتنا خوبصورت تھا یا پھر آج اوررا کو اتنا خوبصورت نظر آرہا تھا وہ بے اختیار اسے دیکھے جا رہی تھی

رابرٹ نے اس کی محویت دیکھتے ہوئے نرمی سے اس کی چھوٹی سی خوبصورت ناک کو چٹکی میں بھرا

"ایسے کیوں دیکھ رہی ہو کیا پہلے کبھی نہیں دیکھا مجھے"

ہلکا سا مسکرا کر اس کی نیلی آنکھوں میں جھانک

"اس نظر سے پہلے کبھی نہیں دیکھا"

مسکرا کر گویا اعتراف کیا وہ ہنس پڑا

اوکے جتنی دیر دیکھنا ہے دیکھو میں سامنے کھڑا ہوں جب تک کہو گی"
"نہیں میں ہلوں گا بھی نہیں

Zubi Novels Zone

مسکراتے ہوئے دونوں ہاتھ پیچھے باندھ لیے وہ ہنسنے لگی پھر ایک قدم چل کر اس کے قریب اگئی دونوں ہاتھوں میں اس کا وجیہہ چہرہ تھاما پنجوں پر اونچی ہو کر اس کے ماتھے پر اپنے ہونٹ رکھ دیے وہ بے اختیار مسکرا تا رہا اروا نے اس کی داڑھی پر موجود چھوٹے سے تل کو دیکھا پھر اس پر بھی اپنے ہونٹ رکھ دیے

"میرے ساتھ رہ رہ کر تم بھی رومینٹک ہوتی جا رہی ہو "

جب وہ پیچھے ہوئی تو روبرٹ نے ایک آنکھ دبا کر اسے چھیڑا وہ کھلکھلا کر ہنسی

تیار ہو جاؤ پہلے ہم کھانا کھائیں گے پھر پورا آئی لینڈ گھومیں گے اس کے بعد ہم واپس جائیں گے اور ایک ریس ہو گی تمہاری اور میری میں جیتا تو تم وہ کرو گی جو میں چاہوں گا اور اگر تم جیتی تو تم وہ کرو گی جو میں کہوں گا"

اوروا جو مسکراتے ہوئے اسے سن رہی تھی اس کی آخری بات پر بے اختیار ہنستی گئی

یعنی دونوں صورتوں میں تمہیں فائدہ ہو گا تم کس قسم کے انسان ہو" روبرٹ "

ہنسی روک کر دلچسپی سے پوچھا

"میں ہر قسم کا ہوں "

اس کے چہرے پر آئے بالوں کو پیچھے کر کے کہا

تمہیں پتہ ہے ممی کہاں کرتی تھی کہ جب تم شادی کرنا تو کسی امیر "
آدمی سے کرنا میں بھی ایسا ہی سوچتی تھی پھر آہستہ آہستہ مجھے احساس
ہوا کہ جن کی ہمیں ضرورت ہے ہم خود وہ کیوں نہیں بن سکتے اور آج
" دیکھو میں ویسے ہی بن گئی جس کی مجھے ضرورت تھی

اس نے دونوں ہاتھ اٹھا کر ہلکا سا گردن ہلاتے ہوئے کہا اور روبرٹ کو تو اس کی ہر ادا سے عشق تھا اس کی پیٹھ پر دونوں بازو حمائل کر کے اسے اپنے برابر کیا پھر کان میں سرگوشی کی

"آئی لو یو "

"می مور دین یو "

وہ کھل کھلائی تھی

☆☆☆

ہمارے سارے آدمی مارے گئے دونوں ٹرک اب مافیا والوں کے قبضے" میں ہے ایک بات سمجھ نہیں آتی باس آخر ان کو معلوم کیسے ہو جاتا ہے "کہ ہم کس وقت کیا چیز کہاں پہنچانے والے ہیں

جوف کے آدمی نے مایوسی سے کہتے ہوئے آخر میں غیر معمولی دلچسپی سے پوچھا جوف جو بظاہر پرسکون نظر آرہا تھا مگر وہی جانتا تھا کہ اس کا پہلی مرتبہ کتنا بڑا نقصان ہوا ہے

مافیا والے آرمی سے بھی چھ قدم آگے ہوتے ہیں ایسی چیزوں کی" معلومات ان کے لیے بچکانہ کھیل کے سوا کچھ نہیں ہماری معلومات کا ذخیرہ وہ ہاتھوں میں لیے پھرتے ہیں مگر مجھے ایک بات سمجھ میں نہیں آتی کہ یہ کیسا گینگ ہے سینکڑوں کی تعداد میں سمگل کیے ٹرک آخر وہ

کہاں غائب کر دیتے ہیں کہ کسی کو کانوں کان خبر تک نہیں ہوتی ہماری اتنی عرصے کی محنت وہ یوں چرا لے جاتے ہیں گویا ان کے باپ کا مال ہو میں "ان کو چھوڑوں گا نہیں

یک دم ہی وہ تیش میں آ گیا

"باس وہ لڑکی دوبارہ ملنے آئی ہے"

ایک آدمی اس کے پاس اکر بولا

"دوبارہ۔۔۔۔۔۔۔ٹھیک ہے لے اؤ اسے میرے پاس"

Zubi Novels Zone

اس کا غصہ ایک دم ہی جھاگ کی طرح بیٹھا تھا کچھ لمحہ بعد وہ سیاہ ہیل پر چلتی اس کے سامنے صوفے پر آ بیٹھی

"مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے"

صوفے پر ٹیک لگاتے اس نے ٹانگ پر ٹانگ جمالی جوف نے دلچسپی سے اسے دیکھا

"دوبارہ؟ "

"ہاں "

"بولو کیسی مدد کروں اب میں تمہاری؟ "

جوف نے بھی ٹیک لگالی

روبرٹ اس کو نہیں معلوم کہ میں نے تمہارے آدمیوں کے ساتھ " مل کر دو لوگوں کو قتل کیا ہے اگر اسے معلوم ہو گیا تو وہ مجھے کبھی معاف نہیں کرے گا وہ بے گناہ لوگوں کو نہیں مارتا جبکہ جن دو لوگوں کو میں نے مارا وہ بے گناہ نہیں تھے ہیری وہ لڑکا۔۔۔۔۔۔اس کی وجہ سے رابرٹ جیل چلا گیا دوسرا اس کی ماں جو اس کو ہمارے جیسے لوگوں سے الجھتے ہوئے دیکھتی رہی اسے روکا نہیں وہ بھی روبرٹ کو جیل بھیجنے میں برابر کی قصوروار تھی اس لیے پہلے میں تمہارا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں "کہ تم نے میری بات سنی اور سمجھی

وہ بولتی رہی اور وہ خاموشی سے سنتا رہا

"اب مجھے دوبارہ تمہاری مدد چاہیے میں نے کسی اور کو بھی ختم کرنا ہے پچھلے کئی عرصے سے وہ میرے اور روبرٹ کے درمیان اگئی تھی مجھے ڈر ہے کہیں وہ روبرٹ کو مجھ سے چھین نہ لے اب میں اس کو مارنا چاہتی ہوں یہ بات میں روبرٹ کو بھی نہیں بتا سکتی کیونکہ وہ یقین نہیں کرے گا کیا تم میری مدد کرو گے؟"

دونوں ہاتھ باہم پھنسائے وہ آگے ہوئی

"ٹھیک ہے میں تمہاری مدد کروں گا لیکن بدلے میں مجھے کیا ملے گا؟ "

کچھ لمحہ اسے دیکھنے کے بعد جوف نے کہا

"میں جانتی ہوں کہ تم کیا چاہتے ہو میں وعدہ کرتی ہوں جیسے تم کہو گے میں ویسے کروں گی"

"تمہیں پتہ بھی ہے جو دو ٹرک میں نے یہاں سے بجھوائے تھے وہ دونوں مافیا والوں کے قبضے میں ہیں تمہیں معلوم بھی ہے کہ میرا کتنا بڑا نقصان ہوا ہے ایک ٹرک میں بچے تھے اور دوسرے میں وہ لڑکیاں تھی جن کو مار کر میں کئی عرصے سے جمع کر رہا تھا ایک انسانی جسم کی قیمت کروڑوں میں ہے اور میرا اربوں میں نقصان ہوا ہے"

"اگر تم مجھ پر بھروسہ کرتے ہو تو میں تمہاری پوری مدد کروں گی میں وعدہ کرتی ہوں مجھے معلوم ہے کہ وہ قبضے میں آئے ٹرک کہاں بھجواتے ہیں میں تمہیں بتاؤں گی کہ کس وقت وہ کہاں لے جائیں گے اس کے علاوہ میں تمہیں ایک اور خزانے کا بھی پتہ بتاؤں گی کچھ دنوں تک اسلحہ اور منشیات سے بھرے بحری جہاز میکسیکو اور افغانستان بھیجے جائیں گے بلڈ زگینگ سے پہلے تمہیں وہاں پہنچنا ہو گا میں پوری کوشش کروں گی کہ بلڈ زگینگ کو معلومات لیٹ ملے تم سمجھ رہے ہو نا"

جوف جو دلچسپی سے سن رہا تھا ایک دم پر جوش ہو گیا

ٹھیک ہے تم مجھے وقت دن اور جگہ بتا دینا میں پہنچ جاؤں گا اور ہاں" جب بھی تمہیں میرے آدمیوں کی ضرورت ہو تم مجھے بس ایک کال کرنا "

وہ جلدی سے اٹھ کھڑی ہوئی

تھینکس جوف میں بہت جلد تم سے رابطہ کروں گی مجھے اب چلنا ہو گا" ورنہ رابرٹ اور باقی سب کو شک ہو جائے گا "

کہتے وہ اٹھی اور تیز تیز چلتے باہر نکل گئی

☆☆☆

وہ دو سپورٹس کار تھیں ایک سرخ دوسری سیاہ بالکل ان کے جیسی سڑک کے طراف میں ان کا پوراگینگ کھڑا تھا وہ دونوں بالکل تیار تھے ان دونوں گاڑیوں کے درمیان ذرا فاصلے پر کھڑی سنہرے بالوں والی لڑکی جس کے ہاتھ میں ایک گن تھی اس نے گن کا رخ اوپر کی طرف کیا

"کیا تم تیار ہو؟"

اوررا کے کان میں روبرٹ کی آواز ابھری

"تم سے زیادہ "

Zubi Novels Zone

اس کے چہرے پر دلفریب سی مسکراہٹ پھیلی۔ جتنی سپیڈ سے گولی بندوق سے نکلی تھی اسی سپیڈ سے ان کی کاریں اس لڑکی کی اطراف سے نکلی تھی سڑک کے کنارے بنی ایک شاپ تلے کرسی پر بیٹھی وہ جوس کے گھونٹ بھر رہی تھی اس نے دور سے ان دو گاڑیوں کو جاتے دیکھا اس طرح گویا بس آخری دفعہ دیکھ رہی ہو کرسی سے ٹیک لگاتے ہوئے وہ مسکرائی

" آئی لو یو ارورا۔۔۔۔آئی لو یو سو مچ "

وہ قاتلانہ ہنسی پھر جوس کا خالی کین دور اچھال دیا

" ہارمان جاؤ رو برٹ "

دونوں گاڑیاں آگے پیچھے ہو رہی تھیں جب ارورا کی گاڑی آگے نکلی تو

اس نے روبرٹ سے کہا

"مجھے ہارنا منظور ہے ہار ماننا نہیں "

روبرٹ کی کار ایک دم ہی اس کی کار سے آگے نکلی تھی ارورا نے اسے

آگے نکلتے دیکھ کر سپیڈ 180 تک بڑھا دی انھوں نے برج کو پار کر کے

دوسرے کنارے تک جانا تھا (بروک لین برج) جو نیویارک کا سب

سے خوبصورت برج تھا سڑکوں پر بہت سی گاڑیاں تھیں جنہیں وہ

دونوں ہی مہارت سے اوورٹیک کرتے آگے بڑھ رہے تھے اچانک ہی

سگنل رکا تھا روبرٹ نے بروقت گاڑی روکی تبھی اس نے دیکھا ارورا کی

سرخ کار گولی کی سپیڈ سے اس کے دائیں طرف سے نکلی تھی سڑک پار کرتے کچھ لوگ اچھل کر پیچھے جا گرے

" اروراکیا تم پاگل ہو گئی ہو "

اس نے تیکھے لہجہ میں اروراسے کہا۔ریس اپنی جگہ اور قانون اپنی جگہ۔

"روبرٹ ایک مسئلہ ہو گیا ہے گاڑی کے بریکس کام نہیں کر رہے "

اس کی آواز میں بے چینی تھی

"کیا؟"

وہ حیران ہوا

ہاں روبرٹ میں پوری کوشش کر رہی ہوں مگر بریکس نہیں لگ" رہے"

سگنل کھلتے ہی روبرٹ نے ایک جھٹکے سے گاڑی سٹارٹ کر کے آگے بڑھا دی

" تم پریشان مت ہو بس سپیڈ کم کرو میں قریب آرہا ہوں "

روبرٹ نے اس سے کہا

"سپیڈ بھی کم نہیں ہو رہی"

اس نے ایک اور دھماکہ کیا روبرٹ کا دماغ بھگ سے اڑ گیا ان دونوں کی گاڑیاں برج تک پہنچنے والی تھی اور انہوں نے دیکھا برج پر ٹریفک جام ہے

" ایم سوری روبرٹ "

روبرٹ کو کچھ سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا کہہ رہی ہے تبھی روبرٹ نے دیکھا اور اکی گاڑی ایک جھٹکے سے ہوا میں اڑی تھی اور پھر اس نے دیکھا گاڑی تیزی سے دوسری طرف اڑتی پانی میں جا گری ہے۔

رابرٹ کو لگا اس کے جسم سے جان نکلنے لگی ہے اس نے اپنی گاڑی بہت
پیچھے کھڑی کی سامنے گاڑیوں کی لمبی قطار تھی گاڑی سے نکل کر وہ اسی
طرف بھاگا بہت سے لوگوں نے ایک کار کو پانی میں گرتے دیکھا تھا وہ
سب کنارے پر کھڑے ہو کر نیچے گہرے پانی کو دیکھنے لگے روبرٹ نے
ان کو دھکا دے کر پیچھے کیا پھر نیچے جھانکا جہاں کوئی نہیں تھا بس پانی
کے ڈھیر سارے بلبلے تھے جو بنتے ہوئے پھٹ رہے تھے ایک لمحہ ضائع
کیے بغیر وہ پانی میں کود گیا وہ دن کا سما تھا اگر رات ہوتی تو وہ گاڑی کبھی
اسے نظر نہ آتی جو گہرائی کی طرف جا رہی تھی منہ میں ہوا بھرے وہ
پوری جان لگا کر نیچے کی طرف تیرتا گیا گاڑی کے قریب پہنچ کر اس
نے اندر جھانکا گاڑی میں پانی بھر رہا تھا جو اروا کی گردن تک پہنچ چکا تھا
زور سے دروازہ بجاتے روبرٹ نے اسے دروازہ کھولنے کا اشارہ کیا
گاڑی آہستہ آہستہ اور نیچے جا رہی تھی ارورا جو کافی دیر سے دروازہ

کھولنے کی کوشش کر رہی تھی اس کا اشارہ سمجھ کر نفی میں سر ہلایا ایک

دم ہی پانی کار کی چھت تک جا پہنچا رابرٹ نے تیزی سے تیر کر گاڑی

کے پچھلے دروازے چیک کیے وہ بھی لاک تھے اس کی بے بسی میں مزید

اضافہ ہو گیا لاک اندر سے کھل سکتے تھے مگر نہیں کھل رہے تھے

اچانک ہی وہ ہاتھ کا مکا بنا کر شیشے پر مارنے لگا وہ مضبوط شیشے تھے اس کے

مکوں سے اتنی آسانی سے نہیں ٹوٹنے والے تھے اورا شیشے پر دونوں

ہاتھ رکھے اسے دیکھے گئی اور تبھی اس نے جان لیا کہ وہ کبھی شیشے کے

دوسری طرف نہیں جا سکے گی اس نے ہلکے سے شیشہ بجایا جس پر کئی

ضربوں کے بعد ہلکی سی دراڑ پڑ گئی تھی رابرٹ نے چونک کر اسے

دیکھا نفی میں سر ہلاتے اس نے روبرٹ کو اوپر جانے کا اشارہ کیا مگر وہ

مزید زور سے ضربیں لگانے لگا دفعتا روبرٹ نے اورا کے ہاتھوں کو

شیشے سے ہٹتے دیکھا ہاتھوں سے ہوتی اس کی نظر اس کے چہرے پر پڑی

اوروا نے سانس لینے کے لیے یکدم منہ کھول دیا بہت سا پانی اس کی ناک اور منہ کے ذریعے اندر داخل ہوتا گیا روبرٹ نے دیکھا وہ بے جان سی ہوتی سیٹ پر گر گئی ہے تبھی اس نے اپنے گن نکالی اور شیشے پر فائر کر دیا گولی شیشے کو توڑتی اوروا کے اوپر سے گزرتی دوسرے شیشے میں پھنس گئی صرف ایک گونسے سے ہی وہ شیشہ پورا ٹوٹ گیا اندر ہو کر اس نے اوروا کی کلائی تھام کر اپنی طرف کھینچا وہ بے جان سے اس کی طرف ہوئی دونوں ہاتھوں سے اسے پکڑ کر اس نے باہر نکالا اس کا خود کا دم گھٹنے لگا تھا وہ کافی نیچے آ چکے تھے اسے پکڑ کے وہ پوری جان سے اوپر کی طرف تیرنے لگا اسے پورے پانچ منٹ لگے تھے باہر نکلنے میں جیسے ہی اس کا سر پانی سے باہر نکلا اس نے بے اختیار لمبا سانس لیا اس نے ادھر ادھر دیکھا دو عدد بڑی بوٹس اس کی طرف آ رہی تھی پھر اس نے اوروا

کو دیکھا جس کا سر اس کے کندھے سے لگا تھا اگلے دو منٹ میں وہ دونوں اس بوٹ پر تھے

"شریف جلدی کرو "

وہ شیرف پر گرجا جو فون پر کسی سے بات کر رہا تھا شاید ڈاکٹر آنے والا تھا وہ جدید ٹیکنالوجی سے بھری بوٹ تھی باہر سے جتنی خوبصورت تھی اندر سے کئی گنا زیادہ خوبصورت تھی بوٹ کے اندر کئی کمرے تھے وہ اوررا کو لیے ایک کمرے میں داخل ہوا اسے بیڈ پر لیٹا کر اس کا سانس چیک کیا وہ سانس نہیں لے رہی تھی اس کا خود کا سانس بند ہونے لگا اس کے سینے پر دونوں ہاتھ رکھ کے اس نے دبایا ایک بار دو بار تین بار کئی بار اوررا کے منہ سے پانی نکلنے لگا

"میں دیکھتا ہوں آپ پیچھے ہوں "

ایک ڈاکٹر اس کے آدمیوں کے ساتھ اندر داخل ہوا تھا اسے فوراً پیچھے کر کے اس نے ارورا کا معائنہ کیا وہ اپنے بیگ سے کچھ نکال رہا تھا روبرٹ نے دیکھا وہ اس کے آدمیوں کو کچھ کہہ رہا تھا اس نے اپنے کندھے پر کسی کے ہاتھ کا لمس محسوس ہوا اس نے اسے نہیں دیکھا وہ بس سامنے لیٹی ارورا کو دیکھ رہا تھا وہ دو قدم چل کر اس کے اور ارورا کے درمیان آگئی اس طرح کے بیڈ پر لیٹی ارورا پیچھے چھپ گئی

"تم ٹھیک ہو تمہیں تو کچھ نہیں ہوا؟ "

وہ آنکھوں میں بے تابی لیے پوچھ رہی تھی آنکھوں میں دنیا جہاں کا درد تھا ایک نظر اسے دیکھ کر وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا بوٹ کی منڈیر پر کھڑے ہو کر اس نے گہرے پانی کو دیکھا اس کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی تیری

"ریلیکس روب وہ ٹھیک ہو جائے گی "

اس کے پیچھے آ کر کھڑی وہ جس دل سے بولی یہ وہی جانتی تھی اہ کاش وہ مر ہی جائے اس نے دل سے بددعا دی

"مجھے اکیلا چھوڑ دو روزلی "

وہ مدھم مضبوط آواز میں بولا

" میں جانتی ہوں کہ تم ڈسٹرب ہو ویسے اس نے خود کو کیوں مارنا چاہا
"کیا اس نے تمہیں بتایا

وہ اس کے برابر اکھڑی ہوئی

" میں اسے ڈھونڈ لوں گا جس نے بھی اس کے ساتھ یہ سب کیا میں
اسے بہت جلد ڈھونڈ لوں گا اس کے بہت سے دشمن بن گئے ہیں جنہیں
"میں ختم کر دوں گا اور تم بھی جانتی ہو کہ میں ایسا کر سکتا ہوں

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اس نے شعلہ بار نظروں سے روزلی کو دیکھا جس کا حلق خشک ہو چکا تھا پھر وہ واپس پلٹ گیا

"وہ مرے گی روبرٹ وہ ضرور مرے گی آج نہیں تو کل میں اسے ختم کر ہی دوں گی لیکن تم نہیں جانتے کہ میں بھی ایسا کر سکتی ہوں"

اس کی پیٹھ کو دیکھتے وہ اس مچھلی کی طرح تڑپی تھی جسے کسی نے بے دردی سے پانی سے نکال کر تپتی زمین پر پھینک دیا ہو

☆☆☆

اسے تقریبا ایک ہفتہ ہو گیا تھا میوزک بار میں کام کرتے آمدنی زیادہ نہیں تھی مگر اتنی تھی کہ اس کا گزارا ہو رہا تھا ایک رات معمول کے

مطابق جب وہ واپس جانے کے لیے اپنا سامان سمیٹ رہی تھی کہ بار کے مینجر نے اسے بلوایا

"تم بہت اچھا گاتی ہو مگر تم اتنا نہیں کمارہی جتنا تمہارا حق بنتا ہے یہاں سے تقریباً چند کلو میٹر کے فاصلے پر ایک بہت بڑا میوزک ہال ہے میں تمہیں وہاں بھیجنا چاہتا ہوں وہ نیویارک کا سب سے مشہور میوزک ہال ہے صرف ایک رات کے لیے تم نے وہاں گانا گانے جانا ہے اور تمہیں اس کے بدلے اتنی رقم ملے گی کہ تم آرام سے اپنا چھوٹا موٹا کام شروع کر سکتی ہو"

وہ بنا پلک جھپکائے مینیجر کی بات سنتی رہی

مگر سر آپ صرف مجھے کیوں بھیج رہے ہیں میں تو ایک عام سی لڑکی "
ہوں سنگر بھی نہیں ہوں اور پھر مجھے اتنی رقم کیوں کر ملے گی؟"

ذہن میں کل بلاتے سوال زبان پر آئے

اس لیے تو تمہیں بھیج رہا ہوں کہ تم مشہور نہیں مگر سنگر ہو اور اتنی "
رقم تمہیں مل رہی ہے تو تم خوش ہو جاؤ نہ کہ یہ کہ تمہیں یہ کیوں مل
رہی ہے"

مینیجر نے اسے کہا اور وہ خاموش سے ہو کر وہاں سے چلی گئی دو دن بعد
وہ اس حال میں موجود تھی اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر اسے لے جایا
گیا تھا وہ نہیں جانتی تھی کہ یہ کون لوگ ہیں اور اسے ایسے کیوں لے کر

آئے ہیں جہاں پر وہ بیٹھی تھی وہاں پر اس کے چاروں طرف سرخ کپڑا لٹک رہا تھا وہ کچھ بھی نہ دیکھ پائی بھاری قدموں کی آواز ہنسی قہقہے پھول خوشبو! یہ سب وہ سن اور محسوس کر رہی تھی بس دیکھ نہیں رہی تھی

رات کے آخری پہر وہ فارغ ہوئی تھی جب اسے باہر لے جایا جانے لگا تو پھر سے اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی گئی

کیا بکواس کر رہے ہو اس کی بہن اس وقت کہاں تھی مجھے معلوم کر" کے دو کہ وہ اب کہاں ہے وہ زندہ نہیں رہنی چاہیے اگر وہ بھی اپنے بھائی کی طرح ہیکر نکلی تو ہم پھر سے مصیبت میں پھنس سکتے ہیں اس کے گھر جاؤں اور اسے ختم کر دو بس"

ایک لڑکی کی آواز اس کے کانوں میں پڑی پہلے وہ ٹھٹک کر رکی پھر اس کا رنگ سفید ہوا اس نے ایک جھٹکے سے اپنی آنکھوں سے پٹی اتاری اس کی نظر اس آواز کی سمت گئی وہاں بہت سے لوگ تھے جن میں ایک لڑکی بھورے سوٹ میں ملبوس تھی جس کے بال کندھوں تک تھے مگر اس کے ہاتھ میں کوئی موبائل نہیں تھا پھر اس کی نظر سرخ کپڑوں میں ملبوس ایک لڑکی پر ٹھہر سی گئی وہ کسی کا ہاتھ تھامے مسکراتے ہوئے گاڑی میں بیٹھ رہی تھی اس نے اس آدمی کو دیکھنا چاہا مگر اس کا چہرہ ماسک میں ڈھکا ہوا تھا جبکہ لڑکی کا ماسک اس کے ہاتھ میں تھا تبھی کسی نے اس کا بازو پکڑ کر اسے گاڑی میں دھکیل دیا وہ منہ کھولے سانس رو کے گاڑی میں بیٹھی سامنے دیکھ رہی تھی

"یہ۔۔۔۔۔۔یہ۔۔۔۔۔۔۔لوگ کیا۔۔۔۔۔۔وہی؟"

اس نے گاڑی کا شیشہ ہٹا کر گردن نکال کر پھر سے اس کی طرف دیکھا مگر وہ گاڑی وہاں سے غائب ہو چکی تھی

" وہ لوگ مجھے بھی مار دیں گے "

اس کا وجود تک کانپ گیا

☆☆☆

وہ دبے قدموں اکیلی اس گھر میں داخل ہوئی اس نے اپنا چہرہ ڈھک رکھا تھا اس کے ہاتھ میں بلوک 42 تھا اگلے پانچ منٹ میں اس نے پورا گھر چھان مارا مگر وہ کہیں نہیں تھی

ضرور اسے معلوم ہو گیا ہو گا کہ وہ بھی مر جائے گی میں نے اتنے دن "

"کیوں اس بات کو لٹکائے رکھا ڈیم اٹ

کچھ دیر وہ سوچتی رہی پھر پھرتی سے دیوار پھلانگ کر وہاں سے غائب ہو گئی گھر کے پچھلی طرف درخت کے پیچھے چھپ کر بیٹھی وہ کانپتی رہی تھی اور ایسا کئی دنوں سے ہو رہا تھا کہ وہ چھپ رہی تھی

☆☆☆

اس نے اپنی آنکھیں کھولیں تو خود کو ایک کمرے میں پایا کافی دیر تک وہ لکڑی کی چھت کو دیکھتی رہی پھر اس نے نظر گھما کر دائیں بائیں دیکھا چاروں طرف لکڑی کی دیواریں تھی وہ اٹھ بیٹھی دفعتاً اس کی نظر ریوالونگ چیئر پر بیٹھے رابرٹ پر پڑی اس کے ہاتھ میں سگریٹ تھا جس

میں سے دھواں نکل رہا تھا سامنے لکڑی کی میز پر ایش ٹرے راکھ سے بھری ہوئی تھی آتش دان میں بھڑکتی روشنی اس کے آدھے چہرے پر پڑ رہی تھی وہ کچھ لمحے اسے دیکھتی رہی پھر اٹھ کر اس کے ساتھ والی کرسی پر جا بیٹھی روبرٹ اسے اپنے دائیں طرف بیٹھتے دیکھ کر ہلکا سا چونکا پھر مسکرایا

"کیسی ہو؟ "

وہ سیدھا ہو بیٹھا وہ کچھ نہیں بولی بلکہ ہاتھ بڑھا کر میز پر رکھی سگریٹ کی ڈبی سے ایک سگریٹ نکالی ہونٹوں میں دبا کر اس نے میز پر رکھا لائٹر اٹھا کر شعلہ بھڑکایا ایک نظر اس نے اسے دیکھنے کے بعد اس نے سگریٹ جلا دیا ایک گہرا اور لمبا کش لگا کر اس نے دھواں ہوا میں چھوڑ

دیا روبرٹ نے اپنا سگرٹ ایش ٹرے میں مسل دیا اب وہ فرصت سے اسے دیکھ رہا تھا جس کی نیلی آنکھوں کی ڈوریاں ہلکی ہلکی سرخ تھیں اور وانے پورے پانچ سگریٹ پھونک ڈالے جب اس نے چھٹا اٹھانا چاہا تو روبرٹ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر نفی میں سر ہلایا گہری سانس بھر کے وہ اٹھ کھڑی ہوئی

"مجھے امید نہیں تھی کہ میں بچ جاؤں گی بلکہ یہ امید تھی کہ تم مجھے بچا لو گے"

لکڑی کی دیوار پر قد آدم شیشے کی کھڑکی تھی جس کے پار وہ دیکھ رہی تھی باہر برف باری ہو رہی تھی وہ اس کے ساتھ آ کھڑا ہوا تھا

"میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کس نے یہ سب کیا؟"

وہ بھی شیشے کے پار برف باری کو دیکھ رہا تھا

" مجھے نہیں معلوم میں نے دشمنوں کی گنتی چھوڑ دی ہے"

اس نکندھے اچکائے

جب میں نے تمہیں گاڑی میں بے ہوش ہوتے دیکھا تو مجھے لگا میں "
" نے خود کو کھو دیا ہے

وہ اہستہ آواز میں بولا

"اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو تمہیں معلوم ہے کہ میں کیا کرتا؟"

وہ پورا اس کی طرف گھوما ورا کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی

تم ہر اس شخص کو جہنم میں بھیج دیتے جس سے میں نفرت کرتی ہوں"

وہ تھوڑا سا اس کی طرف جھکا

"میں ہر اس شخص کو ختم کر دیتا جس نے تمہیں دیکھا ہوا ہے"

اب وہ پھر سے شیشے کے پار دیکھ رہا تھا

"میرے بچوں سے نہیں ملو گی ؟ "

اچانک ہی روبرٹ نے کہا پہلے وہ چونکی پھر ہنس پڑی

" کیوں نہیں"

وہ دروازے کی طرف بڑھی وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگا جب وہ دروازہ کھول کر راہداریوں سے ہوتی ہال کے دروازے سے باہر نکلی تو برف باری نے اس کا استقبال کیا اندر گھر بالکل گرم تھا جبکہ باہر اسے

تھوڑی تھوڑی سردی لگنے لگی پھر کسی نے پیچھے سے موٹی سی جیکٹ اس کے کندھوں پر پھیلائی مسکرا کر روبرٹ کو دیکھتے اس نے جیکٹ پہن لی روبرٹ نے زوردار سیٹی بجائی اروا نے سامنے دیکھا جہاں سڑک کے دوسری طرف چھوٹے بڑے پتھروں سے ہوتے بھاگ کر دو سیاہ وہ سفید بھیڑیے انہی کی طرف آرہے تھے وہ بھی ان کی طرف بڑھی وہ دونوں بھیڑیے چھلانگ لگا کر اس کے اوپر گر کر اسے برف پر گرا چکے تھے اس کے اطراف میں چلتے وہ عجیب و غریب آوازیں نکالنے لگے یعنی وہ اروا سے مل کر اپنی خوشی کا اظہار کر رہے تھے وہ برف پر لیٹی ان کو دیکھتے ہنسی جارہی تھی دونوں بازو سینے پر باندھے مسکرا کر وہ اسے دیکھنے بھیڑیے نے پنجا مار کر بہت سی برف اروا کے چہرے پر پھینکی لگا ایک وہ جلدی سے اٹھ بیٹھی وہ دونوں بھیڑیے اس سے بڑے تھے رابرٹ قدم قدم چلتا اس کے سر پر پہنچا وہ بھیڑیوں کے سر اور جسم پر ہاتھ

پھیرتے انہیں سہلا رہی تھی ساتھ ساتھ ہنس بھی رہی تھی اس کے بالوں میں بہت سے برف پھنس گئی تھی وہ پنجوں کے بل اس کے سامنے بیٹھا پھر ہاتھ بڑھا کر انگلیاں اس کے بالوں میں ڈال کر بالوں کو ہلایا برف تیزی سے جھڑ کر اس کی گود میں گری

"مجھے اگر معلوم ہوتا کہ تم یہاں آکر اتنی خوش ہو گی تو میں تمہیں بہت پہلے یہاں لے آتا"

اس کا ہاتھ پکڑ کر وہ اٹھا اور اسے بھی کھڑا کیا وہ کچھ لمحے مسکراتی نظروں سے اسے دیکھتی رہی پھر ہاتھ چھڑا کر وہ دائیں سمت بھاگی

"اگر تم نے مجھے پکڑ لیا تو سمجھ لینا کہ وہ ریس تم جیتے ہو"

Zubi Novels Zone

وہ بھاگتے ہوئے چلائی وہ بے ساختہ ہنس پڑا کچھ لمحہ اسے دیکھتا رہا جو کافی دور جا چکی تھی پھر خود بھی بھاگنے لگا اوروا کے برعکس وہ برف پر ایسے بھاگ رہا تھا جیسے سڑک پر بھاگ رہا ہو اگلے دو منٹ میں اس نے اوروا کو جالیا بھاگتے ہوئے اس نے اوروا کا بازو پکڑ کر اپنی طرف موڑا وہ ایک جھٹکے سے اس کی طرف گھومی کھلے بھورے بال اس کے کندھوں پر بکھرے ہوئے تھے تیز بھاگنے کی وجہ سے اس کا سانس پھول گیا تھا

" کیا میں جیت گیا ہوں"

اس کا سانس بھی پھولا ہوا تھا وہ ہنستے ہوئے برف کی زمین پر پھر سے ڈھیر ہو گئی آسمان کو دیکھتے اس نے آنکھیں بند کر لیں ایک نظر اسے دیکھنے

کے بعد وہ بھی اس کے پہلو میں برابر ذرا فاصلے پر لیٹ گیا اب وہ دونوں ہی آسمان سے گرتی برف کو دیکھ رہے تھے وہاں پر ان دونوں کے علاوہ کوئی نہیں تھا دونوں بھیڑیے چلتے ہوئے ان دونوں کی اطراف میں بیٹھ گئے

"ہاں تم جیت گئے "

اس نے چہرہ موڑ کر اسے دیکھا وہ کچھ کہنے لگا تھا کہ انہیں کسی جانور کی آواز آئی وہ تیزی سے اٹھ کھڑے ہوئے اچانک ہی ان کی نظر سامنے سے آتے دو سیاہ برفانی ریچھ پر پڑی وہ دونوں ہی چونک کر کھڑے ہوئے ان کے بھیڑیے غراتے ہوئے ان دونوں کے سامنے آئے اچانک دو اور ریچھ ان کی پیٹھ پر آئے وہ دونوں تیزی سے پلٹے روبرٹ

نے اپنا چاقو نکال لیا گن اس کے پاس نہیں تھی اس کے دونوں بھیڑیے

غراتے ہوئے اپنے سامنے کھڑے ریچھوں پر پل بڑے اچانک ہی

روبرٹ کے سامنے کھڑا ریچھ اس کی طرف بھاگا روبرٹ نے اپنے ہاتھ

میں پکڑا چاقو اپنی طرف بھاگتے جنگلی ریچھ کے پیٹ میں گھسا دیا وہ ہیبت

ناک آواز نکالتا اس سے فاصلے پر گرا تیزی سے بھاگ کر اس نے چاقو

نکال کر ریچھ کی گردن میں گھسا دیا وہ وہیں ڈھیر ہو گیا اور ورا اپنے سامنے

کھڑے چوتھے ریچھ کو دیکھ رہی تھی اس کے چہرے پر گہری مسکراہٹ

تھی اسے دیکھ کر لگتا تھا کہ وہ کافی انجوائے کرنا چاہتی ہے جیسے ہی وہ

ریچھ اس کی طرف بھاگا ایک لمبی کلا بازی لگاتے وہ ریچھ کے اوپر سے

گھومتی دوسری طرف کود گئی اس نے گردن موڑ کر دیکھا وہ ریچھ زور

سے سر ہلاتے اس کی طرف چھلانگ لگا چکا تھا وہ جلدی سے برف پر لیٹی

ریچھ اس کے اوپر سے ہوتا ہوا اس کے سر کو پار کر گیا وہ تیزی سے کھڑی ہوئی

"ارورا۔۔۔!"

روبرٹ نے چلا کر اپنا چاقو اس کی طرف پھینکا چھلانگ لگا کر اس نے چاقو پکڑا جیسے ہی وہ ریچھ اس پر کودا اس نے جھک کر چاقو اس کے پیٹ میں گھسا کر چیرنے کے سے انداز میں چلایا ایک خوفناک آواز ریچھ کے منہ سے نکلی وہ جھٹکے سے دائیں طرف مڑ گئی خون کے چھینٹے اس کے کپڑے اور منہ پر گرے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اس نے گہرے سانس بھر کر ریچھ کی طرف دیکھا جو کچھ لمحے تڑپتا رہا پھر ساکت ہو گیا روبرٹ تیزی سے اس کے پاس آیا کندھوں سے تھام کر اسے کھڑا کیا

"تم ٹھیک ہو؟"

وہ بالکل بھی پریشان نہیں تھا بس غور سے اس کا چہرہ دیکھنے لگا

"میں بالکل ٹھیک ہوں"

ہلکا سا مسکرا کر کہا

وہ خطرناک طریقے سے معصوم تھی روبرٹ بھی مسکرایا جیکٹ کی
جیب سے رومال نکال کر اس نے ارورا کا چہرہ صاف کیا جہاں خون کے

چھینٹے تھے اس کے بھیڑیے ان کے دائیں بائیں اکھڑے ہوئے جن
کے منہ پر بھی خون لگا تھا اس کا ہاتھ پکڑ کر اب وہ واپس جا رہا تھا

☆☆☆

وہ سیاہ کار ایک بلڈ نگ کے سامنے رکی تھی ایک آدمی اس گاڑی سے
نکل کر ایک بریف کیس تھامے بنا کسی کی طرف دیکھے تیز تیز چلتا اس
بلڈ نگ میں داخل ہوا دروازے پر کھڑے گارڈ نے اسے روک لیا اس
آدمی نے اپنا کارڈ نکال کر اسے دکھایا گارڈ نے سوری سر کہتے راستہ چھوڑ
دیا تیز چلتا اب وہ ایک لفٹ میں سوار ہو گیا لفٹ میں اس کے ساتھ اور
بھی لوگ سوار تھے وہ ہر دوسرے سیکنڈ اپنی گھڑی دیکھتا گویا اسے جلدی
ہو لفٹ کے رکتے ہی وہ سب سے پہلے باہر نکلا ایک روم کا دروازہ کھول
کر اس نے بریف کیس بیڈ پر رکھ کے کھولا اندر شوٹر گن تھی جس کے

حصے الگ الگ ترتیب سے رکھے تھے انہیں نکال کر وہ جوڑنے لگا جوڑنے کے بعد اس نے گن بیڈ پر رکھی کھڑکی کے پاس کھڑے ہو کر اس نے باہر کا جائزہ لیا باہر دن کا سماں تھا سامنے چھوٹی بڑی بلڈنگ سڑک کے کنارے ترتیب سے کھڑی تھی اس کی نظر دائیں طرف والی ایک کی کھڑکی پر تھی وہاں فلحال کوئی نہیں تھا مڑ کر بلڈنگ کے اپارٹمنٹ اس نے بیڈ پر پڑی لمبی نال والی وہی گن اٹھائی اب وہ کھڑکی کے پاس پوزیشن بنا کے بیٹھ گیا اگلے تین گھنٹے تک وہ بیٹھا رہا تھا مگر کوئی نہیں آیا پہلے تو وہ ٹھیک ٹھاک بیٹھا انتظار کرتا رہا پھر آہستہ آہستہ پریشانی بیزاری اور پھر اکتاہٹ نے اسے آن گھیرا باہر رات ہونے لگی تھی اس کا شکار ابھی تک نہیں آیا تھا اس نے جلدی سے موبائل نکال کر ایک نمبر ملایا کال ملتے ہی اس کے بولنے سے پہلے کوئی اور بول پڑا

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

"کام ہوایا نہیں؟"

اس کے بات سن کر اس نے ضبط سے کہا

" کوئی نہیں آیا "

"تم کہاں ہو پھر؟"

"میں یہی ہوں "

اس نے کہا

" کیا بکواس کر رہے ہو نکلو فوراً وہاں سے "

وہ چلائی جیسے ہی اس نے فون رکھا اسے لاک کھلنے کی آواز آئی اس نے گن کا رخ دروازے کی طرف کر دیا جیسے ہی دروازہ ذرا سا کھلا ایک گولی تیزی سے اس کے گن والے ہاتھ میں لگی کراہتے ہوئے اس نے گن چھوڑ دی گولی پیچھے سے کھڑکی کے باہر کسی نے چلائی تھی پورا دروازہ کھول کر دو لڑکے اندر داخل ہوئے تھے پھر اسے بے ہوش ہونے تک مارتے رہنے کے بعد وہ دونوں اسے ایک سوٹ کیس میں بند کر کے باہر لے گئے

☆☆☆

گاڑی کے بریکس خراب تھے لاک کے ساتھ کسی نے گڑبڑ کردی تھی "
اس لیے کوئی دروازہ نہیں کھلا گاڑی کی ڈگی ٹوٹی ہوئی تھی جس کی وجہ
سے پانی فوراً گاڑی میں بھر گیا اور سب جانتے ہیں کہ پانی کا اس گاڑی
میں داخل ہونے کا کوئی راستہ نہیں اس سب کا مطلب یہ ہے کہ کسی
نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے "

رابرٹ کے سامنے کھڑا شیرف اسے بتا رہا تھا وہ شیرف کو نہیں بلکہ اس
سے تھوڑا فاصلے پر کھڑی روزلی کو دیکھ رہا تھا

"کس نے کیا ہو گا یہ سب روزلی؟ "

وہ براہ راست اس سے پوچھنے لگا اس کی آنکھوں میں کون سا تاثر تھا روزلی نہیں سمجھ سکی

"میں پوری کوشش کر رہی ہوں روبرٹ میں۔۔۔۔میں اسے ڈھونڈ لوں گی بہت جلد"

آخر میں اس نے تھوک نگلا کیونکہ وہ چلتا ہوا اس کے سامنے اکھڑا ہوا تھا

"میں سمجھا تم ڈھونڈ چکی ہو گی"

وہ پتہ نہیں اس سے کیا سننا چاہتا تھا

"پال۔۔۔اروراکی کارکی سروس جہاں ہوئی وہاں جاؤاس وقت وہاں جو جو بھی تھاان سب کو اکٹھا کر کے اگلے 10 منٹ میں یہاں پہنچو جو منع کرے آنے سے اسے اپنے طریقے سے لے کرانااور جو غائب ہو اس کاڈیٹالے کرانا۔۔۔۔۔گو"

روزلی پر دوسری نظر ڈالے بغیر وہ پال سے بولااور واپس جاکے بیٹھ گیا اگلے ایک منٹ میں پال کچھ آدمیوں کو لیے فوراوہاں سے نکل گیا روبرٹ نے دیکھاروزلی کارنگ پیھکاپڑاتھامگر وہ فوراہی خود کو سنبھال چکی تھی

"جاؤروزلی تم بھی جاؤاور پتاکرو کہ اب اور کون سانیادشمن بن چکاہے میرا"

وہ اس کی بے قراری بھانپ چکا تھا آخر میں اس نے جان بوجھ کر میرا کہا تھا وہ چونکی پھر سر ہلا کر فوراً وہاں سے غائب ہو گئی اس کے جاتے ہی اس نے فوراً شیرف کو اپنے ساتھ چلنے کا اشارہ کیا وہ کنڑول روم کی طرف جا رہا تھا

" روزلی کا فون ہیک کرو "

اندر پہنچ کر اس نے شیرف کو کہا سر ہلا کر شیرف نے سسٹم ان کر کے کمپیوٹر کے کچھ بٹن دبائے

"اس کے فون میں کوئی انجانا نمبر نہیں ہے سب اپنے ہیں "

" اس کی لوکیشن معلوم کرو کہ وہ اب اس وقت کہاں جا رہی ہے "

کچھ لمحے سوچنے کے بعد وہ بولا

" وہ شہر کی طرف جا رہی ہے"

" اوکے اب اروراکی لوکیشن ٹریس کرو"

" وہ ٹائم سکوائر میں ہے"

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

شہرف نے کہا انہوں نے دیکھا روزلی شہر سے دور ہی رک گئی تھی وہ کسی کو کال کر رہی تھی اور وہ نمبر نیا تھا

"اس نمبر کی لوکیشن اس وقت کہاں ہے "

" ٹائم سکوائر سے ذرا فاصلے پر ہے لیکن اسی طرف جا رہا ہے "

شیرف نے کہا

"ان کی کال ریکارڈ کر لو"

کہہ کر روبرٹ نے موبائل نکال کر اراورا کو کال کی

" تمہارے لیے ایک سرپرائز ہے سویٹ جلدی سے یہاں پہنچو"

کال ملتے ہی رابرٹ نے لہجہ خوشگوار کر لیا وہ ایک دم ہنس پڑی

"مگر مجھے یہاں کچھ ضروری کام ہے"

شاپنگ مال میں داخل ہوتے ہوئے وہ بولی اس کے بعد اسے اپنی کسی دوست سے ملنے جانا تھا

"مجھ سے زیادہ کون سا ضروری کام ہو سکتا ہے تمہارے لیے "

"کوئی بھی نہیں ہے اوکے ویٹ میں ارہی ہوں "

مسکراکر کہتے ہوئے وہ مال سے باہر نکلی

اس کی کال ریکارڈ نہیں ہوئی اس کے فون رکھتے ہی کال ریکارڈ خود " " بخود مٹ گیا یہ روزلی نے کیا ہے بہت ہی شاطر ہے وہ

شیرف نے اسے دیکھتے ہوئے کہا

" اٹھالو اس کو"

اسے کہتا ہوا وہ باہر نکل گیا شیرف بھی اس کے پیچھے تھا

☆☆☆

رابرٹ سے بات کرنے کے بعد وہ گاڑی میں جا بیٹھی اسے ڈرائیو کرتے ابھی چند منٹ ہی گزرے تھے کہ اسے لگا کوئی اس کی گاڑی کا پیچھا کر رہا ہے اس نے بیک ویو مرر میں دیکھا وہ سات آٹھ موٹر بائکس تھی اور ہر بائیک پر دو دو لڑکے سوار تھے دیکھتے ہی دیکھتے انہوں نے اس کی گاڑی کو چاروں طرف سے گھیر لیا اس نے سپیڈ مکمل تیز کر دی

"الو کے پٹھے"

بڑبڑاتے اس نے گاڑی ڈھلوان کی طرف موڑ دی کافی دور جا کر اس نے گاڑی روک دی پھر گاڑی کی ساری لائٹس آف کر دی رات ہو چکی تھی اس نے دیکھا وہ سارے لڑکے اس کی گاڑی کو چاروں طرف سے

Zubi Novels Zone

گھیرے کھڑے تھے وہ گاڑی سے باہر نکل آئی ان کی بائکس کی روشنی اس پر پڑ رہی تھی

کیا ہوا گاڑی خراب ہو گئی ہے کہتی ہو تو میں ڈراپ کر دیتا ہوں کہا جانا" چاہو گی میرے گھر۔۔۔اس کے گھر۔۔۔۔اس کے گھر یا سب کے گھر"

ایک لڑکا اس کے سامنے کھڑا ہنستے ہوئے بولا اس کی بات پر سبھی ہنسے تھے جبکہ وہ پر سکون سی کھڑی اسے دیکھتی رہی

کتوں کا بھی گھر ہوتا ہے میں سمجھی تھی کہ بس سڑکوں پر پھرتے "
رہتے آنے جانے والوں پر بھونکتے رہتے ہیں پھر بدلے میں ڈنڈے
" وغیرہ کھاتے ہیں اور پھر کتے کی ہی موت مرتے ہیں

وہ سب کی طرف دیکھتے ہوئے پھنکار کر بولی

ہمیں کتا بول رہی ہے تجھے تو ہم بتاتے ہیں کہ کتے صرف بھونکتے نہیں"
" ہیں بلکہ۔۔۔۔۔

اس لڑکے نے تیش میں اسے دیکھتے باقیوں کو اشارہ کیا تین لڑکے تیزی
سے اس کی طرف بڑھے اچانک اس نے گھومتے ہوئے ان پر لاتوں اور
گھونسوں کی بارش کر دی وہ منہ اور پیٹ پر ہاتھ رکھے پیچھے ہوئے باقی

کھڑے سارے لڑکے ایک ساتھ اس کی طرف بڑے تھے وہ سب نہیں جانتے تھے کہ سامنے کھڑی لڑکی کون ہے وہ مارشل آرٹ اور کراٹوں کے مکسچر میں ان کا قیمہ بنا رہی تھی چار اڑ کر پیچھے گرتے چار اور اس کی طرف بڑھتے اور ان سے بری طرح مکے کھا کر پھر پیچھے جا گرتے اگلے دو منٹ میں وہ سب ایک دوسرے پر گرے پڑے کرہا رہے تھے اب وہ اس لڑکے کو دیکھ رہی تھی جس نے اسے ڈراپ کرنے کی آفر کی تھی

"ارے کیا ہوا تم تو ڈر گئے ہوا گر اس طرح ڈرو گے تو مجھے ڈراپ کیسے کرو گے"

مسکرا کر کہتے آخر میں اس کی آنکھوں میں خون اتر آیا وہ تیزی سے اس کی طرف بڑھی گلے پر ہاتھ رکھے وہ لڑکا خوف سے پیچھے ہونے لگا وہ اس کے قریب پہنچی ہی تھی کہ کسی نے زور سے کوئی چیز اس کے سر میں دے ماری سر پر ہاتھ رکھے اس نے مڑ کر دیکھا وہ ایک لڑکا تھا جس کے ہاتھ میں لوہے کا ڈنڈا تھا اور وہ کانپ رہا تھا اس کے منہ سے خون بھی نکل رہا تھا منظر دھندلا ہونے لگا وہ جھکی پھر گھٹنوں کے بل بیٹھی اگلے ہی پل میں وہ بے ہوش ہو کر گر پڑی ہے اس لڑکے نے دوبارہ ڈنڈا مارنا چاہا مگر دوسرے نے اسے روک دیا

"اسے گاڑی میں ڈالو اور چلو جلدی کرو"

وہ لڑکا تیزی سے بائیک پر بیٹھا باقی سارے گرتے پڑتے اٹھے اسے اٹھا کر گاڑی میں ڈالا دو لڑکے گاڑی میں بیٹھے باقیوں نے بھاگ کر اپنی اپنی بائکس سٹارٹ کی تب ہی اس لڑکے کا موبائل بجنے لگا اس نے چونک کر دیکھا

"مارک کہاں ہو تم پلیز جلدی یہاں آو۔۔۔۔۔وہ مجھے تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے"

وہ ایمی تھی اور کافی گھبرائی ہوئی تھی

"ریلیکس ایمی کیا ہوا ہے تم اتنی گھبرائی ہوئی کیوں ہو میں شہر سے دور ہوں فورا نہیں پہنچ سکتا"

"تم مت آنا ہم کل بات کر لیں گے "

کچھ لمحے بعد ایمی نے اسے کہا پھر فون بند کر دیا

کم اون ایمی میں تو کب سے انتظار کر رہا تھا کہ تم مجھے بلاؤ لیکن سوری" یار میں آج نہیں اپاؤں گا کیونکہ آج مجھے تم سے زیادہ خوبصورت لڑکی مل گئی ہے بٹ ڈونٹ وری چھوڑوں گا تو میں تمہیں بھی نہیں "

حیوانی مسکراہٹ چہرے پر سجائے اس نے بائیک تقریباً اڑائی تھی

☆☆☆

گاڑیوں کی ایک لمبی قطار تھی جو دور تک پھیلی تھی گاڑیوں کے سامنے کھلا سینکڑوں میل پھیلا بڑا میدان تھا جبکہ پیچھے کی طرف گھنا جنگل تھا اس کے سامنے دو لڑکے تھے جو خوفزدہ کھڑے کبھی اسے کبھی اطراف میں دیکھتے

"کس نے کہا تھا یہ سب کرنے کو؟ "

اس نے ایک سے پوچھا

" میں نے کچھ نہیں کیا مجھے نہیں معلوم مجھے چھوڑ دو"

وہ لڑکا ہاتھ جوڑے رونے لگا وہ آگے بڑھا اور ایک جان لیوا تھپڑ اس کے
منہ پر مارا پھر دوسرا پھر تیسرا وہ لگاتار اس کے منہ پر تھپڑ برساتا رہا لڑکے
کا منہ تقریباً ٹیڑھا ہو گیا تھا ناک اور منہ سے خون نکل رہا تھا پچی زمین پر
منہ کے بل گرا وہ کراہانے لگا اس نے دوسرے کو دیکھا اس کی ٹانگیں
کانپ رہی تھیں اچانک ایک اور گاڑی وہاں رکی گاڑی کا دروازہ کھول کر
شیرف اور پال باہر نکلے تھے دونوں نے پھرتی سے گاڑی کی ڈگی سے
ایک سوٹ کیس باہر نکالا کیس کھو کر انہوں نے ایک لڑکے کو باہر نکالا
جو ہوش میں اچکا تھا اسے دبوچے اس لڑکے کے ساتھ کھڑا کیا جو
رابرٹ کے سامنے کھڑا تھا اس کے دو ادمیوں نے اس گرے ہوئے
لڑکے کو بھی اٹھا کر ان کی قطار میں کھڑا کر دیا اس نے ہاتھ کے اشارے
سے ان سب کو پیچھے ہو جانے کا کہا

"کس نے تمہیں ہائر کیا تھا؟ "

اس نے اس لڑکے سے پوچھا جس کو شیرف اور پال ابھی لے کر آئے تھے پھر اس نے باقی دونوں کو بھی دیکھا گویا ان دونوں سے پوچھ رہا ہو

اخری بار" ساتھ ہی اس نے چاقو نکال لیا اس کی آنکھوں میں سفاکیت تھی

"میں........میں بتاتا ہوں "

ان میں سے ایک بولنے ہی لگا تھا کہ ایک گولی اس کے سر میں لگی اگلی گولی دوسرے کی گردن میں اخری گولی تیسرے کے سینے میں یہ سب

اچانک ہوا تھا روبرٹ نے بے یقینی سے انہیں پھر مڑ کر اپنے پیچھے دیکھا فائر پیچھے جنگل سے کسی نے کیا تھا اس کے ادمی تیزی سے جنگل کی طرف بھاگے ایک گھٹنے کے بل جھک کر اس نے ان تینوں کو دیکھا جو مر چکے تھے غصہ ضبط کیے اس نے موبائل نکال کر ارورا کو کال کی پہلے بیل جاتی رہی مگر اس نے نہیں اٹھایا دوسری بار ملانے پر فون بند ہو گیا

"شیرف ارورا کا فون ٹریس کرو ابھی......لوکیشن دیکھو کہاں ہے وہ'

تیزی سے کہتے ہیں وہ گاڑی کی طرف بڑھا

" پورے جنگل میں پھیل جاؤ وہ جو کوئی بھی ہے اسے ڈھونڈ نکالو "

باقیوں سے کہتا ہے وہ گاڑی میں جا بیٹھا شیرف اس کے ساتھ تھا اس نے اگلے منٹ میں اروراکا فون ٹریس کر لیا تھا وہ ابھی تک شہر میں تھے اور ایک جگہ پر رکی ہوئی تھی

"مجھے پہلے ہی اروراکو روک دینا چاہیے تھا کہ جو کچھ بھی اس کے ساتھ ہو رہا ہے وہ کوئی اتفاق نہیں ہے کوئی ہے جو اسے مارنا چاہتا ہے"

تیزی سے ڈرائیو کرتے اس نے غصے سے اسٹیرنگ پر مکا مارا اسے بیس منٹ لگے تھے مطلوبہ جگہ پہنچنے تک شیرف اسے راستہ بتاتے ہوئے خود بھی پریشان لگ رہا تھا

"اس کا موبائل یہیں کہیں ہے"

گاڑی سے اتر کر شریف نے کہا رابرٹ نے اطراف میں نظر دوڑائی

سڑک کے دونوں طرف گھر تھے وہ ایک پوش علاقہ تھا جب کہ سڑک

بالکل سنسان تھی اس نے شیرف کے ہاتھ سے ٹیب لے لیا پھر وہ

سامنے کی طرف بھاگا اچانک اس کی نظر سڑک کے کنارے گرے

اوروا کے موبائل پر پڑی اس نے تیزی سے اسے اٹھایا وہ بند تھا اور

سکرین ٹوٹی ہوئی تھی

" شٹ...... کہاں ہو تم"

بے بسی سے اس نے چاروں طرف دیکھا مگر وہاں کوئی نہیں تھا

¤¤¤

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی وہ غائب دماغی سے خود کو دیکھ رہی تھی اس کی آنکھیں سیاہ گہری تھیں اس نے نظر جھکا کر اپنے ہاتھ میں موجود ہیرے کی انگوٹھی کو دیکھا اس سے پہلے کہ وہ اسے اتارتی کسی نے دروازہ بجایا اس نے چونک کر دروازے کی سمت دیکھا

"آجائیں"

کہتی وہ بیڈ کے کنارے بیٹھ گئی اس نے پیروں تک چھوتے سفید لمبے فراق کو پہن رکھا تھا لمبے بال چوٹی میں بندھے تھے وہ ممی تھی جو اندر آئی تھی چلتے ہوئے وہ اس کے ساتھ آبیٹھی

"تم خوش تو ہو نا بچے؟"

انہوں نے نرمی سے اس کا ہاتھ تھاما پہلے پہل تو وہ چونکی پھر نرمی سے مسکرائی

"جی میں خوش ہوں"

اپنا دوسرا ہاتھ ان کے ہاتھ پر رکھا ممی کے چہرے پر اطمینان سا پھیلا پھر انہوں نے مسکرا کر اس کا سر چوما

"اللہ پاک تمہیں ہمیشہ خوش رکھے فنکشن میں تم بجھی بجھی سی تھی یہ چیز تمہارے پاپا نے نوٹ کی تھی انہوں نے ہی مجھے بھیجا ہے کہ تم سے معلوم کرو کہ کہیں تم اس رشتے سے نہ خوش تو نہیں اگر ایسا ہے تو تم

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

مجھے بتا سکتی ہو ہم یہ رشتہ ختم کر دیں گے ہماری ہیر کی جہاں خوشی ہو گی "ہم وہیں اس کی شادی کریں گے

انہوں نے مسکرا کر کہا البتہ اندر سے انہیں کچھ کھٹک رہا تھا

"ممی میں بس ایک چیز چاہتی ہوں میں اگلے پانچ سال تک شادی نہیں کرنا چاہتی میں بس...."

انہوں نے یک دم ہی اس کی بات کاٹ دی

پانچ سال کہیں تم پاگل تو نہیں ہو گئی تمہارے پاپا چاہتے ہیں کہ "
تمہاری شادی دو تین ماہ تک کر دی جائے افان اور اس کے گھر والے
بھی یہی چاہتے ہیں کہ شادی جلد از جلد کر دی جائے "

انہوں نے دیکھا ہیر نے اپنے دونوں ہاتھوں ان کے ہاتھ سے ہٹا کر اپنی
گود میں رکھ لیے تھے

" میں کیا چاہتی ہوں ممی یہ بات تو آپ بھی جانتی ہیں "

اس نے گود میں رکھے اپنے ہاتھوں کو دیکھا

جو کچھ تم چاہتی ہو وہ ناممکن ہے ہیر..... تم ایک ایسے شخص کے انتظار"
"میں اپنی زندگی ضائع کر رہی ہو جو شاید مر چکا ہے

اس نے تڑپ کر ممی کو دیکھا

پلیز ممی ایسا مت کہیں میرا دل کہتا ہے وہ اج بھی زندہ ہے اسے کچھ "
"نہیں ہوا ہو گا وہ ٹھیک ہو گا

اس کی انکھوں میں نمی تیری

اکیس سال ہیر اکیس سال..... کون جانے کہ وہ ہے بھی یا نہیں سب "
کہتے ہیں کہ داؤد مرتضی مر چکا ہے جو بچے اغوا ہوتے ہیں وہ مار دیے

جاتے ہیں اگر وہ زندہ ہوتا یا بچ جاتا تو اب تک واپس آچکا ہوتا لیکن ایسا نہیں ہوا کیونکہ وہ اب نہیں ہے تم اس بات کو قبول کر لو بچے کو اب وہ نہیں رہا"

ہیر سر جھکائے بیٹھی رہی ممی کچھ دیر اسے دیکھتی رہی پھر مایوس ہو کر کمرے سے باہر چلی گئی ان کے جاتے ہی وہ تیزی سے الماری کی طرف بڑھی پٹ کھول کر اس نے اندر کپڑے ادھر ادھر کرنے شروع کر دیے اگلے منٹ میں ایک تصویر اس کے ہاتھوں میں تھی ایک 10 سالہ بچے کی تصویر وہ ٹکٹکی باندھے اسے دیکھتی رہی اس نے پلکیں جھپکائیں تصویر دھندلی ہو گئی اُس نے دوبارہ پلکے جھپکائی پانی انکھوں سے نکل کر گالوں پر پھسلا اور منظر واضح ہوا چلتے ہوئے وہ بیڈ پر ڈھیر ہو گئی تھوڑی دیر بعد اس کی سسکیاں پورے کمرے میں گونجنے لگی تھی

¤¤¤

جب اس کی آنکھ کھلی تو اس کے دونوں ہاتھ پیٹھ پر رسی سے بندے تھے وہ اوندھے منہ فرش پر پڑی تھی اس نے یاد کرنے کی کوشش کی کہ اس کے ساتھ کیا ہوا تھا آہستہ آہستہ اسے سب یاد آنے لگا سر میں ہلکے ہلکے درد کی ٹیسیں الگ اٹھ رہی تھیں گہرے سانس بھر کے اس نے خود کو ریلیکس کیا پھر آہستہ سے اٹھ بیٹھی اس نے چاروں طرف نظر ڈالی وہ ایک کمرے میں تھی کمرہ خالی تھا بس ایک کونے میں ایک میز اور اس پر ایک لیمپ رکھا جل رہا تھا دروازہ بند تھا اس نے ہاتھ کھینچے مگر وہ مضبوطی سے بندھے تھے ایسے حالات میں اسے کیا کرنا چاہیے وہ جانتی تھی زمین پر بیٹھے اس نے گھٹنے کھڑے کیے بازو بالکل سیدھے کیے اس نے دونوں

ہاتھ فرش پر ٹکائے تھوڑا سا اونچا ہو کر وہ پیچھے ہوئی اور جھک کر پوری کوشش کرتے اپنے دونوں ہاتھ ٹانگوں کے نیچے اگے کر لیے پھرتی سے دونوں ہاتھ ٹانگوں سے نکالے اس نے دونوں ہاتھ چہرے کے سامنے کیے اب وہ تیزی سے دانتوں سے رسی کھول رہی تھی اور اس میں اسے زیادہ سے زیادہ وقت نہیں لگا تھا 20 سے 25 سیکنڈ میں اس نے رسی کھول لی تھی تبھی اچانک اسے بہت سے قدموں کی آوازیں آنے لگی دونوں ہاتھ پیٹھ پر کر کے وہ دیوار کی طرف کمر کیے لیٹ گئی اور آنکھیں بند کر لی

"تم ایسے اندر نہیں جا سکتے مارک نے منع کیا ہے کہ جب تک وہ نہیں آ جاتا کوئی بھی اس کمرے میں داخل نہیں ہو گا"

"بکواس مت کرو مارک خود تو چلا گیا ہے مگر ہمیں کیوں روک رہا ہے تم سب نے آنا ہے تو آؤ ورنہ دفع ہو جاؤ"

ایک جھٹکے سے دروازہ کھول کر وہ سب اندر آئے تھے اس لڑکے نے بورڈ پر ہاتھ مار کر پورا کمرہ روشن کر دیا اور ورانے ذرا کی زرا آنکھیں کھول اپنی طرف آتے ان لڑکوں کو دیکھا ایک نے جھک کر اس کا بازو پکڑا اچانک ایک گونسا اس کی ناک پر پڑا ناک پر ہاتھ رکھے وہ پیچھے ہوا پھرتی سے پنڈلی سے بندھا چاکو نکال کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی ان سب کی سٹی گم ہو گئی

" لیٹس پلے بوائز"

مسکرا کر کہتے انہیں اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا وہ سب ایک ساتھ اس کی طرف بڑھے وہ جھکتے اور گھومتے ہوئے چاکو کسی کے پیٹ کسی کے سینے اور کسی کی گردن میں اتار رہی تھی وہ سب چلاتے ہوئے فرش پر ڈھیر ہوتے گئے کسی کا گھونسا اس کے چہرے پر پڑا تھا اس کا ہونٹ پھٹ گیا منہ سے خون نکلنے لگا کسی بھی چیز کی پرواہ کیے بغیر اس نے چاقو اپنی طرف آتے ایک لڑکے کی آنکھ میں گھسا کر چھوڑ دیا وہ ساکت ہوتا نیچے گر گیا جس نے اسے گھونسا مارا تھا اب وہ اس کی طرف بڑھنے لگی وہ نہیں نہیں کرتا پیچھے ہونے لگا دونوں ہاتھوں میں اس کے بال جکڑ کر اپنا گھٹنا اس کے منہ پر مارا اور تب تک مارتی رہی جب تک اس کا منہ ٹوٹ نہیں گیا نفرت سے اس نے چاروں طرف نظر دوڑائی تھوڑی اور ہونٹ پر لگا خون ہاتھ مار کر صاف کیا پھر انہیں پھلانگ کر دروازہ کھول کر باہر نکل گئی وہ لنگڑاتے ہوئے چل رہی تھی اسے چوٹ لگی تھی جو وہ اب محسوس

کر رہی تھی گھر سے باہر نکل کر اس نے سڑک پر کھڑے ہو کر دائیں بائیں دیکھا موبائل انہوں نے نکال کر کہیں پھینک دیا تھا اور اس کی گاڑی بھی غائب کر دی تھی وہ اس سنسان سڑک پر آہستہ آہستہ چلنے لگی اس کی سفید شرٹ پر خون لگا تھا جو اندھیرے میں سیاہ نظر آ رہا تھا اس نے تھوڑا سا فاصلہ ہی طے کیا تھا کہ اسے اپنے نام کی پکار سنائی دی

ZNZ
Zubi Novels Zone

" روبرٹ "

وہ آواز کی سمت بھاگی اس کی نظر اچانک سامنے شیرف کے ساتھ بھاگتے روبرٹ پر پڑی تھی اس نے ابھی تک ارورا کو نہیں دیکھا تھا

" روبرٹ "

وہ پھر چلائی روبرٹ نے رک کر سامنے دیکھا وہ سامنے کھڑی تھی

" ارورا"

وہ تیزی سے اس کی طرف بھاگا

"تم ٹھیک ہو کیا ہوا تھا تمہیں......اوخدایا تم ٹھیک ہو"

اس کا چہرہ ٹٹولتے اس نے نرمی سے اسے خود سے لگایا اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا اس کے سینے سے لگی وہ اس کی دھڑکن سن رہی تھی اس کے کپڑے بھی گندے ہو گئے تھے اسے چوٹ لگی تھی

"شیرف گاڑی لے کر آؤ"

اسے سامنے کرتے اس نے شریف کو کہا وہ سر ہلاتا پیچھے کی طرف بھاگا روبرٹ نے اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے

" میں یہ نہیں پوچھوں گا کہ تم نے ان کے ساتھ کیا کیا میں بس یہ پوچھوں گا کہ وہ کون لوگ ہیں جو تمہاری جان کے دشمن بن چکے ہیں"

" وہ کچھ لڑکے تھے انہوں نے مجھے راستے میں گھیر لیا میں ان کو نہیں جانتی کہ وہ کون تھے مگر وہ مجھے مارنے کی نیت سے نہیں کسی اور وجہ سے لے گئے تھے "

پھر اس نے کندھے اچکائے

" ائی ڈونٹ کیئر کہ وہ مر چکے ہیں"

گاڑی ان کے پاس اکے رکی اس کا ہاتھ پکڑے اس نے اسے گاڑی میں بٹھایا پھر خود بھی گھوم کر دوسری طرف اس کے ساتھ ابیٹھا

"کوئی اتنا خطرناک کیسے ہو سکتا ہے مجھے یقین نہیں اتا"

اسے روبرٹ کی اواز سنائی دی اس نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا اور وہ بالکل سنجیدہ تھا

" جب آپ کے ساتھ کوئی ایسا شخص کھڑا ہو جس کے ساتھ کھڑے ہو کر آپ کو کسی کا ڈر نہ ہو تو آپ سمجھیں کہ یہ بہادری آپ کو اسی کی وجہ سے ملی ہے جن سے ہم محبت کرتے ہیں ان کے لیے ہم خطرناک کام کر جاتے ہیں "

وہ ہلکا سا مسکرائی پھر سامنے دیکھنے لگی روبرٹ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ہاتھوں میں لے لیا

"تم میری ہو اور تم صرف میری ہی رہو گی تمہیں کوئی اب نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا تو دیکھنا میں اس کے ساتھ کیا کرتا ہوں"

وہ بس خاموش ہو گئی پھر اس نے تھک کر سیٹ کی پشت سے سر ٹکا دیا اور آنکھیں بند کر لیں اس کا ہاتھ ابھی تک روبرٹ کے ہاتھ میں تھا اسے دیکھتے روبرٹ نے بھی آنکھیں بند کر لی تھی

☆☆☆

صوفے پر بیٹھے وہ سامنے کھڑے اس شخص کو دیکھ رہی تھی جو بیڈ پر بکھرے گنز کے ڈھیر کو جوڑ رہا تھا ان سب کے پرزے الگ ہوئے پڑے تھے

"اور کتنے لوگ ہیں جنہیں تم مارنا چاہتے ہو؟"

گنز کو جوڑتا ہاتھ رکا اس نے مڑ کر سامنے بیٹھی لڑکی کو دیکھا وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی

"تمہارے دو مجرم رہتے ہیں میرے کتنے دشمن ہیں جنہیں میں مارنا چاہتا ہوں فلحال میں نے گنے نہیں آج رات ایک مر جائے گا اور دوسرا۔۔۔۔"

وہ رکا پھر سر جھٹک کر دوبارہ اپنے کام میں مشغول ہو گیا

"اور دوسرا۔۔۔۔!"

وہ اٹھ کر اس کے پیچھے اکھڑی ہوئی

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

" دوسرا نہیں دوسری اور آخری"

وہ بنا پلٹے بولا تھا کام سے فارغ ہو کر اس نے ایک قدم ہی اٹھایا تھا کہ اگلے الفاظ نے اس کے قدم زنجیر کر دیے

"کیا تم مجھے اپنی کہانی سناؤ گے داؤد؟"

اس نے پلٹ کر سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھا اس کی آنکھوں میں دلچسپی جیسا کوئی تاثر نہیں تھا

"تم سن نہیں پاؤ گی اور نہ ہی میں سنانا چاہتا ہوں اگر میرا دل مانا تو سب

کچھ بتا دوں گا ورنہ سمجھنا یہ دل تو کب کا مردہ ہو چکا"

کہہ کر وہ الماری کی طرف بڑھ گیا اندر سے ایک سوٹ کس نکال کر

اب وہ گنز اس میں ترتیب سے رکھ رہا تھا وہ خاموشی سے اسے دیکھتی

رہی اور پھر رات کو انہوں نے اپنا چوتھا شکار بھی کر لیا وہ داؤد مرتضی تھا

اور وہ 21 سال بعد بھی زندہ تھا

☆☆☆

اس کا نشانہ کافی اچھا تھا توقع کے مطابق وہ ان تینوں کو مارنے میں

کامیاب ہو گئی تھی شوٹ کرنے کے بعد وہ بائک پر بیٹھی اور ان لوگوں

کے آنے سے پہلے ہی وہاں سے غائب ہو گئی روبرٹ اس پر شک کرنے

لگا تھا اسے جلد از جلد سب ختم کرنا تھا اگر روبرٹ کو معلوم ہو گیا کہ اروراکو مارنے کی وہ سر توڑ کوشش کر رہی ہے تو وہ کھڑے کھڑے اسے شوٹ کر دیتا اس نے ایک فلائیٹ لے رکھا تھا جس کو وہ ضرورت کے تحت استعمال کرتی تھی فلائیٹ میں پہنچ کر اس نے اپنی گن ٹھکانے لگائی فریش ہو کر وہ واپس جانے کے لیے تیار ہو گئی زیادہ دیر غائب رہ کر وہ رابرٹ کی نظروں میں مزید آسکتی تھی لفٹ میں داخل ہوتے اس نے موبائل نکال کر ایک نمبر ملایا دوسری بیل پر فون اٹھالیا گیا

" اگلے مہینے کی چھ تاریخ کو صبح کے چھ بجے تیار رہنا "

رک کر دوسری طرف کی بات سنی پھر ٹھیک ہے کہتے فون بند کر دیا جب وہ واپس پہنچی تو وہاں روبرٹ نہیں تھا آدھے گھنٹے تک انتظار کرنے

کے بعد روبرٹ آیا تھا اس کے ساتھ اورا کو دیکھ کر اس کا خون کھول اٹھا وہ تیزی سے ان کے پاس پہنچی

" اورا۔۔۔ کیا ہوا؟ کیا تم ٹھیک ہو ارے تمہیں تو چوٹ لگی ہے "

روبرٹ اسے نظر انداز کیے اورا کو لیے لفٹ میں داخل ہو گیا اسے کمرے میں پہنچانے کے بعد وہ کھولتا ہوا روزلی کے سر پر پہنچا تھا ایک زوردار تھپڑ اس گے گال پر دے مارا وہ عورتوں پر ہاتھ نہیں اٹھاتا تھا مگر جو سامنے کھڑی تھی اسے وہ جان سے مار دینا چاہتا تھا

" کیوں اسے مارنا چاہتی ہوں آخر کیوں"

گلے سے پکڑے اسے پیچھے کی طرف لے جانے لگا

"یہ۔۔۔۔۔یہ۔۔۔۔تم کیا کہہ رہے ہو میں بھلا کس کو مارنا چاہوں گی"

دونوں ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھے وہ گھٹی آواز میں بولی

"جھوٹ مت بولا تم ارورا کو مارنا چاہتی ہو میں پوچھ رہا ہوں کہ کیوں"

وہ غرایا پھر جھٹکے سے اس کی گردن چھوڑی دیوار کے ساتھ لگی وہ سفید چہرہ اس پر ٹکائے کھڑی تھی

میں۔۔۔۔۔میں بھلا۔۔۔۔۔۔کیوں مارنا چاہوں گی اسے تمہیں "
کسی نے جھوٹ کہا ہے میں سچ کہہ رہی ہوں روبرٹ میں نے کچھ نہیں
"کیا تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے

اس کی آنکھوں میں پانی بھرنے لگا روبرٹ یک دم نرم پڑا اسے صرف
شک تھا کہ روزلی ایسا کر رہی ہے مگر اسے دیکھ کر لگ نہیں رہا تھا کہ وہ
ایسا کر سکتی ہیں اور پھر وہ ارورا کو کیوں مارنا چاہے گی نہ وہ ایک دوسرے
کے دشمن ہیں نہ ہی کوئی اور وجہ تھی جو اس وقت اس کے ذہن میں آتی

تو پھر کون اسے مارنا چاہتا ہے میں نے تمہیں کہا تھا کہ اسے ڈھونڈو مگر "
"تم ابھی تک اسے نہیں ڈھونڈ پائی

وہ اس کے کافی نزدیک کھڑا تھا سر اٹھائے وہ کھوئے ہوئے حواسوں سے اسے دیکھے گئی اس کی بات پر اس نے کوٹ کی جیب سے ایک لفافہ نکال کر اس کے سامنے کیا

"یہ ہیں وہ لوگ جو اسے مارنا چاہتے ہیں "

روبرٹ نے اسے دیکھتے خاکی لفافہ اس کے ہاتھ سے لے لیا تیزی سے لفافہ چاک کر کے اندر موجود تصویریں نکالیں

"یہ جوف ہے اور یہی اسے مارنا چاہتا ہے یہ ایک سائیکو ہے اور یہ لڑکیوں کا شکاری ہے خوبصورت لڑکیوں کا شکاری۔۔۔۔اور اکتنی

خوبصورت ہے روبرٹ۔۔۔تم اور میں بلکہ ہم سب یہ بہت اچھی طرح جانتے ہیں"

اس کی بات سنتے وہ اس تصویر کو دیکھنے لگا باقی تصویریں اس کے خاص آدمیوں کی تھیں

"کہاں ملے گا یہ؟ "

اس کی آنکھوں میں غور سے دیکھا

"یہ ملک سے باہر چلا گیا ہے یہ نہیں معلوم کہ کب واپس آئے گا تم فکر مت کرو اس کے آنے کی خبر سب سے پہلے تمہیں معلوم ہو گی"

وہ جھوٹ بول رہی تھی سر ہلا کر وہ پیچھے ہوا

"اگر یہ جھوٹ ہوا تو یاد رکھنا میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا"

کہہ کر تیزی سے مڑ گیا

" میں بھی یہی چاہتی ہوں کہ تم کبھی نہ چھوڑو مجھے "

اس نے اپنا پورا پلین ترتیب دے لیا تھا مسکرا کر اس نے اپنا ہاتھ گال پر رکھا جہاں روبرٹ کی انگلیوں کے نشان تھے وہ پاگل ہو جانے کے قریب تھی

☆☆☆

ترتیب سے لگے بیسنوں میں ایک پر جھکے وہ چہرے پر پانی کے چھینٹے مار رہا تھا منہ دھونے کے بعد آئینے میں خود کو دیکھتے اس نے جیب سے رومال نکال کر گیلا چہرہ صاف کیا وہ جانے کے لیے مڑا ہی تھا کہ اس کی نظر دوسرے آئینہ پر پڑی جہاں

now or never

لکھا تھا۔۔۔۔ سرخ رنگ سے۔۔۔۔ قریب جا کر بھوئیں سکیڑے ان الفاظ کو دیکھا۔۔۔ ہاتھ بڑھا کر انگلی سے ان لفظوں کو چھوا پھر ناک کے قریب لے جا کر سونگھا وہ لپسٹک کی خوشبو تھی وہ حیران ہوا

خطرے کی گھنٹی دماغ میں بجنے لگی اچانک اسے ہیل کی ٹک ٹک سنائی دی
اس نے چونک کر دائیں طرف بیرونی دروازے کی طرف دیکھا وہ ایک
لڑکی تھی سیاہ جینز پر سفید شرٹ اور اوپر لمبا سرخ کوٹ پیروں میں سیاہ
لمبی ہیل تھی اس کے بال بھورے تھے اس کی سرخ ہونٹوں پر پر اسرار
مسکراہٹ تھی اس نے ہاتھ اٹھا کر اسے اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا وہ
تیزی سے اس کی طرف بڑھا اس کو اپنی طرف آتا دیکھ کر وہ دروازہ
کھول کر باہر نکل گئی دروازہ بند ہو گیا تیزی سے دروازے کے قریب
پہنچ کر اس نے دروازہ کھولا اور باہر نیم روشن راہداری میں نکل آیا وہاں
کوئی نہیں تھا اسے دوبارہ ہیل کی ٹک ٹک سنائی دی اس نے گردن موڑ
کر بائیں طرف دیکھا وہ لڑکی راہداری کے آخری سرے پر کھڑی تھی
اسے اپنی طرف دیکھتا پا کر اس لڑکی نے افسوس سے اسے دیکھا جیسے کہہ
رہی ہو کہ کتنے ڈرپوک ہو تم وہ تیزی اس کی طرف بھاگا مگر وہ لڑکی اس

سے پہلے ہی وہاں سے جا چکی تھی جس طرف وہ مڑی تھی وہاں دونوں طرف کمرے تھے وہ کس کمرے میں گئی ہوگی وہ سوچنے لگا آخر وہ کون تھی یہی سوچ کر وہ آگے کی طرف چلنے لگا اس نے دس قدموں کا فاصلہ ہی طے کیا تھا کہ اچانک ایک دروازہ کھلا اور دو لوگوں نے جھپٹ کر اسے کمرے میں گھسیٹ لیا سامنے وہ لڑکی ایک صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھی تھی اس کے ہاتھ میں ایک سگریٹ سلگ رہا تھا ایک گہرا کش لے کر دھواں فضا میں چھوڑتے اس نے بچا ماندہ سگریٹ ایش ٹرے میں مسل دیا اس کے دونوں آدمی ابھی تک اس شخص کو پکڑے کھڑے تھے

"کون ہو تم اور مجھے کیوں پکڑ رکھا ہے؟"

وہ آدمی اسے دیکھتے ہوئے بولا تھوڑی دیر پہلے والی گھبراہٹ غائب ہو گئی تھی البتہ ماتھے پر پسینے کے قطرے چمک رہے تھے اس لڑکی نے کوئی جواب نہ دیا بلکہ مسکرا کر ایک کارڈ اور کچھ پیپرز اپنے سامنے میز پر رکھے اسے شخص نے چہرہ آگے کر کے ان صفوں پر نظر ڈالی کارڈ پر اس کی تصویر تھی اور پیپرز۔۔۔۔۔۔

"یہ سب کیا بکواس ہے چھوڑو مجھے"

یکدم ہی وہ غصہ ہوا چہرے پر چار سو والٹ کے جھٹکا لگنے کے بعد کا منظر تھا

"رئیلی کیا یہ واقعی میں بکواس ہے"

وہ ہنسی کمرے میں جلترنگ سی بجی تھی اس شخص نے جھٹکے سے اپنے دونوں بازو چھڑوائے ایک لمحہ ضائع کیے بغیر اس نے اطراف میں کھڑے دونوں لڑکوں پر ایک ساتھ حملہ کیا وہ دونوں اچھلتے ہوئے پیچھے ہوئے اس سے پہلے کہ وہ دوبارہ حملہ کرتا وہ دونوں کسی چیتے کی طرح اس پر جھپٹے اور لاتوں گھونسوں کی بارش کردی کم تو وہ بھی نہیں تھا لاتے اور گھونسے تو وہ بھی ان پر برسا رہا تھا مگر وہ نہیں جانتا تھا کہ کن لوگوں سے اس کا واسطہ پڑ چکا ہے ان دونوں نے اسے بری طرح زخمی کردیا تھا گھٹنوں کے بل بیٹھے وہ بمشکل سانس لے رہا تھا سوفے سے اٹھ کر وہ اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی اچانک اس شخص نے اسے پیٹ میں گھونسا مارنا چاہا تھا مگر وہ پھرتی سے دائیں طرف گھومی۔ گھومتے ہی اس نے ہیل والا پیر اس کے سر میں مارا دونوں لڑکے جو اس کی طرف

بڑھنے ہی لگے تھے کہ رک گئے اسے شخص کے سر سے خون نکل رہا تھا لمبی باریک ہیل اس کی کنپٹی میں کسی گولی کی طرح گھسی تھی فرق صرف یہ تھا کہ گولی آر پار ہو جاتی ہے جبکہ اس کی ہیل اندر گھسی ہوئی تھی ایک جھٹکے سے اس نے اپنا ہیل والا پیر واپس کھینچا اس شخص کی ساکت پتلیوں سے خون نکلنے لگا تھا اگلے ہی لمحے وہ منہ کے بل اس کے سامنے گرا ایک گھٹنے کے بل بیٹھ کر اس نے اس شخص کے بالوں کو مٹھی میں دبوچ کر اس کا بے جان چہرہ سامنے کیا

روسی حکومت کو کتنا نقصان ہو گیا انہوں نے اپنا قیمتی جاسوس کھو دیا"

"

اس کے بالوں کو چھوڑ کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی اس کی نیلی آنکھوں میں ہلکا سا افسوس ابھرا اشیرف اور پال نے ایک دوسرے کو دیکھتے اس کی بات پر مسکراہٹوں کا تبادلہ کیا

"تم دونوں کے دانت کیوں نکل رہے ہیں اسے ٹھکانے لگاؤ اور جگہ صاف کرواتنی آسانی سے یہ مرے گا مجھے نہیں معلوم تھا"

ZNZ Zubi Novels Zone

انہیں لتاڑتے ارورا کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکل گئی اس کا رخ لفٹ کی جانب تھا مطلوبہ فلور پر پہنچ کر اس کے ایک کمرے کا دروازہ کھولا سامنے کا منظر دیکھ کر وہ حیران ہوئی اور جس بات نے اسے مزید حیران کیا وہ یہ تھی

"چلے جاؤ ابھی اور اسی وقت یہاں سے نکل جاؤ"

روبرٹ اپنے سامنے کھڑے شخص کو کہہ رہا تھا اس کی بات پر وہ شخص تیزی سے گھوما ایک نظر سامنے کھڑی حیران نظر آتی لڑکی پر ڈالی پھر تیزی سے سائیڈ سے ہو کر باہر نکل گیا

"اسے کیوں جانے دیا"

"وہ جاسوس نہیں تھا "

کہتے ہوئے صوفے پر جا بیٹھا

"مجھے بے وقوف سمجھتے ہو"

اس کے سامنے والے صوفے پر بیٹھے وہ بولی وہ لمحہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا رہا پھر ہاتھ اٹھا کر کمرے میں موجود باقی لوگوں کو باہر جانے کا اشارہ کیا ان کے باہر نکلتے ہی وہ اٹھا اور اس کے سامنے آ کھڑا ہوا وہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی ہیل پہننے کے باوجود وہ اس سے چند انچ نیچے کھڑی تھی اور سر اٹھا کر اسے دیکھ رہی تھی

"بے وقوف نہیں بیوی سمجھتا ہوں تمہیں یاد ہے تقریبا تین سال پہلے میں نے ایک پیپر پر تم سے سائن کروائے تھے"

اس کے چہرے پر عجیب سی مسکراہٹ پھیلی جسے ارو رانہ سمجھی سے دیکھ رہی تھی اس کی بات پر سر ہلایا

" ہاں کروائے تو تھے"

"وہ میرج پیپرز تھے"

اس کی آنکھوں میں ابھرتی حیرانی دیکھتا وہ کافی محفوظ ہو رہا تھا

کیا کہا"اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا"تم میری بیوی ہو"اس کے" دونوں ہاتھ پکڑ کر اپنے سینے پر رکھے

تم مذاق کر رہے ہو ایک منٹ پچھلے تین سالوں سے میں تمہاری "
" بیوی ہوں اور مجھے معلوم تک نہیں ہے واؤ اٹس کول

وہ ایک دم ہنس پڑی پھر اس کی آنکھوں میں جھانکا

"تم کون ہو رابرٹ؟"

کیا وہ واقعی میں اسے نہیں جانتی تھی رابرٹ نے اس کا ایک ہاتھ سینے سے ہٹا دیا وہی ہاتھ اونچا کر کے اس کے گلابی ہتھیلی پر اپنے ہونٹ رکھے

"جو تم سمجھو "

وہ عجیب سی کیفیت میں گھری کھڑی تھی اسے شک تو تھا کہ وہ میرج پیپر تھے مگر اس نے اس سے کبھی پوچھا نہیں تھا اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی کسی نے ایک جھٹکے سے دروازہ کھولا دونوں نے بیک وقت دروازے کی سمت دیکھا

"روبرٹ نیچے وہ۔۔۔۔۔"

روزلی کی پوری بات سنتے ہی وہ دونوں تیزی سے اس کے سامنے سے کمرے سے باہر نکل گئے وہ تینوں ہی لفٹ میں اکٹھے سوار ہوئے تھے روزلی کا بس نہیں چل رہا تھا اورا کو کہیں غائب کر دے لفٹ پہلے فلور پر رکی تھی روزلی کے باہر نکلتے ہی روبرٹ نے اورا کو روک کر اسے

لفٹ کی دیوار کے ساتھ لگالیا دونوں ہاتھ اس کے بائیں دائیں دیوار پر رکھے

"یہاں کسی کا اعتبار مت کرنا یہ سب جھوٹے ہیں"

دور جاتی روزلی نے مڑ کر اس منظر کو چبھتی ہوئی نگاہوں سے دیکھا تھا اطراف کی چیخ و پکار بند ہو گئی تھی یا پھر اسے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا اس نے بڑے سے ہال پر نظر ڈالی سامنے جوف چہرے پر جوکر کا ماسک چڑھائے اندر فائرنگ کر رہا تھا گولیاں کسے لگ رہی تھیں وہ نہیں دیکھ رہا تھا اس کے آدمی ہر طرف بکھرے تباہی پھیلا رہے تھے چہرہ دوبارہ موڑ کر روبرٹ کو دیکھتے اس نے اپنی گن نکالی وہ دونوں لفٹ سے باہر نکل آئے تھے

" کسی کو مت چھوڑنا"

تیش میں ایر پیس پر انگلی رکھتے کہا جسے اس کے سارے آدمیوں نے بیک وقت سنا

"تم میرے ساتھ رہو گی"

اچانک اس نے ارورا کا ہاتھ پکڑ لیا

" کم آن روبرٹ کچھ نہیں ہو گا"

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ہاتھ چھڑوا کر اپنی گن نکالی اس کے ہاتھ میں رجل ایس ار 22 تھا پھر وہ دائیں طرف بھاگی رابرٹ نے اسے جاتے دیکھا اور پھر اسی راستے پر اسے جوف نظر آیا روبرٹ نہیں جانتا تھا کہ وہ کون ہے وہ بس اس کو دیکھ رہا تھا اپنی طرف بڑھتے آدمیوں کو وہ بنا دیکھے فائر کر رہا تھا اس کے قدم خود بخود جوکر کی طرف اٹھ رہے تھے جوکر نے بھی اسے دیکھ لیا تھا اس نے فائیر نگ بند کر دی تھی جوکر نے اسے دیکھتے اچانک اپنے سامنے سے گزرتی لڑکی کو دیکھا ایک منٹ کی وہ واقعی میں ایک لڑکی تھی یا پھر کوئی اپسرا یا پھر پری اگر تھی تو پھر انسانوں کی دنیا میں کیا کر رہی تھی اسے تو دوسری دنیا میں ہونا چاہیے اس کا گن والا ہاتھ خود بخود ارورا کی طرف اٹھا وہ اسے دوسری دنیا میں بھیجنا چاہتا تھا روبرٹ نے اس کے اٹھتے ہاتھ کو دیکھا اور پھر ارورا کو تیزی سے بھاگتے اس نے جوکر کے گن ہوئے اس نے گن چھوڑ دی والے ہاتھ پر گولی چلا دی کراہاتے

"اروراـــ"

وہ رکیـــــ پلٹیـــــ رابرٹ تیزی اس کے قریب آیا اس نے ایک اور گولی چلنے کی آواز سنی وہ گولی روزلی نے ارورا پر چلائی تھی ارورا نہیں دیکھ سکی تھی لیکن وہ گولی ارورا کو نہیں روبرٹ کو لگی تھی وہ اسے بچانے کے لیے سامنے آگیا تھا ارورا نے پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھا تھا وہ اس کے سامنے ہلکا سا جھکا گولی بازو پر لگی نکل گئی تھی وہ تینوں اپنے چاروں طرف باہر کی طرف بھاگتے بہت سے قدموں کی آوازیں سن سکتے تھے روزلی نے دیکھا جوف اپنے آدمیوں کو یہاں سے نکلنے کا کہہ رہا تھا اس کے بہت سے آدمی مارے جا چکے تھے

"کیا تم ٹھیک ہو "

اوروا نے اسے کندھوں سے پکڑ کر سہارا دیا "چلو یہاں سے "روبرٹ نے اس کی کلائی پکڑی اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھا

"شیرف پال اوروا کو کور کرکے یہاں سے نکلو"

اسے ان کی طرف دھکیلا جو اس کی طرف آرہے تھے

" رابرٹ تم بھی ساتھ چلو"

" میں اجاؤں گا میری فکر مت کرو لے کر جاؤ اسے گو گو گو"

اسے کہتا ہے وہ ساتھ کھڑے شیرف اور پال پر چلایا وہ دونوں اسے کہنی سے پکڑے باہر کی طرف بھاگے اس کے اوجھل ہونے کے بعد اس نے گردن موڑ کر دائیں طرف کھڑے جوف کو دیکھا جو ماسک والے چہرہ ایک طرف جھکائے اسے ہی دیکھ رہا تھا وہ اس کی طرف بڑھا ہی تھا کہ رک گیا کیونکہ جوف کے پیچھے سے دو لڑکے نکل کر اس کے سامنے آئے تھے دونوں لڑکوں نے باری باری اپنی جیکٹ کی زپ کھول دی پھر اسے دیکھ کر مسکرائے اس دماغ سائیں سائیں کرنے لگا اچانک اسے گولی چلنے کی آواز آئی اس نے گردن موڑ کر دیکھا روزلی اپنی کلائی دوسرے ہاتھ سے پکڑے ضبط کرنے کی کوشش کر رہی تھی اس نے اپنے ہاتھ پر گولی چلائی تھی جس میں سراخ ہو چکا تھا اور اس میں سے بھل بھل نکلتا خون فرش کو سرخ کرتا جا رہا تھا وہ تیزی سے اس کی

طرف بھاگا اس کا ہاتھ پکڑ کر وہ باہر کی جانب لپکا جوف نے انہیں جاتے
لمحے وہ بھی وہاں سے غائب ہو گیا دیکھ کر ایک زوردار قہقہہ لگایا اگلے
روزلی کو لے کر وہ گاڑی تک پہنچا ہی تھا کہ اسے پولیس اندر کی طرف
جاتی دکھائی دی جو وہاں پہنچ چکی تھی اس کی سانسیں رکی تھی وہ ان کو
اندر جانے سے روکنا چاہتا تھا روزلی کو وہیں رکتنے کا کہہ کر وہ ان کی
طرف بڑھا اور پھر اچانک ایک زوردار دھماکہ ہوا اس کی آنکھیں
چندھیاں گئیں اور وہ خود اڑتا ہوا پیچھے کی طرف گرا اس کا سر کسی چیز
سے ٹکرایا تھا اس نے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا دیکھتے ہی
دیکھتے اس کا ذہن تاریکی میں ڈوب گیا

☆☆☆

"یہ دیکھو ہیر میں تمہارے لیے کیا لایا ہوں"

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

دس سالہ داؤد نے اپنے پیچھے چھپے دونوں ہاتھ آگے کیے اس کے ہاتھ میں ڈھیر سارے رنگ برنگی پھولوں کو دیکھ کر ہیر منہ پر ہاتھ رکھے ہسنے لگی

ارے تم ہنس کیوں رہی ہو یہ پھول لو نا یہ میں تمہارے لیے توڑ کر لایا"

"ہوں

اس کو ہنستے دے کر وہ تھوڑا خفا ہوا تھا ایک تو وہ اتنی دور باغ میں اکیلے اس تیز دھوپ میں گیا اتنی ساری محنت کے بعد اس کے لیے پھول توڑ کر گلدستہ بنایا پھر واپس بھی پیدل آیا کیونکہ اس کے سائیکل اسے دغا دے کر پنکچر ہو گئی تھی وہ خفا نہ ہوتا تو اور کیا کرتا

"میری چاکلیٹ کہاں ہے؟"

ہنسی روک کر اس نے پھول لے لیے جوابا داؤد نے مسکرا کر شرٹ کی جیب سے چاکلیٹ نکال کر اس کی طرف بڑھائی

"یہ سب سے بڑی والی چاکلیٹ ہے جو میں اپنے فرج سے نکال کر لایا ہوں صرف تمہارے لیے میں نے اتنی محنت کی ہے "

دونوں بازو سینے پر باندھے اس نے ایسے کہا جیسے جنگ جیت کر آیا ہو اس کی بات سنتے ہوئے ہیر نے جلدی سے چاکلیٹ کھولی اور منہ میں ڈالی اور وہ خاموشی سے دیکھنے لگا

"کھاؤ گے"

اچانک ہیر کو یاد آیا کہ وہ بھی کھڑا ہے اور اسے ہی دیکھ رہا ہے (ارے بھائی چاکلیٹ کھاتے ہوئے) اس نے نفی میں سر ہلایا

" اوکے ایز یو وش "

اگلے منٹ میں پوری چاکلیٹ ختم ہو گئی تھی

داؤد ہیر تم دونوں اتنی گرمی میں یہاں کیا کر رہے ہو چلو اندر چلو"

شاباش"

ان دونوں نے بیک وقت گردن موڑی داود کی امی لاونج کا دروازہ کھول کر ان کی طرف آ رہی تھی وہ دونوں لان میں کھڑے تھے "چچی " یہ دیکھیں داؤد نے مجھے پھول دیے ہیں آج میری برتھ ڈے ہے نا

وہ جوش سے خوش ہوتے ان سے بولی

"ارے واہ یہ تو بہت پیارے ہیں"

انہوں نے مسکرا کر اس کا گال تھپکا وہ کھلکھلا کر اندر بھاگ گئی

"کیا ہوا داؤد ایسے کیوں کھڑے ہو اندر چلو باہر بہت گرمی ہے"

وہ جو سنجیدہ صورت بنائے کھڑا تھا ان کی بات پر مسکرایا

"نتھنگ مام چلیں اندر چلتے ہیں"

مگر وہ اندر نہیں گئی بلکہ پنجوں کے بل اس کے سامنے بیٹھیں

" پھر میرا بیٹا اتنا سنجیدہ کیوں ہے اگر کوئی بات ہے تو مجھے بتاؤ بیٹے "

اس کے دونوں ہاتھ تھام کر انہوں نے استفسار کیا

" کل میرا ٹیسٹ ہے امی اور مجھے کچھ بھی نہیں آتا"

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اس نے معصومیت سے کہا وہ ہنس پڑی

" اس میں اتنا پریشان ہونے والی کیا بات ہے میرا بیٹا تو بہت ذہین ہے بہت ٹیلنٹڈ ہے اپنا راستہ بنانا اور ہر مشکل کو پاٹنا اسے آتا ہے یہ ٹیسٹ تو اس کے سامنے کچھ بھی نہیں ہے "

انہوں نے اس کا گال تھپک کر اسے یاد دلایا کہ وہ کون ہے ان کی بات پر داؤد کے خوبصورت چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئ "جی امی" اس نے تابداری سے سر ہلایا وہ اٹھ کھڑی ہوئی پھر اس کا ہاتھ تھم کر اندر کی طرف بڑھی جب کہ داؤد پھر سے کسی گہری سوچ میں ڈوب گیا تھا کیا میں امی کو بتا دوں ان لوگوں کے بارے میں اس نے چلتے چلتے ماں کو

دیکھا بعد میں بتادوں گا پہلے میں خود پتہ کروں گا کہ وہ کون لوگ ہیں

ایک خیال آیا تھا اس کے ذہن میں ہاں وہ کچھ بھی کر سکتا ہے اس کا ذہن

تیزی سے چلنے لگا تھا

☆☆☆

کچن میں کھڑی وہ کافی بنا رہی تھی کہ اسے کچھ آواز سنائی دی اس نے

خوفزدہ نظروں سے بیرونی دروازے کی طرف دیکھا یہ اوپن کچن تھا

بیرونی دروازہ دائیں طرف تھا جو کچن سے صاف نظر آتا مگ شیلف پر

رکھ کر وہ محتاط قدم اٹھاتی کچن سے باہر نکلی کوئی دروازہ کھولنے کی

کوشش کر رہا تھا دروازہ لوکڈ تھا پچھلے کچھ دنوں سے وہ گھر کے تمام

دروازے کھڑکیاں بند کر کے رکھنے لگی تھی گھر سے نکلنا بھی اس نے

ترک کر دیا تھا دروازے کو دیکھتے اس کے جسم میں ایک سنسنی سی دوڑ

گئی کہیں وہ لڑکی دوبارہ تو نہیں آگئی اس نے تھوک نگل کر سوچا اس میں

اتنی ہمت ہی نہیں تھی کہ پولیس کو کال کر کے ساری صورت حال سے اگاہ کرتی جس میں وہ پھنسی ہوئی تھی مگر وہ ایسا نہیں کر سکتی تھی کچھ بعید نہیں کہ پولیس میں رپورٹ لکھوانے کے بعد پولیس انہیں کیا ڈھونڈتی وہ لوگ اس کو ڈھونڈ نکالتے وہ اتنی ڈرپوک تھی یہ بات وہ اب جان پائی تھی اچانک دروازے کے ساتھ ہوتی چھیڑ چھاڑ بند ہو گئی اس کا سانس بھی بند ہوا کیا وہ لوگ دروازہ توڑنے والے ہیں وہ دو قدم پیچھے ہوئی اسے قدموں کی آواز آرہی تھی وہ جو کوئی بھی تھا واپس جا رہا تھا تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے کی ہول سے جھانکا وہاں کوئی نہیں تھا اور جو تھا وہ دیوار پھلانگ کر واپس جا چکا تھا وہ وہیں دروازے کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئی کیا اس کی زندگی ایسے ڈرتے ڈرتے لوگوں سے چھپتے گزرے گی اس نے تکلیف سے آنکھیں موند لیں

☆☆☆

" پال گاڑی روکو"

ارورانے تیز لہجے میں کہا گاڑی ایک جھٹکے سے رکی

" واپس چلو ہمیں روبرٹ کو اکیلے چھوڑ کر نہیں آنا چاہیے تھا"

وہ بار بار اس کا نمبر ملا رہی تھی مگر اس کا فون بند جا رہا تھا

باس کا حکم ہے کہ آپ کو واپس لے جائیں ڈونٹ وری ان کو کچھ نہیں
" ہو گا آپ جانتی ہیں

پال نے گردن موڑ کر اس کی طرف دیکھا شیرف اس کی ساتھ والی
سیٹ پر بیٹھا تھا اس کے ہاتھ میں ٹیب تھا ٹیب میں کچھ دیکھتے اس نے

سفید پڑتے چہرے کے ساتھ پال کا کندھا پکڑا اروراپال کی بات سننے کے بعد گاڑی سے باہر نکل آئی تھی اس کے چہرے پر پہلی بار پریشانی جھلکی تھی ٹیب میں نیوز چل رہی تھی اس بلڈنگ میں دہشت گردوں نے خود کش دھماکہ کیا تھا ہر طرف آگ لگی تھی لوگوں کی چیخ وپکار پولیس کی افراتفری ایک کہرام سامچا تھا دونوں نے بیک وقت باہر کھڑی اروراکو دیکھا جو گاڑی سے ٹیک لگائے کسی گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی اچانک ایک تیز رفتار بائیک اس کے سامنے رکی وہ تیزی سے سیدھی ہوئی بائک پر موجود شخص نے ایک کاغذ اس کی طرف بڑھایا

"کون ہو تم؟"

"اس نے کاغذ کی طرف ہاتھ بھی نہیں بڑھایا" اجنبی ہوں

تیزی سے اس کا ہاتھ پکڑ کر وہ کاغذ تھمایا اور بائک اڑا کر لے گیا اس کے چہرے پر ہیلمیٹ تھا اور وہ اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکی تھی اس نے تیزی سے وہ مڑا تڑا کاغذ کھولا

"آپ کی جان خطرے میں ہے جو آپ کو مارنا چاہتا ہے وہ آپ کے اپنوں میں سے ہے اپنی آنکھیں اور ذہن کھلی رکھیں"

اس نے چہرہ موڑ کر اس طرف دیکھا جس طرف وہ گیا تھا پھر اس نے فرنٹ سیٹ پر بت بنے بیٹھے شیرف اور پال کی طرف دیکھا تیزی سے دروازہ کھول کر اس نے شیرف کے ہاتھ سے ٹیب لے لیا کیونکہ وہ اسی پر نظر جمائے بیٹھے تھے ٹیب پر موجود خبر کو دیکھتے ہی اس کے پیر بے

جان ہونے لگے دماغ میں آندھیاں سی چلنے لگی تیور اکرپال کو گریبان سے پکڑ کر باہر نکالا اور ٹیب اس کے سینے پر دے مارا جسے اس نے بروقت پکڑا تھا فرنٹ سیٹ پر بیٹھ کر اس نے پال کے آدھے بیٹھتے ہی گاڑی ری ورس کی تھی گاڑی ہوا سے باتیں کرتی واپس اسی جگہ پہنچی تھی

" رابرٹ کو ڈھونڈو "

گاڑی سے باہر نکل کر وہ ان دونوں پر چلائی تیزی سے بھاگتے ہر ایک کا چہرہ دیکھتے وہ ایک جگہ رک گئی اگے کرائم سین کی پٹی لگی تھی اس کا جانا ممنوع تھا بلڈنگ میں لگی آگ پر قابو پایا جاچکا تھا ریسکیو ٹیم بہت سے لوگوں کو سٹریچر پر ڈالے ایمبولس میں ڈال رہے تھے

Zubi Novels Zone

روبرٹ کو کچھ نہیں ہوگا اسے کچھ نہیں ہو سکتا وہ بالکل ٹھیک ہو گا وہ"
"باہر نکل آیا ہو گا وہ نہیں مرا ہو گا میں جانتی ہوں وہ واپس آئے گا

منہ میں بڑبڑاتے جلے ہوئے مر چکے لوگوں کو دیکھتے وہ بولتی گئی

" ہمیں ان کو وہاں بھی دیکھنا چاہیے "

پال اور شیرف ہر طرف دیکھ چکے تھے نہیں دیکھا تھا تو ان مر چکے
لوگوں میں نہیں دیکھا تھا پال کی بولتی اس وقت بند ہوئی جب ایک زنا
ٹے دار تھپڑ اس کے منہ پر پڑا تھا کچھ بھی کہے بنا ان دونوں پر قہر بھری

نظر ڈال کر گاڑی میں جا بیٹھی اس یقین کے ساتھ کہ رابرٹ یہاں نہیں تھا تو پھر وہ کہاں تھا؟

☆☆☆

ان کی گاڑی ایک بلڈنگ کے سامنے رکی گاڑی سے باہر نکل کر داؤد نے اسے اپنے پیچھے آنے کا کہا وہ پوری بلڈنگ خالی تھی بیرونی دروازہ کھول کر جب وہ اس کے پیچھے اندر داخل ہوئی تو چاروں طرف اندھیرا تھا داؤد نے ایک دیوار کی طرف ہاتھ بڑھا کر سوئچ بورڈ پر انگلی رکھی ہر طرف روشنی سی بکھر گئی اس نے دیکھا سامنے کی پوری دیوار شیشے کی تھی وہ مسرور سی اس دیوار کے پاس آرکی سامنے پورا شہر روشنی میں جگمگا رہا تھا اس نے چہرہ موڑ کر داؤد کو دیکھا جو ایک نظر اسے دیکھنے کے بعد ایک کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا گہری سانس بھر کے وہ بھی اس کے پیچھے ہولی کمرے میں قدم رکھتے ہی اس کی نظر داؤد پر پڑی وہ دیوار کے پاس کھڑا ایک بورڈ پر کوئی نمبر ملا رہا تھا دیکھتے ہی دیکھتے بیڈ کے ساتھ والا لکڑی

کا فرش سلائیڈ کی طرح کھل گیا وہ اسے دیکھے بنا نیچے اترنے لگا اس کو جاتا
لگی جیسے ہی اس نے پہلا قدم سیڑھی دیکھ کر وہ بھی اس کے پیچھے چلنے
کے زینے پر رکھا وہ جل اٹھی جیسے جیسے وہ قدم رکھتی گئی ہر زینہ روشن
ہوتا گیا وہ اٹو میٹک لائٹس تھی آخری زینے سے اتر کر اس نے چہرہ موڑ
کر پیچھے دیکھا زینے کی ساری لائٹس آف ہو گئی تھی اس نے دوبارہ چہرہ
موڑ کر سامنے دیکھا وہ ایک اور اوپر کی طرح کا وسیع وعریض ہال تھا جو
فلحال خالی تھا گویا وہاں پر موجود سامان ہٹا دیا گیا ہو ہال کے ایک طرف
چار کمرے تھے وہ ایک کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا وہ بھی
اس کے ساتھ داخل ہوئی تھی اندر موجود جدید اسلحہ دیکھ کر اس کی
آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی اپنی جیب سے گن نکال کر وہ واپس اس کی
جگہ پر رکھ رہا تھا وہ میکانکی انداز میں چلتی اس کے برابر کھڑی ہوئی

"یہ۔۔۔۔۔یہ سب تمہارا ہے؟"

وہ یقین کرنا چاہتی تھی

"ہاں "

یک لفظی جواب۔۔۔اس نے چہرہ موڑ کر اس کی طرف دیکھا

"تم۔۔۔۔تم کون ہو "

وہ اس کی بے تاثر آنکھوں میں دیکھ رہی تھی اس کی آنکھوں میں کچھ بھی نہیں تھا مگر پھر بھی ایک سنسناہٹ سی اس کے جسم میں دوڑ گئی اس

نے کوئی جواب نہیں دیا بلکہ تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا اب وہ ایک دوسرے کمرے میں داخل ہو چکا تھا وہ اس کے ہم قدم تھی جیسے ہی اس نے کمرے میں قدم رکھا اس کا صحیح معنوں میں سانس بند ہوا وہ کمرہ بہت بڑا تھا اتنا کہ دور تک وہ دیکھ سکتی تھی جس چیز کو دیکھ کر اسے جھٹکا لگا تھا وہ سامنے کی دیوار پر لگی ایک تصویر تھی وہ فریم شدا تصویر اتنی بڑی تھی کہ پیچھے کی پوری دیوار کو ڈھک چکی تھی وہ ایک لڑکی کی تصویر تھی دائیں بائیں دیوار پر بھی اسی لڑکی کی تصویریں تھیں بہت سوں میں داؤد بھی اس لڑکی کے ساتھ تھا مگر جو سامنے والی تھی اس میں وہ لڑکی اکیلی تھی اور وہ لڑکی....

☆☆☆

اس نے دھیرے سے آنکھیں کھولیں اسے کچھ بھی دکھائی نہ دیا ہر طرف اندھیرا تھا اس نے پلکیں جھپکائی ایک بار دو بار اور پھر بار بار آہستہ

آہستہ اندھیرا چھٹنے لگا اس کی جگہ ہلکی سی روشنی نے لے لی اس کے سر میں ہلکا ہلکا درد ہونے لگا تھا لب بھینچے وہ اٹھ بیٹھا اس نے اطراف میں نظر ڈالی وہ ایک کمرے میں تھا اس نے چہرہ جھکا کر دیکھا اس کی شرٹ غائب تھی اسے جھٹکا سا لگا پھر اسے آہستہ آہستہ سب کچھ یاد آنے لگا وہ تیزی سے اٹھا ہی تھا کہ درد کی ایک شدید لہر اس کے بازو میں دوڑ گئی وہ ایک جھٹکے سے واپس بیٹھا لب بھینچے وہ ضبط کرنے کی کوشش کر رہا تھا دفعتاً دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوئی اس نے چہرہ اٹھا کر اپنی طرف آتی روزلی کو دیکھا

"تم ٹھیک ہو رابرٹ کیا تمہیں درد ہو رہا ہے"

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

بے قراری سے کہتی وہ اس کے پاس بیڈ پر ٹک گئی ایک ہاتھ اس کے برہنہ کندھے پر رکھ دیا

"ہاں میں ٹھیک ہوں "

اس نے ماتھا چھوا تب اسے احساس ہوا اس کے ماتھے پر بھی پٹی بندھی ہوئی تھی

"نہیں تم ٹھیک نہیں ہو"

دوسرا ہاتھ اس کے دوسرے کندھے پر رکھا اس نے ایک قہر آلود نظر
اس پر ڈالی روزلی کا گلا خشک ہوا نہیں روزلی نہیں آج رات تو مت ڈرو
اس نے دل میں خود سے کہا

"ہاتھ ہٹاؤ"

اس نے غصے سے کہا روزلی نے کوئی کان نہیں دھرے بلکہ مزید
قریب ہوئی

" لیکن کیوں"

اس نے بے بسی سے کہا روبرٹ نے ایک جھٹکے سے اس کی دونوں کلائیوں کا دبوچ کر جھٹکا دیا

"کیوں لے کر آئی ہو مجھے یہاں اور میرا موبائل کہاں ہے "

اس کی آنکھوں میں دیکھ کر اس نے اطراف میں نظر ڈالی وہاں کچھ بھی نہیں تھا

تمہارا موبائل یہ رہا اس کی بیٹری ڈیڈ ہو گئی تھی اب اس میں بیٹری ہے" اور۔۔۔۔۔۔اور تم زخمی تھے اور پھر مجھے سمجھ میں نہیں آیا۔۔۔۔۔۔ کہ۔۔۔۔۔کہ میں کیا کروں بس میں تمہیں اپنے گھر لے آئی ہوں "یہاں

اس نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیری چہرہ قدرے پر سکون رکھا البتہ دل تیزی سے دھڑک رہا تھا اس نے اپنی کلائیوں کو دیکھا جو رابرٹ کی گرفت میں تھی اس کی حالت عجیب ہونے لگی اسے چھوڑ کر وہ اٹھنے ہی لگا تھا کہ رک گیا روزلی نے اس کا بازو پکڑ لیا تھا اس نے نا سمجھی سے دیکھا اتنی دیر سے روزلی جو حرکتیں کر رہی تھی وہ سمجھ تو رہا تھا لیکن جان بوجھ کر نظر انداز کر رہا تھا اپنا بازو تیزی سے چھڑوا کر وہ کھڑا ہوا اور روزلی بھی ساتھ تیزی سے اٹھ کر اس کے سامنے حائل ہوئی تھی

" روبرٹ میری بات سنو میں تم سے کچھ کہنا چاہتی ہوں "

"مگر میں کچھ سننا نہیں چاہتا"

اس کی سائیڈ سے وہ آگے بڑھا مگر پھر رک گیا کیونکہ وہ دوبارہ اس کے سامنے آگئی تھی طیش میں اس نے روزلی کو بازو سے پکڑ کر بیڈ کی طرف دھکیل دیا پھر اس نے دائیں بائیں نظر دوڑائی اس کی شرٹ کہاں تھی بیڈ پر تکیے کے ساتھ رکھی تھی جو نظر آگئی اس نے جھک کر اسے اٹھانا چاہا مگر جو حرکت روزلی نے کی وہ ناقابل یقین تھی تیزی سے اٹھ کر روزلی نے اسے بیڈ پر گرایا اور خود اس پر جھک گئی

"میں تم سے محبت کرتی ہوں اور تم ایسے نہیں جا سکتے مجھے چھوڑ کر "

اس کے دائیں بائیں ہاتھ رکھے وہ غرائی پہلے تو وہ بے یقینی سے اسے دیکھتے رہا مگر جب سمجھ آیا تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کھولتے ہوئے اس نے روزلی کی گردن دبوچی اسے سائیڈ پہ گرادیا

"اگر دوبارہ تم نے کوئی ایسی بکواس اور حرکت کی تو ایک منٹ بھی نہیں لگاوں گا تمہیں زندہ گاڑنے میں "

اس پر جھکا وہ غرایا جب کہ روزلی اسے سن کہا رہی تھی وہ تو بس اسے دیکھے جارہی تھی اپنے بے حد قریب تیزی سے ہاتھ بڑھا کر اس نے اپنی شرٹ اٹھا کر پہنی اور دروازے کی طرف بڑھ گیا وہ اسے جاتا دیکھتی رہی اس کے جانے کے بعد بھی وہ اس کو خود پر جھکا محسوس کرتی رہی کیا وہ اسے حاصل کرلے گی؟؟؟؟؟ یقینا نہیں

☆☆☆

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

جب وہ اس بلڈنگ سے باہر نکلا تو آدھی رات کا سا سما تھا سامنے سڑک پر اس کی گاڑی کھڑی تھی تیزی سے اندر بیٹھ کر اس نے گاڑی سٹارٹ کی تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ اپنے ٹھکانے پر پہنچا تھا ارد گرد نظر ڈالے بغیر وہ سیدھا لفٹ کی طرف بڑھا

"ارورا کہاں ہے؟ "

تیزی سے گھوم کر اس نے اپنے پیچھے آتے شیرف سے پوچھا

"وہ آپ کے کمرے میں ہے"

شیرف نے جلدی سے کہا

" آپ ٹھیک ہیں؟"

وہ تشویش سے بولا جب کہ وہ اس کی بات سنتے ہوئے کوئی بھی جواب دیے بنا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا وہ صوفے پر چہرہ پیچھے گرائے آنکھیں بند کیے بیٹھی تھی اس کے چہرے پر پریشانی کے آثار صاف دکھائی دے رہے تھے دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ چونکی۔روبرٹ پر نظر پڑتے ہی وہ تیزی سے کھڑی ہوئی

"رابرٹ تم کہاں تھے کیا تم ٹھیک ہو؟ "

وہ ننگے پیر بھاگتی ہوئی اس کے سینے سے جا لگی

"میں بالکل ٹھیک ہوں تم بتاؤ تمہیں تو کچھ نہیں ہوا"

وہ بے چینی سے بولا

نہیں میں بھی بالکل ٹھیک ہوں تمھارے ہوتے ہوئے مجھے کچھ کیسے "ہو سکتا ہے تم کہاں تھے"

وہ پوچھ رہی تھی اپنے لیے اس کی پریشانی بھانپ کر وہ ہلکا سا مسکرایا تھوڑی دیر پہلے والی بے چینی کہیں غائب ہو گئی تھی

" میں جہاں بھی تھا بالکل ٹھیک تھا مجھے کیا ہو سکتا ہے "

" ہاں تمہیں تو کچھ بھی نہیں ہوتا تم انسان تھوڑی "

اس سے الگ ہو کر وہ دھیمے لہجے میں بولی وہ ہنس پڑا

اچھا تو میں ایسا کون سا کام کرو جس کو دیکھ کر تمہیں لگے کہ میں انسان "

ہوں"

اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھاما۔

"کچھ بھی نہیں وہ تو میں نے ایسے ہی بول دیا "

اس کے دونوں ہاتھ ہٹا لیے

اوکے تو آرام کرو رات کافی ہو گئی ہے اور تمہیں چوٹ بھی لگی ہے "
" ہم صبح بات کر لیں گے

مسکرا کر کہتے وہ جانے کے لیے مڑی ہی تھی کہ رابرٹ نے اس کی کلائی پکڑ لی

"اور اگر میں کہوں کہ تم آج نہ جاؤ تو؟ "

اس کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی اس نے چہرہ اٹھا کر اس کی سیاہ آنکھوں میں دیکھا

"کیا مطلب کہ میں نہ جاؤں "

وہ سمجھتے ہوئے بھی انجان بن رہی تھی روبرٹ نے جھک کر اس کا ماتھا چوما

"نہیں کچھ بھی نہیں تم جاؤ "

نرمی سے اس کی کلائی چھوڑ دی مگر وہ نہیں گئی بلکہ وہیں کھڑی اسے دیکھتی رہی

Zubi Novels Zone

"کیاہوارابرٹ کچھ ہوا ہے کیا تم مجھے پریشان لگ رہے ہو "

ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ وہ اسے اپنے پاس روک رہا تھا اور پھر آج ہی تو اسے معلوم ہوا تھا کہ وہ اس کی بیوی ہے اور پچھلے تین سالوں سے ہے اور وہ اسے بتا نہیں سکتا تھا کہ روزلی نے اسے کیا کہا ہے نہ جانے وہ کیا سوچے گی

کچھ نہیں ہوا میں تم پر زبردستی نہیں کروں گا یہ جانتے ہوئے کہ تم میری بیوی ہو جب تک تم نہیں چاہو گے میں ایک قدم بھی تمہاری طرف نہیں بڑھوں گا میں بس چاہتا ہوں کہ تم آج رات یہیں رک جاو "

وہ ایک قدم پیچھے ہوا اور وہ ایک قدم اس کی طرف بڑھی تھوڑا سا فاصلہ آیا تھا وہ مٹ گیا

" میں تمہاری ہوں رابرٹ اور تمہاری ہی رہوں گی "

اپنا سر اس کے کندھے سے ٹکا دیا

☆☆☆

وہ دو بحری جہاز تھے جو ساحل کے کنارے کھڑے تھے ساحل پر کوئی بھی نہیں تھا اور جو لوگ تھے وہ جہاز پر کھڑے تھے

Zubi Novels Zone

"جلدی کرو جلدی ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے پورے ڈیڑھ
"گھنٹے میں ہمیں یہاں سے نکلنا ہے جلدی کرو سب

جہاز پر کھڑے کام کرتے لوگوں میں انرجی سی بھر گئی اب وہ بھاگ
بھاگ کر سامان بھری جہاز میں لوڈ کر رہے تھے صرف آدھا گھنٹہ گزرا
تھا کہ کچھ گاڑیاں وہاں آرکیں گاڑیوں سے کچھ لوگ نکل کر ان لوگوں
کی طرف بڑھے جو سامان لوڈ کر رہے تھے ان کے ہاتھوں میں گن تھی
اچانک انہوں نے ان پر اندھادھند فائرنگ شروع کر دی کام کرتے
لوگ وہیں ان کی گولیوں کی زد میں آتے ڈھیر ہوتے گئے پھر وہ لوگ
بھاگ کر پہلے جہاز پر چڑھے اندر سب کچھ چیک کرنے کے بعد انہوں
نے ایک دوسرے کو اوکے کا اشارہ کیا ایک اور گاڑی وہاں آکر رکی اندر

بیٹھی روزلی نے انہیں دیکھا جو ہاتھ کے اشارے سے سب ٹھیک ہے کہ اشارہ کر رہے تھے اس نے مسکرا کر اپنا موبائل نکالا

"ہیلو روبرٹ میری بات سنو میں جو لوکیشن تمہیں بھیج رہی ہوں وہاں جوف اپنے آدمیوں سمیت آنے والا ہے وہ یہاں سمگل ہونے والا سامان چوری کرنے والا ہے"

اس نے رک کر دوسری طرف اس کی بات سنی

"ٹھیک ہے اگر تم یقین نہیں کرنا چاہتے تو مت کرو کیونکہ جوف آج رات ہمیشہ کے لیے یہ ملک کو چھوڑ کر جانے والا ہے اور پھر تم مجھے یہ نہیں کہہ سکو گے کہ میں نے تمہاری مدد نہیں کی"

مسکرا کر اس نے دوسری طرف کی بات سننی چاہی مگر کال کاٹ دی گئی تھی لوکیشن بھیج کر اس نے گاڑی واپس موڑلی

☆☆☆

صبح اس کی آنکھ موبائل بجنے سے کھلی تھی آنکھیں مسلتے ہوئے وہ اٹھ بیٹھا ایک نظر بائیں طرف سوتی ارور اپر ڈالی پھر موبائل اٹھا کر نمبر دیکھا اس کے ماتھے پر شکنیں نمودار ہوئیں پھر اس نے موبائل کان سے لگایا مگر اس کے بولنے سے پہلے ہی وہ بول پڑی تھی

ہیلو روبرٹ میری بات سنو میں جو لوکیشن تمہیں بھیج رہی ہوں "
وہاں جوف اپنے آدمیوں سمیت آنے والا ہے وہ یہاں سمگل ہونے والا
سامان چوری کرنے والا ہے "

"جھوٹ مت بولو مجھے تمہاری کسی بات پر یقین نہیں ہے "

ٹھیک ہے اگر تم یقین نہیں کرنا چاہتے تو مت کرو کیونکہ جوف آج "
رات ہی ہمیشہ کے لیے یہ ملک چھوڑ کر جانے والا ہے اور پھر تو مجھے یہ
"نہیں کہہ سکو گے کہ میں نے تمہاری مدد نہیں کی

بنا کوئی جواب دیے اس نے کال کاٹ دی تھی بس ایک لمحہ لگا تھا اسے سوچنے میں جانے سے پہلے اس نے سوئی ہوئی اروراکا ہاتھ تھامااس کے چہرے پر بکھرے بال ہٹا کر کمرے سے باہر نکل گیا

" گاڑیاں نکالو "

بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے وہ ان سب سے بولا جو وہاں موجود تھے اسے لوکیشن مل گئی تھی

"تم دونوں یہیں رہو گے "

جاتے ہوئے اس نے شیرف اور پال سے کہا تھا لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ بلڈ گینگ ختم ہونے جا رہا ہے ہمیشہ کے لیے۔۔۔

☆☆☆

"میری بات سنو ہیر "

وہ دونوں اس وقت سکول کے باہر کھڑے اپنی گاڑی کا انتظار کر رہے تھے جب داؤد یکدم اس سے بولا

" کیا ہوا داؤد "

وہ اس کی طرف مڑی سکول بیگ دونوں کے کندھوں سے لٹک رہے تھے

"میرے ساتھ آنا چاہو گی میں تمہیں کچھ دکھانا چاہتا ہوں "

دھوپ کے باعث وہ آنکھیں سکیڑے اسے دیکھ رہا تھا

"سچ "

وہ چلائی

"چلاو مت بے وقوف لڑکی وہ دیکھو گارڈ انکل وہاں کھڑے ہیں اور وہ ہمیں دیکھ بھی نہیں رہے ابھی ڈرائیور انکل بھی نہیں آئے ہمیں لینے ۔۔۔۔بہت اچھا موقع ہے چلو "

اس نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

"بھاگو "

اور وہ دونوں تیزی سے وہاں سے بھاگے تقریبا پندرہ منٹ بعد وہ اسے لے کر کہیں رکا تھا سڑک کے کنارے بنے ایک شاپ کے پیچھے وہ دونوں چھپے کھڑے تھے تقریبا چند میٹر دور ایک فیکٹری تھی جس کے باہر بہت سے ٹرک کھڑے تھے

"تم میرے ساتھ وہاں تک جانا چاہو گی "

ہیر نے پہلے اسے پھر اس فیکٹری کو دیکھا

لیکن وہاں پر کیا ہے مجھے لگتا ہے ہمیں واپس جانا چاہیے ڈرائیور انکل "
" ہمارا انتظار کر رہے ہوں گے

ہیر تھوڑی جذبز نظر آئی شاید وہ نہیں جانا چاہتی تھی

" ٹھیک ہے تم یہی رکو میں بس ابھی واپس آتا ہوں "

وہ دو قدم آگے بڑھا کہ ہیر بول پڑی

"مجھے ڈر لگ رہا ہے داؤد پلیز مت جاؤ ہم واپس چلتے ہیں "

وہ پریشان ہو گئی

" تم ڈر و مت ہیر میں بس ابھی واپس آ جاؤں گا "

کہہ کر اس نے اپنا بیگ اتار کر اس کو دے دیا

" جلدی واپس آنا "

داؤد کی پیٹھ پر اس کی آواز ابھری تھی وہ تقریباً بھاگتا ہوا وہاں پہنچا تھا ایک ٹرک کے پیچھے چھپ کر اس نے فیکٹری کے کھلے گیٹ سے اندر کی طرف دیکھا سامنے کوئی نہیں تھا وہ ابھی یہی سوچ ہی رہا تھا کہ اندر جائے یا نہ جائے کہ کچھ لوگ کندھوں پر بوریاں لادے اس کی طرف آتے دکھائی دیے وہ جلدی سے پیچھے ہوا انہوں نے وہ بوریاں اس ٹرک کی پچھلے کھلے دروازے سے اندر ڈالی جس کے پیچھے وہ چھپا کھڑا تھا ان کے جاتے ہی اس نے تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر ٹرک میں داخل ہونے کا سوچا آخر وہ بھی تو دیکھے کہ ان بوریوں میں کیا ہے ایک نظر دور کھڑی ہیر کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی ہاتھ کے اشارے سے اس نے او کے کا اشارہ کیا پھر تیزی سے بھاگ کر ٹرک میں گھس گیا وہ دس سالہ داود نہیں جانتا تھا کہ اس نے کتنی سنگین غلطی کر ڈالی ہے ایک بوری کے قریب بیٹھ کر اس نے بوری کا منہ کھولا اور پھر جیسے ہی اس

کی نظر اندر موجود شے پر پڑی وہ ایک جھٹکے سے پیچھے ہوا اس کا چہرہ لٹھے کے مانند سفید پڑنے لگا تھا پھر اس نے چہرہ موڑ کر دور کھڑی ہیر کو دیکھا تیزی سے چھلانگ لگا کر جیسے ہی وہ بھگنے لگا کسی نے اس کا بازو پکڑ لیا وہ لوگ مزید بوریاں رکھنے واپس آچکے تھے اور انہوں نے داؤد مرتضی کو ٹرک سے نکلتے دیکھ لیا تھا

"اس بچے کو ہوش آگیا ہے ارے اس کو واپس بے ہوش کرو۔۔۔۔ "

" کیوں بے کہاں بھاگ رہا ہے

اس کا بازو پکڑے وہ آدمی گرجا

" نہیں نہیں میں وہ نہیں ہوں مجھے چھوڑ دو "

وہ حواس باختہ ہو کر چلایا مگر اس شخص نے تیزی سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اس کی گردن کی مخصوص رگ دبائی اس کے بازوؤں میں مچلتے داؤد کی آنکھیں بند ہوں گی اور وہ بے جان سا ہو کر سڑک پر گر گیا اس شخص نے اسے اٹھا کر باقی بچوں کی طرح اس کو بھی بوری میں بند کر کے اس ٹرک میں ڈال دیا دور کھڑی ہیر منہ کھولے سب کچھ دیکھ رہی تھی

" داؤد "

وہ پوری قوت سے چلائی مگر وہ لوگ ٹرک میں سوار ہو کر وہاں سے جا چکے تھے اپنا بیگ اتار کر وہ سڑک کی طرف بھاگی جو آنکھوں سے اوجھل ہو چکا تھا

"ہیر ہیر!!!"

اس نے اپنی پیٹھ پر کسی کی آواز سنائی دی اس نے مڑ کر دیکھا وہ ڈرائیور انکل تھے جو اسے دیکھ کر اس کی طرف آ رہے تھے "ہیر بچے داؤد کہاں ہے" انہوں نے پوچھا مگر وہ جواب دینے کے بجائے ہچکیوں سے رونے لگی ہاتھ سے اس نے سامنے کی طرف اشارہ کیا

"وہ۔۔۔۔۔۔۔وہ لوگ اسے لے گئے"

"کون لوگ اسے لے گئے"

انہوں نے دوبارہ پوچھا مگر وہ کوئی جواب نہیں دے رہی تھی بس روئے جا رہی تھی

☆☆☆

"اوروا۔۔۔۔۔۔۔اوروا آنکھیں کھولو۔۔۔۔۔اوروا۔۔۔۔"

کوئی ایسے جھنجوڑ کر اٹھا رہا تھا وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی سامنے حواس باختہ سی روزلی کھڑی تھی

"کیا ہوا روزلی ایسے کیوں چلا رہی ہو؟"

Zubi Novels Zone

اس نے ادھر ادھر دیکھا روبرٹ وہاں نہیں تھا

" وہ۔۔۔۔۔وہ روبرٹ اس کی جان خطرے میں ہے "

وہ ایک دم رونے لگی

"!!کیا کہا "

وہ تیزی سے نیچے اتری

"کہاں ہے وہ کیا ہوا ہے اسے ؟ "

Zubi Novels Zone

پہلی دفعہ وہ اتنی پریشان ہوئی تھی

"میرے ساتھ آو "

وہ دونوں باہر کی طرف بھاگی انہوں نے ہال عبور ہی کیا تھا کہ شیرف اور پال ان کے سامنے آگئے روزلی ٹھٹک کر رک گئی وہ سمجھی تھی کہ ارورا اکیلی ہے مگر

"کہاں جا رہی ہو ارورا کو لے کر؟ "

پال نے پوچھا

"تم کیوں پوچھ رہے ہو ہٹو ہمارے سامنے سے "

اروا نے کہا

"ہم بھی آپ کے ساتھ چلیں گے باس کا حکم ہے آپ کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتے"

شیرف نے کہا

"ٹھیک ہے "

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اس سے پہلے وہ کوئی سوال پوچھتا روزلی جلدی سے بول پڑی وہ دونوں الگ گاڑی میں جبکہ پال اور شیرف دوسری گاڑی میں تھے

"تم مجھے بتاؤ گی بھی کہ روبرٹ کہاں ہے کیا ہوا ہے اسے ؟ "

اوروا نے روزلی سے پوچھا اس کی آنکھوں میں پریشانی جھلکنے لگی تھی لیکن وہ اس سے غصے میں پوچھ رہی تھی روزلی بس تھوڑی دیر اور برداشت کر لو یہ لہجہ بس تھوڑی دیر

"ہم بس پہنچنے والے ہیں روبرٹ نے مجھے کال کی تھی شاید تم نے اس کی کال نہیں اٹھائی اس نے کہا میں تمہیں لے کر یہاں پہنچوں وہ شاید تم سے کچھ کہنا چاہتا ہے"

ایک خالی عمارت کے سامنے اس نے گاڑی روکی اور وہ تیزی سے گاڑی سے نکلی

" وہ وہاں ہے "

اس نے اندھیرے میں ڈوبی عمارت کی طرف اشارہ کیا وہ اس طرف بھاگی روزلی اس کے پیچھے جبکہ شیرف اور پال روزلی کے پیچھے تھے جب وہ اندر پہنچی تو وہاں کوئی نہیں تھا

"وہ اوپر ہے "

اروراکچھ کہنے لگی تھی کہ وہ جلدی سے بول پڑی سیڑھیاں چڑھ کر وہ اوپر کی طرف بھاگی لمحہ بہ لمحہ اس کا دل مزید بے چین ہوتا گیا جیسے ہی وہ مطلوبہ جگہ پہنچی اس کے قدم زنجیر ہو گئے سامنے کرسی پر ایک شخص ٹیک لگائے بیٹھا کچھ گنگنا رہا تھا اس کے دائیں بائیں آگے پیچھے بہت سے آدمی کھڑے تھے وہ کچھ کہنا چاہتی تھی کہ رک گئی کیونکہ پیچھے سے کسی نے تیز دھار چاقو اس کی کمر میں گھونپ دیا تھا اسے لگا کسی نے اس کی روح کھینچ لی ہو اس نے چہرہ موڑ کر دیکھا وہ روزلی تھی اس کے چہرے پر بے رحم سی مسکراہٹ تھی پیٹ سے چاقو نکال کر اس نے اس کے پیٹ میں مارنا چاہا مگر ارورا نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

"روبرٹ کہاں ہے "

اس نے یہ نہیں پوچھا کہ اس نے ایسا کیوں کیا اور جو اس نے پوچھا۔۔۔۔۔

وہ جہاں بھی ہے صرف میرا ہے۔۔۔۔۔۔ صرف میرا ہے "
"۔۔۔۔۔۔

وہ پوری قوت سے چلائی جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑوا کر اس نے مڑ کر باری باری وہ چاقو شیرف اور پال کے سینے میں اتار دیے جن کو کچھ آدمی جکڑے کھڑے تھے

میں اپنے راستے میں آنے والے ہر اس شخص کو موت کے گھاٹ اتار "
"دوں گی جو مجھے میری منزل پر پہنچنے سے روکے گا

وہ دونوں بے جان ہوتے فرش پر گر گئے پیٹھ پر ہاتھ رکھے اور انے قہر بھری نظروں سے اسے دیکھا وہ اس کی طرف جارحانہ بڑھی کہ کسی نے اس کے بالوں کو مٹھی میں دبوچ لیا وہ جوف تھا

"کتنا وقت لیتی ہو روزلی میں نے کہا بھی تھا گن کا استعمال کرو "

اپنی گن نکال کر اس نے روزلی کی طرف اچھال دی

اپنی زندگی کی بھیک مانگو اور بولو کہ مجھے چھوڑ دو جانے دو میں مرنا " نہیں چاہتی وغیرہ وغیرہ "

جوف نے اس پر جھک کر سر گوشی سی کی

مجھے موت سے ڈر نہیں لگتا اور نہ ہی میں اپنی زندگی کی بھیک مانگی تم "
اور میں یہ بات اچھی طرح جانتی ہیں کہ روبرٹ تمہیں کبھی نہیں ملے گا
کیونکہ جو میرا ہے وہ صرف میرا ہی رہے گا مرنے سے پہلے بھی مرنے
کے بعد بھی مجھے مار کر تمہیں لگتا ہے کہ تم روبرٹ کو حاصل کر لو گی تو
" یہ تمہاری سب سے بڑی بھول ہے

غصے سے کھولتے آگے بڑھ کر روزلی نے گن کا دستہ اس کے سر میں مارا
وہ گھٹنوں کے بل بیٹھی جوف اس کی باتوں سے امپریس ہوتا دو قدم
پیچھے ہوا

"یہ میرا مسئلہ ہے تمہارا نہیں "

روزلی غرائی اس کے ہاتھ بری طرح کانپ رہے تھے ارور اہنس پڑی

گولی چلاؤ روزلی مار دو مجھے تمہارے ہاتھ کیوں کانپ رہے ہیں میں " " نے تمہیں یہ تو نہیں سکھایا تھا

اس کی پیٹھ سے بھل بھل خون بہہ رہا تھا مگر وہ مسکرا رہی تھی روزلی نے یک دم ٹریگر دبا دیا پہلی گولی اس کے کندھے پر لگی دوسری پیٹ میں وہ لڑھک کر دائیں طرف جا گری

"کیا لڑکی ہے یار کمال "

جوف محفوظ مسکراہٹ چہرے پر سجائے دلچسپی سے بولا

"ہے نہیں تھی اب چلو یہاں سے "

وہ سب ایک ساتھ وہاں سے نکلے تھے روزلی نے آخری نظر اس پر ڈال کر اپنا موبائل نکالا پھر کچھ سوچ کر واپس رکھ دیا وہ پلٹ گئی تھی یہ جانے بغیر کہ ارورا ابھی زندہ تھی

☆☆☆

روبرٹ جس جگہ پہنچا وہاں کوئی نہیں تھا بلکہ وہ دو بحری جہاز تھے جو کافی دور جا چکے تھے اس نے دیر کر دی تھی دفعتاً ایک بائیک اس کے سامنے رکی اس کے آدمی چوکنے ہوئے

" میرے ساتھ چلو وہ لڑکی اس کی جان خطرے میں ہے "

بائیک پر موجود شخص تیزی سے بولا

"کون ہو تم اور کس کی بات کر رہے ہو "

اسے کچھ سمجھ نہ آیا کہ وہ کیا کہہ رہا تھا

اروا نام ہے نا اس کا وہی لڑکی وہ جوف کے پاس گئی ہے وہ اسے مار دے گا "

"کون ہو تم "

اب کی بار روبرٹ غرایا

" اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا "

جیک نے کہہ کر اپنی بائیک سٹارٹ کی

"میں اپنی محبت کو نہیں بچا سکا تھا مگر تم بچالو اسے "

روبرٹ تیزی سے گاڑی میں بیٹھا اس کا دماغ سائیں سائیں کر رہا تھا

صرف دس منٹ میں انہوں نے 40 منٹ کا راستہ عبور کیا تھا گاڑی سے

نکل کر وہ جیک کے پیچھے بھاگا جو عمارت میں داخل ہو کر سیڑھیاں چڑھ کر اوپر کی طرف جا رہا تھا جیسے ہی وہ آخری زینے پر پہنچا اس کے قدم ڈگمگائے لڑکھڑاتے قدموں سے وہ بے سدھ پڑی اور وہ اتک پہنچا تھا اس کے ارد گرد سرخ گاڑھا مایا پھیلا تھا اس کی گردن کے نیچے بازو ڈال کر اسے اپنے قریب کیا دوسرے ہاتھ سے اس کی نبض چیک کی جو بہت ہی مدھم جل رہی تھی

اور وہ آنکھیں کھولو تم ٹھیک ہو جاؤ گی میں تمہیں ہاسپٹل لے کر جا رہا ہوں تم پلیز آنکھیں کھولو اپنی"

وہ اسے بازوؤں میں اٹھانے لگا تھا کہ رک گیا اور وہ انے اپنی آنکھیں کھول لی تھی

"دیر ہو گئی روبرٹ مت جاؤ میرے پاس رہو "

وہ اٹک اٹک کر بولی

"کوئی دیر نہیں ہوئی تم پلیز خاموش رہو "

چلاتے ہوئے وہ اسے پھر سے اٹھانے لگا تھا کہ رک گیا

" روزلی نے کیا یہ "

وہ سکتے میں رہ گیا

Zubi Novels Zone

تم پریشان مت ہو۔۔۔۔۔۔میں ٹھیک۔۔۔۔۔ہوں اور "

"۔۔۔۔۔۔۔مجھے تکلیف بھی نہیں ہو رہی

وہ ہلکا سا ہنسی دو آنسو اس کی آنکھوں سے نکل کر کن پٹی میں گم ہو گئے

" تم اسے مار دیتی ارورا۔۔۔کیوں تم نے اسے چھوڑ دیا "

ارورا نے خون میں ڈوبے ہاتھ سے اس کا کالر مٹھے میں دبوچ کر نفی میں سر ہلایا

"وہ۔۔۔۔میری بہن ہے۔۔۔۔۔چھوٹی "

وہ رو پڑی روبرٹ کا دل بند ہوا

"تم ٹھیک ہو جاؤ گی میں تمہیں۔۔۔۔۔۔۔ "

" میں۔۔۔۔۔ تم سے۔۔۔۔۔ کچھ کہنا چاہتی۔۔۔۔ ہوں "

اس کی آواز بہت ہی مدھم تھی جسے وہ بمشکل سن پایا تھا اس کی آنکھوں میں نمی تھی مگر وہ رو نہیں رہا تھا اس کے پیچھے کھڑا جیک ضبط کرنے کی کوشش کر رہا تھا وہ زیادہ دیر یہ سب نہ دیکھ سکا اس لیے پلٹ گیا آہستہ سے جھک کر وہ اپنا کان اس کے ہونٹوں کے قریب لے گیا اور اس کے الفاظ رک رک کر اس کے کان میں پہنچ رہے تھے آہستہ آہستہ اس کی

آواز کم ہوتے ہوئے بند ہو گئی روبرٹ نے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا اوروا کا چہرہ بے جان ہو چکا تھا بالکل کسی مومی مجسمے کی طرح

"اوروا آنکھیں کھولو۔۔۔۔اوروا۔۔۔ "

اس نے بے چینی سے اس کا گال تھپکا مگر اس کی گردن دوسری جانب ڈھلک گئی روبرٹ کو لگا کسی نے اس کی ساری سانسیں کھینچ کر مٹھی میں دبالی ہوں

( میرا نام اوروا ہے تمہارا نام کیا ہے )

اس نے بے اختیار سینا مسئلہ

وہ لڑکا اس نے مجھے دھوکہ دیا وہ میرے ساتھ ٹائم پاس کر رہا تھا اس ( نے میرا دل توڑ دیا )

وہ روتے ہوئے اسے بتا رہی تھی اس نے سانس لینے کی کوشش کی مگر یہ کام اسے ناممکن لگا تھا

وہ ایک بینچ پر بیٹھی تھی اور دلچسپی سے اسے دیکھ رہی تھی وہ اس کے ( پیر پر پٹی باندھ رہا تھا

"کیا تم ہمیشہ میرا اس طرح خیال رکھو گے؟ "

وہ مسکرا کر پوچھ رہی تھی روبرٹ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا

"ہاں ہمیشہ "

اسے واپس لٹا کر وہ بے اختیار کھڑا ہوا اس نے سینے پر مکا سا مارا اسے وقتا سانس نہیں آرہا تھا

اتنا اداس کیوں ہو رہے ہو بس ذرا سی چوٹ ہی تو لگی ہے وہ اس کے ماتھے پر بینڈج کر رہا تھا اس نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا

"تمہارے ماتھے سے خون نکل رہا تھا تمہارے چہرے پر خون دیکھ کر مجھے وحشت ہونے لگی تھی اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو میرا دل بند ہو جاتا

لڑکھڑاتے قدموں سے وہ سیڑھیوں کی جانب بڑھا پہلے زینے پر ہی اس کا پیر مڑا اور وہ نیچے گرتا چلا گیا

( یہ دنیا بہت بری ہے اور ایہ اچھے لوگوں کو جینے نہیں دیتی اگر تم جینا چاہتی ہو تو بے رحم بن جاؤ ورنہ یہ بے رحم دنیا تمہیں مار ڈالے گی اور وہ بے رحم بن گئی تھی)

سیڑھیوں سے پھسلتا ہوا فرش پر وہ اوندھے منہ جا گرا اس کی آنکھیں بند ہو چکی تھیں

(اور پھر یہ بے رحم دنیا اپنے جیسے بے رحم لوگوں کو بھی جینے نہیں دیتی)

چیک جو دوسری طرف منہ کیے خلا میں کہیں دیکھ رہا تھا گرنے کی آواز پر تیزی سے مڑا

(میں سفاک نہیں بننا چاہتا مگر تمہارے لیے میں سفاک بنتا جا رہا ہوں)

وہ اسے گاڑی میں ڈالے ہاسپٹل لے کر جا رہا تھا

(مجھے تم سے محبت ہو گئی ہے اور اب مجھے تمہارے بغیر زندگی بے کار لگنے لگی ہے)

اسٹریچر پر ڈالے ڈاکٹر اسے آئی سی یو میں لے گئے اسے ہارٹ اٹیک ہوا تھا

(تم سے محبت ہو جانے سے پہلے میں زندگی گزار رہا تھا تم سے محبت ہو جانے کے بعد میں زندگی جینے لگا ہوں اور اب مجھے لگتا ہے کہ مجھے تم سے محبت نہیں رہی)

ڈاکٹرز نے اس کے دل کی رفتار دیکھی جو بند ہو چکا تھا

مجھے تم سے عشق ہو گیا ہے اور یہ عشق مجھے جینے نہیں دے ( رہا۔۔۔۔۔۔ بلکل تمہاری طرح )

اور اب اس کا عشق اسے موت سے ملانے کے در پہ تھا بے ہوش ہونے سے پہلے اس نے شدت سے جینے کی دعا کی تھی ہاں بس ایک بار صرف ایک بار

☆☆☆

" میں نے اسے مار دیا جوف آخر کار میں نے اسے مار ہی دیا وہ مر گئی ہاں وہ واقعی مر گئی "

Zubi Novels Zone

صوفے پر آلتی پالتی مارے وہ بری طرح ہنس رہی تھی دوسرے صفحے پر بیٹھا جوف دلچسپی سے اسے سن رہا تھا ساتھ ساتھ وہ پی بھی رہا تھا اس نے دوسرا گلاس بھر کر اس کی طرف بڑھایا جسے لے کر وہ ایک ہی سانس میں پی گئی اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا

"اگر اس کے عاشق کو معلوم ہو گیا کہ تم نے اس کی لڑکی کو مارا ہے تب تم کیا کرو گی؟"

جوف نے گلاس واپس رکھتے ہوئے ایک اہم سوال بھی اس کے سامنے رکھا

مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا پوری دنیا کو بھی معلوم ہو جائے کہ میں نے " اوروا کو مارا ہے تب بھی روبرٹ کو میرا ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا "

گلاس واپس رکھتے ہوئے وہ پھنکاری

"تب بھی وہ تمہیں نہ ملا تو تم کیا کرو گی یا کس کے پاس جاؤ گی "

اس نے دوبارہ گلاس بھرا

اتنے لوگوں کو مارنے کے بعد بھی وہ اگر مجھے نہیں ملتا تو میں اس کو مار " کر یہ کہانی ہی ختم کر دوں گی"

Zubi Novels Zone

اس کی آنکھوں میں دیکھتی وہ سفاکی سے گویا ہوئی

اس کو یعنی روبرٹ کو گڈ تو تم اس کہانی کی ولن ہو اور ولن کو کبھی "
ہیرو یا ہیروئین نہیں ملتے ولن کو ہمیشہ ولن ملتا ہے تو پھر ہے تمہاری نظر
"میں کوئی ہینڈ سم ولن ؟

خوبصورت مسکراہٹ چہرے پر سجائے جوف نے دلچسپی سے پوچھا
روزلی اسے دیکھنے لگی جو واقعی میں ہینڈ سم تھا اس کا رنگ بے حد گورا تھا
چہرے کے نقوش کافی تیکھے تھے پتہ نہیں ایلا نے اسے کیوں ریجیکٹ
کیا تھا اس کو مسترد کر کے وہ خود تو مری ہی تھی مگر اپنے پیچھے بہت سی
لڑکیوں کی لائن بھی لگوا کر گئی تھی

"میں بس آخری بار روبرٹ سے ملنا چاہتی ہوں وہ اگر اب بھی نہیں مانتا تو میں اسے چھوڑ دوں گی ہاں میں اسے چھوڑ دوں گی اور۔۔۔۔۔۔"

وہ میکانکی انداز میں بول رہی تھی کہ جوف نے اس کی بات کاٹ دی

"اور میرے پاس آجاؤ گی جاؤ روز لی جاو آخری بار بھی اس شخص کو آزما کر دیکھ لو مگر میں یہ بات اچھی طرح جانتا ہوں کہ جو شخص آپ کو دھتکار دے اگر آپ خود کو مار کر بھی اس کو پیش کر دیں تب بھی وہ آپ کا نہیں ہو گا مجھے ایلا نے جب دھتکارا تو میں نے اس کی منتیں نہیں کیں کہ میری ہو جاؤ بلکہ میں نے اس سے اپنے ریجیکشن کا بدلہ اس طرح لیا

کہ مجھے ضرورت ہی نہیں پڑی منتیں کرنے کی ہاں تکلیف ہوتی ہے اپنی محبت کو اپنے ہاتھوں سے مارو تو تکلیف ہوتی ہے اس کے بعد سب نارمل ہو جاتا ہے"

صوفے کے ساتھ ٹیک لگائے سپاٹ چہرہ اس پر جمائے وہ بولتا گیا اس کے چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا

"کیا اپنی محبت کو اپنے ہاتھوں سے مارنا واقعی آسان ہوتا ہے بس ذرا سی تکلیف اور اس کے بعد سب کچھ نارمل "

اس نے دل میں سوچا

تم مجھے کیوں پانا چاہتے ہو میں تو تمہارے مقابلے میں کچھ بھی نہیں "
ہوں کچھ بھی نہیں"

اس نے صوفے سے واپس ٹیک لگالی تھی

اسی لیے تو میں تمہیں اپنانا چاہتا ہوں اگر تم خوبصورت ہوتی تو کب "
کی مر چکی ہوتی میں تمہیں پہلی فرصت میں ہی اوپر پہنچا دیتا مجھے نفرت
خوبصورت لڑکیوں سے ہے تمہاری جیسیوں سے نہیں میری بات مانو تو
اس کے پاس مت جاؤ مجھے موت جتنا یقین ہے کہ وہ تمہیں کبھی نہیں
ملے گا آگے فیصلہ تمہارا ہے"

کندھے اچکا کر اس نے دوسری بوتل اٹھا کر گلاس میں انڈیلی

" میں چاہتی ہوں وہ آخری بار بھی مجھے دھتکار دے میں آخری بار اس کے چہرے پر وہ تکلیف دیکھنا چاہتی ہوں جو اروا کے مرنے کے بعد اسے پہنچی ہے میں دیکھنا چاہتی ہوں کہ جب ہمارا محبوب شخص ہم سے دور ہو جائے تو کیسی حالت ہوتی ہے اگر اروا کے مرنے پر وہ بالکل نارمل ہوا تو میں سمجھ جاؤں گی کہ اسے چھوڑتے ہوئے مجھے تکلیف نہیں ہو گی اور اگر وہ ابنارمل ہوا تو۔۔۔۔۔۔"

وہ کچھ کہتے کہتے روک گئ

" اگر وہ ابنارمل ہوا تو سمجھ جانا کہ وہ تمہیں نہیں ملنے والا پھر تم میرے پاس آجانا "

جوف نے اس کے بات مکمل کی اور وہ اسے دیکھ کر رہ گئی

☆☆☆

" تمہیں پتا ہے جب میرا کوئی نہیں تھا تب تم تھے۔۔۔۔۔ تم مجھے اس وقت ملے جب سب نے مجھے چھوڑ دیا۔۔۔۔۔۔۔ میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔ میں سب کچھ چھوڑ سکتی ہوں۔۔۔۔۔۔ مگر تمہیں نہیں چھوڑ سکتی "

اس نے اپنے سینے پر دباؤ سا محسوس کیا تھا اچانک ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا اس کا تنفس دھونکنی کی مانند چل رہا تھا چہرے پر پسینے کے قطرے چمک رہے تھے اس نے ارد گرد دیکھا وہاں کوئی بھی نہیں تھا وہ

ہاسپٹل کی ایک کمرے میں اکیلا تھا اس کے ہاتھ پر ڈرپ لگی تھی اس کے کانوں میں اروراکے آخری الفاظ گونج رہے تھے جو اس نے کہے تھے اس نے ہاتھ پر لگی پن نکال لی دونوں پر زمین پر رکھے تیزی سے دروازہ کھول کر وہ باہر نکلا باہر ہاسپٹل کی راہداری اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھی وہاں کوئی بھی نہیں تھا وہ تیزی سے آگے بڑھا کہ ایک دروازہ کھول کر نرس باہر نکلی اسے جاتے دیکھ کر وہ اس کی طرف بھاگی

"کہاں جارہے ہیں آپ ؟آپ اس طرح کہیں بھی نہیں جاسکتے "

روبرٹ نے اس کی بات سن کر اسے پرے دھکیل دیا

"میں تمہارے کسی حکم کا پابند نہیں ہوں ہٹو یہاں سے "

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اسے سائیڈ پر کرتا وہ آگے بڑھ گیا نرس نے جلدی سے موبائل نکال کر ایک نمبر ملایا

"سر آپ کا دوست جا رہا ہے اس نے میری بات نہیں سنی۔۔۔۔ "

"اوکے"

دوسری طرف کی بات سن کر اس نے موبائل واپس رکھ دیا وہ دوسری راہداری کی طرف مڑا ہی تھا کہ جیک اسے اپنی طرف آتا دکھائی دیا

"کہاں جا رہے ہو؟ "

جیک کو نظر انداز کرتا وہ اگے بڑھ رہا تھا کہ رک گیا

"تم کیوں پوچھ رہے ہو "

طیش میں اس کی طرف مڑا

"تم جہاں جانا چاہتے ہو مجھے بتاؤ میں لے کر جاؤں گا تمہیں "

اس نے آرام سے کہا

" میں اور اسے ملنا چاہتا ہوں اس سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں "

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

جیک نے خاموشی سے اس کی بات سنی پھر سر کو اثبات میں جنبش دی

"کیا پوچھنا چاہتے ہو؟ "

اس نے نرمی سے پوچھا

"میں اس سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ------ "

وہ رک گیا

"کہ ------- "

Zubi Novels Zone

جیک نے کہا

"!!!!کہ۔۔۔۔۔ "

اس کو لگا وہ یکدم گونگا ہو گیا ہے

"کہ اس کو کس نے گولیاں ماریں "

پہلے تو روبرٹ نے بے یقینی سے اسے دیکھا پھر یک دم اس کو کالر سے دبوچ لیا

"بکواس بند کرو اپنی وہ بالکل ٹھیک ہے کچھ نہیں ہوا اسے سنا تم نے "

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

وہ چلایا

"اس کو نیم مردہ دیکھتے تمہیں ہارٹ اٹیک ہوا تھا تم مر گئے تھے کچھ سیکنڈز کے لیے تم واقعی مر گئے تھے مگر پھر تمہاری سانسیں واپس آ گئی بے ہوش ہونے سے پہلے تم صرف یہی کہہ رہے تھے کہ تم مرنا نہیں چاہتے"

جیک نے خود کو چھڑوانے کی کوشش نہیں کی روبرٹ نے ایک جھٹکے سے اسے جھوڑا

"کہاں ہے وہ؟ مجھے ابھی اور اسی وقت اس کو دیکھنا ہے"

جیک کچھ لمحے اسے دیکھتا رہا پھر اثبات میں سر ہلایا

"ٹھیک ہے آجاو مگر اس سے پہلے میری ایک بات سن لو "

اس کی اگلی بات نے روبرٹ کی دنیا ہلا کر رکھ دی تھی کیا یہی بات سننے کے لیے اس نے زندگی مانگی تھی اپنی بات مکمل کر کے جیک نے اس کا رد عمل دیکھنا چاہا مگر وہ مجسمہ بنا یک ٹک اسے دیکھے گیا

" میرے ساتھ آو "

کہہ کرایک طرف مڑ گیانمک کہ مجسمہ میں ہلچل سی مچی گہری سانس

بھر کے وہ اس کے ہم قدم ہوا اس نے کتنے موڑ کاٹے کتنی راہداریوں

سے گزرا اسے نہیں معلوم ہوا جیسے جیسے وہ آگے جارہا تھا اس کا دل بیٹھتا

جارہا تھا ایک کمرے کے سامنے رک کر جیک نے شیشے کا دروازہ کھولا

اور پیچھے ہٹ گیا روبرٹ کے ہاتھ بے جان ہونے لگے اس کا گلا خشک

ہونے لگا تھا اس نے پہلا بے جان قدم اٹھا کر کمرے میں رکھا پھر دوسرا

پہلی نظر اس کی ادور اپر پڑی جس کے چہرے پر آکسیجن ماسک لگا تھا

قریب جا کر اس نے اس کا چہرہ دیکھا وہ بالکل زرد ہو چکا تھا گویا اس کے

جسم سے سارا خون کسی نے نچوڑ لیا ہو گھٹنوں کے بل فرش پر وہ اس کے

عین سامنے بیٹھا آہستہ سے ہاتھ بڑھا کر اس نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں

میں لے لیا

"روزلی اسے دھوکے سے وہاں لے گئی تھی یہ اس کا پلان تھا وہ اسے مار کر تمہیں حاصل کرنا چاہتی تھی وہ اکیلے ارورا کو نہیں مار سکتی تھی اس کے لیے اس نے جوف سے مدد مانگی"

وہ لب بھینچے اس کی بات سنتا رہا اس کے چہرے پر سرخی سی تھی ہاتھ کانپ رہے تھے

"مجھے تمہاری مدد چاہیے جیسا میں کہوں گا تم وہی کرو گے"

جیک نے اس کا چہرہ دیکھا وہ بے تاثر تھا

☆☆☆

بیڈ پر لیٹی وہ ایک البم کھولے بیٹھی تھی تصویریں دیکھتے ہوئے اس کے چہرے پر اذیت پھیلتی جارہی تھی کتنا خوش تھی وہ ان تصویروں میں لیکن ایک عرصہ ہوا اس نے مسکرانا چھوڑ دیا تھا جیسے جیسے وہ ہیری اور ممی کی تصویریں دیکھتی جارہی تھی اس کی آنکھیں پانی سے بھرتی جارہی تھیں البم ایک طرف رکھ کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تبھی اس کے موبائل کی میسج ٹون بجی اس نے چونک کر موبائل اٹھایا "میں باہر کھڑا ہوں ایمی دروازہ کھولو" وہ مارک کا میسج تھا اس نے وقت دیکھا رات کے بارہ بج رہے تھے

" تم اس وقت "

اس نے جوابی ٹیکسٹ کیا وہ تذبذب میں تھی کہ اسے دروازہ کھولنا چاہیے یا نہیں

" اگر تم نہیں ملنا چاہتی تو میں چلا جاتا ہوں "

آنکھیں صاف کرتی وہ بیڈ سے اتر کر دروازہ کی طرف بڑھی

" تم رکو میں آرہی ہوں "

تھوڑی دیر بعد جب اس نے دروازہ کھولا تو وہ سامنے کھڑا تھا اس کی آنکھیں سرخ ہو رہیں تھیں

Zubi Novels Zone

" کیا ہوا مارک تمہیں اتنی رات کو خیریت تھی "

مارک نے کوئی جواب نہیں دیا بلکہ قدم اٹھاتا اس کی جانب بڑھا وہ غیر ارادی طور پر پیچھے کی طرف چلتی گئی

"کیا ہوا مارک ایسے کیوں دیکھ رہے ہو "

اس کی نظروں سے اسے خوف آنے لگا تھا اس نے غور سے جب اسے دیکھا تب اسے محسوس ہوا وہ نشے میں تھا اچانک مارک نے ایک جھٹکے سے اسے کندھوں سے پکڑ لیا

" کیا کر رہے ہو مارک چھوڑو مجھے "

وہ چلائی

" نہیں آج نہیں "

چہرہ اس کے قریب کیے وہ اٹک کر بولا ایمی کے جسم میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی چٹاخ کے ساتھ مارک لڑکھڑا کر دائیں طرف صوفے پر جا گرا

"دفع ہو جاؤ یہاں سے "

انگلی دروازے کی طرف کر کے وہ چلائی مارک ہنسنے لگا

" ہو جاؤں گا دفعہ بھی اب اتنی بھی کیا جلدی "

برق رفتاری سے بڑھ کر اس نے ایمی کو بالوں سے پکڑ لیا اسے گھسیٹتے وہ اسے اس کے کمرے کی جانب لے جا رہا تھا وہ خود کو چھڑوانے کی پوری کوشش کر رہی تھی مگر مارک کی گرفت کافی سخت تھی اچانک اس کی نظر سیڑھیوں کے قریب میز پر رکھے گلدستے پر پڑی جیسے وہ سیڑھیوں کے قریب سے گزرا ایمی نے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر گلدستہ اٹھایا اور گھوم کر اس کے سر میں دے مارا

" یو بچ "

سر پر ہاتھ رکھ کے اس نے ایمی کے بال چھوڑ دیے اور گالی بھی دی گلدستہ دوبارہ اس کی طرف پھینک کر وہ باہر کی جانب بھاگی اس نے اپنے پیٹھ پر اس کے کرہانے کی آواز آئی تھی باہر دروازے پر پہنچ کر اس نے گردن موڑ کر دیکھا وہ اس کی طرف آرہا تھا حواس باختہ سی وہ باہر نکل کر سڑک پر بھاگنے لگی

" ہیلپ می "

وہ بھاگتے ہوئے چلائی مگر وہاں کوئی نہیں تھا جو اس کی مدد کرتا بھاگتے ہوئے اس نے دوبارہ گردن موڑی وہ آرہا تھا اس کے ماتھے سے خون نکل رہا تھا

"اوہ گاڈ ہیلپ می "

اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے دوسری جانب سڑک مڑتے ہی اس کی نظر ایک شخص پر پڑی جو سڑک کنارے فٹ پاتھ پر بیٹھا زمین کو گھور رہا تھا

"پلیز مجھے بچالو۔۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔وہ لڑکا۔۔۔۔۔وہ میرے ساتھ ۔۔۔۔۔"

اس کے قریب پہنچ کر وہ تیز ہوتے نفس کے ساتھ بولی اس شخص نے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا

☆☆☆

اپنی ماں کے سینے سے لگی وہ سات سالہ بچی ہچکیوں سے رو رہی تھی

"ممی وہ لوگ داؤد کو لے گئے ممی میں نے کچھ نہیں کیا میں نے اسے روکا تھا وہ لوگ اسے لے گئے"

جب سے داؤد اغوا ہوا تھا ہیر کی حالت خراب تھی سب نے اس سے بار بار پوچھا تھا کہ داؤد کہاں ہے وہ دونوں کہاں گئے تھے کون اسے لے گئے جیسے سوال پوچھ رہے تھے داؤد کی امی نے تو ایک بار پوچھتے ہوئے اسے تھپڑ بھی مار دیا تھا

"تم ہی لے کر گئی ہو گی اسے کہیں۔۔۔۔تمہاری وجہ سے میرا بیٹا مجھ سے چھن گیا تمہاری وجہ سے میں نے اپنے بیٹے کو کھو دیا"

وہ روتے ہوئے اس پر چلا رہی تھیں پہلے تو وہ بنا پلک جھپکائے انہیں روتا دیکھتی رہی پھر بے ہوش ہو کر گر پڑی اور پھر ہوش میں آنے کے بعد وہ صرف روتے ہوئے یہی دہراتی رہی کہ وہ لوگ اسے لے گئے اسے نہیں پتہ کہ وہ لوگ کون تھے تین دن ہو گئے تھے مگر داود کا کوئی سراغ نہیں ملا تھا داود کی امی بیمار رہنے لگی تھیں داؤد ان کا اکلوتا بیٹا تھا وہ جب جب ہیر کو دیکھتی انہیں داود بری طرح یاد آتا اچانک ہیر اپنی ماں کی گود سے نکل کر بیڈ سے اتری

"کہاں جا رہی ہو ہیر؟ "

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

حسنہ (ہیر کی امی) نے پوچھا مگر اس نے کوئی جواب نہیں دیا بلکہ ننگے پیر بھاگتی ہوئی کمرے سے نکل گئی حسنہ اور آمنہ (داؤد کی امی) دونوں خالہ زاد بہنیں تھیں دونوں کی شادی ایک ساتھ ایک ہی گھر میں ہوئی تھی مرتضی حسن اور ابتہاج حسن دونوں بھائی تھے ان کے والدین حیات تھے حسن ابراہیم اکلوتے پوتے کے اغوا ہونے کی خبر سن کر ڈھے سے گئے تھے دادی الگ رو رو کر اسے یاد کرتے نہ تھکتی تھی سب کو لگتا تھا کہ ہیر داؤد کو لے کر گئی تھی کوئی بھی اس کی بات نہیں سن رہا تھا مرتضی اور ابتہاج نے اس سے پوچھا تھا کہ وہ دونوں کہاں گئے تھے مگر وہ کچھ بھی نہیں بتا سکی تھی ڈرائیور کے بتانے پر وہ پولیس کے ساتھ وہاں گئے تھے جہاں فیکٹری تھی مگر وہاں جا کر معلوم ہوا فیکٹری تو سیل ہو چکی ہے اور فیکٹری کا مالک یہ ملک چھوڑ کر جا چکا ہے ہیر بھاگتی ہوئی

آمنہ کے کمرے میں گئی تھی وہ ٹیک لگائے ویران چہرہ لیے خلا میں دیکھ رہی تھیں

"خالہ۔۔۔"

ہیر نے قریب جا کر ان کے گھٹنے پر ہاتھ رکھا اس کا چہرہ آنسو میں بھیگا ہوا تھا انہوں نے چونک کر اسے دیکھا ہیر انہیں خالہ بھی بلاتی تھی اور چچی بھی خالہ انہیں تب بلاتی جب اسے ان پر ڈھیر سارا پیار آتا تھا یا داؤد کو چڑوانا ہوتا

"آپ مجھ سے ناراض ہیں"

اسے ہچکی آئی انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا بس یک ٹک اسے دیکھتی گئی

" خالہ میں نے کچھ بھی نہیں کیا مجھے نہیں پتہ وہ کون تھے داؤد نے مجھے کہا کہ وہ مجھے کچھ دکھانا چاہتا ہے اور۔۔۔۔"

اپنی اور داؤد کی آخری گفتگو اس نے ہچکیوں کے درمیان انہیں کہہ سنائی

" میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں خالہ مجھ سے ناراض نہ ہو "

اس نے آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیے آنسوؤں کا گولا آمنہ کی حلق میں اٹکا ہاتھ بڑھا کر انہوں نے اسے اٹھا کر اپنی گود میں بٹھا دیا خود میں بھینچے انہیں احساس ہوا ہیر کا جسم بخار میں دہک رہا تھا وہ جو آنسو روکے بیٹھی تھیں پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی "ہیر میری بیٹی خالہ کے شہزادی "اس کا چہرہ اور سر چومتے ہوئے وہ یہی الفاظ دہرائے جا رہے تھیں دروازے کی درز سے حسنہ نے سب کے ساتھ کھڑے ہو کر یہ منظر دیکھا تھا پھر پلٹ گئی تھی

☆☆☆

بائک سے اتر کر وہ اندرونی دروازے کی جانب بڑھی اس کے پیروں میں سفید جو گر تھے چھوٹے بال پونی میں بندھے تھے ہال سے گزرتی وہ لفٹ کے دائیں جانب بنے ایک کمرے کے سامنے رکی اس کا دل تیزی

سے دھڑک رہا تھا لمبی سانس سینے میں بھر کر اس نے ہوا میں چھوڑ دی چہرے پر ہاتھ پھیر کر اس نے خود کو ریلیکس کیا اور ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھول دیا

کہاں تھیں تم روزلی میں کتنے دنوں سے تمہارا انتظار کر رہا تھا تمہیں " " میرا ذرا احساس نہیں ہے

بک ریک کے سامنے کھڑے روبرٹ نے بنا پلٹے کتاب واپس رکھتے ہوئے اسے مخاطب کیا

"میں۔۔۔۔۔۔میں وہ۔۔۔۔۔ "

روزلی نے تھوک نگلا پتہ نہیں کیوں مگر اس کی زبان لڑکھڑا گئی

"اوہاں تم تو کافی مصروف رہتی ہو میں نے بھی پتہ نہیں تمہیں کن کاموں میں الجھا رکھا ہے تم تو آرام بھی نہیں کرتی ہو گی"

وہ قدم قدم چلتا ہوا اس کے سامنے آ رکا روزلی نے غور سے اسے دیکھا اس کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی چہرہ کافی پر سکون تھا کیا اسے نہیں معلوم کہ ارورا مر چکی ہے روزلی نے سوچا دفعتاً ارابرٹ نے دونوں ہاتھ اس کے کمر کے گرد ڈال کر اپنے قریب کیا روزلی کا سانس رکا

"میں اکیلا ہو گیا ہوں روز۔۔۔۔۔مجھے یہ تنہائی کاٹنے لگی ہے"

ایک ہاتھ اٹھا کر روزلی کے پیچھے دروازہ بند کر دیا اور مزید اس کے قریب ہو گیا

" رو۔۔۔۔رابرٹ تمہیں کیا ہوا ہے "

کپکپاتے ہاتھ اس نے اس کے کندھوں پر رکھنے چاہے مگر وہ ایسا نہیں کر سکی روبرٹ نے بنا کچھ کہے اس کے ہاتھ پکڑے اور اسے دروازے کے ساتھ لگا دیا روزلی لب بھینچے سانس روکے اس کی آنکھوں میں دیکھتی گئی اس کی نظریں اس کے پورے چہرے پر بھٹک رہی تھیں روبرٹ کے سانسوں کی تپش وہ اپنے چہرے پر محسوس کر سکتی تھی اس نے دیکھا روبرٹ کا چہرہ ایک انچ کے فاصلے پر تھا یہی تو وہ چاہتی تھی کہ سارے فاصلے مٹ جائیں وہ اس کا ہو جائے آنکھوں سے ہوتی اس کی نظر اس

کے ہونٹوں اور پھر تل تک چلی گئی اور پھر اس نے آنکھیں بند کر لیں وہ جو چہرے پر نرمی پھیلائے اس کے اتار چڑھاؤ دیکھ رہا تھا یکا یک اس کی آنکھوں میں لہو چھلکنے لگا ہاتھوں کی نرم گرفت میں سختی سی در آئی روزلی نے آنکھیں نہیں کھولیں اسے پانے کے لیے وہ سب کچھ سہہ جانا چاہتی تھی اچانک اس کے ہاتھ چھوڑ کر روبرٹ نے پیچھے ہوتے ہوئے دار تھپڑ اس کے منہ پر مارا وہ جو بے جان سی کھڑی تھی ایک زرناٹے دیوار میں جا لگی چہرے پر ہاتھ رکھے اس نے خوفزدہ نگاہیں روبرٹ پر ڈالیں جو تیش میں دوبارہ اس کی طرف بڑھا بالوں سے پڑ کر کھڑا کرتے اس نے روزلی کے چہرے پر تھپڑوں کی بارش کر دی

"تم نے اسے مار دیا۔۔۔۔۔۔ تم نے اسے مار دیا "

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

یہی الفاظ دہراتے وہ اسے مارتا گیا روزلی نے پورا زور لگا کر اسے دھکا دیا اس کی ناک اور منہ سے خون نکل رہا تھا آنکھوں میں پانی جمع ہو چکا تھا

"ہاں مار دیا میں نے اسے اچھا ہوا وہ مر گئی اگر اس دن وہ نہ مرتی تو بعد میں مرتی اور میرے ہاتھوں ہی مرتی وہ تمہیں مجھ سے دور کر رہی تھی "میں محبت کرتی ہوں تم سے سنا تم نے میں محبت کرتی ہوں تم سے

کھڑے ہو کر وہ پوری قوت سے چلائی

"مجھے تم چاہیے روبرٹ۔۔۔۔۔مجھے صرف تم چاہیے"

وہ دوبارہ چلائی

"مجھے حاصل کرنا چاہتی ہو؟۔۔۔۔ہاں۔۔۔۔مجھے حاصل کرنا چاہتی ہو۔۔۔ٹھیک ہے اجاؤ یہ کھڑا ہوں میں آجاؤ ابھی"

دونوں ہاتھ اٹھا کر اس نے کہا اس کی آنکھوں میں غیضو غضب جھلک رہا تھا وہ ایک قدم بھی نہ اٹھا سکی رابرٹ تیزی سے اس کی طرف بڑھا اس کے بالوں سے پکڑ کر اس کا سر دیوار میں دے مارا ایک بار۔۔۔پھر دوسری بار۔۔۔تیسری بار دروازہ کھول کر اسے باہر کی جانب دھکا دیا وہ لڑکھڑاتے ہوئے دور جا گری اس کا سر پھٹ گیا تھا خون نکل کر اس کی پورے چہرے پر پھیل گیا اس نے دیکھا وہ پھر سے اس کی جانب بڑھ رہا تھا تیزی سے اٹھ کر وہ باہر کی جانب بھاگی اگر وہ نہ بھاگتی تو روبرٹ اسے ختم کر دیتا ہے اسے بھاگتے دیکھ کر رابرٹ یک دم رک گیا

"میں تمہیں اتنی آسان موت نہیں دوں گا "

اس کے جاتے ہی اس نے ہال میں موجود ہر چیز تہس نس کر دی اس کا غصہ ایسے تھا کہ کم ہونے میں ہی نہیں آ رہا تھا بس نہیں چل رہا تھا اس کا کہ کیا کچھ کر ڈالے جب وہ وہاں پر موجود ہر ایک چیز کو توڑ چکا تو باہر نکل گیا وہاں کوئی بھی نہیں تھا روزلی بھاگ گئی تھی اس کے قدم اپنی گاڑی کی جانب تھے پورے دو گھنٹے وہ ریش ڈرائیو کرتا رہا شہر کی خاک چھانتے اس نے ایک جگہ گاڑی روک دی اور باہر نکل گیا چند قدم چل کر جب وہ خود سے لڑ کر تھک گیا تو سڑک کے کنارے بیٹھ گیا اس کا دل غم و غصے سے پھٹنے کے قریب تھا ایک بھاری بوجھ سا تھا جو اس کے دل پر تھا وہ رونا چاہتا تھا مگر۔۔۔۔۔۔۔

اسے کسی کے بھاگنے کی آواز آئی اس نے چہرہ نہیں اٹھایا بس سڑک کے کنارے بیٹھا فرش کو گھورتا رہا اچانک دو سفید ننگے پیر اس کے سامنے آئے

"پلیز مجھے بچالو۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔وہ لڑکا۔۔۔۔۔۔وہ میرے ساتھ۔۔۔۔۔"

اس کے پیروں سے نظریں اٹھا کر اس نے اس کا چہرہ دیکھا

☆☆☆

اس نے اپنی بائک ایک فیکٹری کی عمارت کے سامنے روکی جب وہ نیچے اترا تو اس کے ایک ہاتھ میں گن دوسرے ہاتھ میں سگریٹ تھا سگریٹ ہونٹوں میں دبا کر لائٹر کے شعلے سے اسے جلایا لائٹر کی روشنی میں اس

کا چہرہ نظر آیا جو کچھ دیر قبل رات کی سیاہی میں چھپا ہوا تھا منہ سے
سگریٹ نکالے بغیر وہ سیدھ میں چلتا گیا سامنے گیٹ بند تھا سگریٹ
پھینک کر وہ دس قدم پیچھے چل کر برق رفتاری سے گیٹ کی جانب بھاگا
پھرتی سے چھلانگ لگاتے اس نے مہارت سے گیٹ چڑھنا شروع کر
دیا اگلے دس سیکنڈ میں وہ گیٹ کی دوسری جانب کود چکا تھا اس کے قدم
اب تیزی سے اندر کی جانب بڑھ رہے تھے اس نے اب دوسرا سگریٹ
سلگا لیا تھا اندر سامنے اور دائیں بائیں سینکڑوں کی تعداد میں چھوٹے
بڑے ٹینک رکھے تھے گن نکال کر اس نے سب سے چھوٹے ٹینک پر
گولی چلا دی الکوہل دھار کی صورت سراخ سے نکلنے لگی دوسرا فائر گھوم
پر کیا آخری فائر اپنے سامنے کھڑے سب سے کر دوسری جانب ٹینک
بڑے ٹینک پر کر دیا سلگتا ہوا سگریٹ اپنے سامنے پھینکا الکوہل کی دھار
پھیلتی ہوئی اس کی جانب آ رہی تھی اس نے سگریٹ اور شراب کا فاصلہ

نظروں میں ناپا اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری۔۔۔۔۔دل فریب مسکراہٹ تیسرا سگریٹ نکال کر اس نے مزے سے سلگایا اور باہر کی جانب بڑھ گیا گیٹ پار کر کے اس نے آخری نظر فیکٹری پر ڈالی اور بائک پر جا بیٹھا ہیلمٹ پہن کر اس نے بائک سٹارٹ کی اور یہ جا وہ جا۔بہت آگے جا کر اس نے اپنے دل میں اتر جانے والا دھماکہ سنا تھا

"کمال کر دیا تم نے جیک۔۔۔۔گڈ ویری گڈ "

اس نے خود کو شاباشی دی

☆☆☆

روبرٹ نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا بکھرے بالوں اور خوفزدہ چہرے والی ایمی اس کے سامنے کھڑی تھی اس کے بات پر روبرٹ نے گردن ترچھی کر کے اس لڑکے کو دیکھا جو تھوڑے فاصلے پر رک گیا تھا

" چلی جاؤ یہاں سے "

سپاٹ لہجے میں کہہ کر اس نے دوبارہ گردن جھکا دی ایمی کے ہاتھ بری طرح کانپے

"!پلیز مجھے اس سے بچا لو وہ میرے ساتھ۔۔۔ "

کپکپاتے ہاتھ چہرے پر رکھے وہ بری طرح رودی مارک نے جب دیکھا کہ یہاں ایمی کی دال نہیں گلنے والی تو وہ چہرے پر شیطانی مسکراہٹ لیے اس کی طرف بڑھا ایمی خوف سے دو قدم پیچھے ہوئی اس کی نظر نیچے بیٹھے شخص پر گئی جو پتھر بنا بیٹھا بس زمین کو گھورے جا رہا تھا اس نے بے دردی سے آنکھیں رگڑی پھر مارک کو دیکھا

" اگر آج میرا بھائی زندہ ہوتا تو میں دیکھتی کہ تم کیسے مجھے ہراس کرتے ہو میں تمہاری دوست ہوں مارک تم کیوں ایسا کر رہے ہو میں سمجھی تھی کہ تم میری مدد کرو گے ہیری اور ممی کے قاتلوں کو ڈھونڈنے میں مگر تم تو۔۔۔۔۔"

ایمی نے دیکھا کہ وہ پتھر بنا بیٹھا شخص ایک جھٹکے سے کھڑا ہوا تھا

"تمہیں یہ لڑکی چاہیے اجاؤ لے جاؤ اسے "

روبرٹ نے ایمی کا بازو پکڑ کر آگے کی طرف دھکیلا مارک جو گنگ سا کھڑا تھا اس کی بات پر پہلے تو چونکا پھر ایک قدم آگے بڑھایا قریب پہنچ کر اس نے اسے پکڑنے کے لیے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ روبرٹ نے اس کا وہی ہاتھ پکڑ لیا سختی سے اس کا ہاتھ مروڑتے اس نے ایمی کی طرف دیکھا مارک کراہانے لگا جب کہ ایمی دہشت زدہ سی کھڑی ان دونوں کو دیکھنے لگی

تم اکیلی ہو تو اس کا کیا مطلب ہوا کہ تم ایک کمزور اور ڈرپوک لڑکی ہو " اس جیسے سینکڑوں درندے تمہارے سامنے آئیں گے تو کیا تم سب سے

بھاگ کر ایسے ہی ہر کسی کو مدد کے لیے پکارو گی کب تک ایسے ہی بھاگتی رہو گی ایک نہ ایک دن کوئی تو تمہارے ساتھ کھیل ہی جائے گا تب تم "کیا کرو گی رووگی ماتم کرو گی اور پھر خود کشی

اچانک رک کر اس نے کراہتے ہوئے مارک کا چھوڑا اور پوری قوت سے گھونسا اس کے جبڑے پر مارا وہ گھومتا ہوا پیچھے جا گرا ایمی ڈر کر پیچھے ہونے لگی تھی کہ روبرٹ نے سختی سے اس کا بازو پکڑ لیا وہ تڑپ گئ لہو چھلکاتی نگاہوں سے اس کی آنکھوں میں دیکھا

"ماردو یا مر جاو "

کہہ کر اسے مارک کی طرف دھکیل دیا جو سڑک پر گرا خود کو پیچھے کی طرف گھسیٹنے لگا تھا لڑکھڑاتے ہوئے ایمی فورا سیدھی ہوئی اسے سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے

"میں۔۔۔۔میں کیسے مار دوں اسے "

وہ دوبارہ رونے لگی۔اف روبرٹ نے آنکھیں مسلیں مارک اٹھ کر بھاگنے لگا تھا کہ روبرٹ نے تیزی سے آگے بڑھ کر اسے کالر سے دبوچا اسی طرح اسے پکڑے اس نے اس کا سر قریب کھڑی اپنی گاڑی کے بونٹ پر دے مارا وہ ڈگمگاتے ہوئے دوبارہ سڑک پر گرا آنکھوں کے سامنے دھند چھانے لگی اسے اپنے ماتھے سے گال پر نمی کا احساس ہوا اس نے ہاتھ بڑھا کر اپنا گال چھوا پھر ماتھا ہاتھ سامنے کر کے اس نے دیکھا وہ

خون تھا تیری سے گاڑی کی ڈگی کھول کر روبرٹ نے ایک موٹی زنجیر نکالی واپس آ کر وہ زنجیر ایمی کے سامنے پھینک دی پھر خود گاڑی کے بونڈ پر چڑھ کے بیٹھ گیا ایمی نے پہلے زنجیر پھر روبرٹ کو دیکھا جو سپاٹ چہرہ لیے جیب سے سگریٹ کی ڈبی اور لائٹر نکال رہا ہے تھا وہ ایمی کو نہیں دیکھ رہا تھا ایمی نے جھک کر وہ زنجیر اٹھائی پھر مارک کے سامنے جا کھڑی ہوئی

" نہیں نہیں ایمی رک جاؤ پلیز نہیں "

وہ خود کو پیچھے دھکیلتے ہوئے گڑ گڑایا ایمی کی آنکھوں میں چھانے والی وحشت اب اس کی آنکھوں میں چھانے لگی تھی زنجیر ہاتھ پر لپیٹ کر اس نے پوری قوت سے اسے مارا وہ چیخ اٹھا اس نے دوبارہ مارا اور پھر

مارتی گئی وہ سوچ رہی تھی کہ گاڑی پر بیٹھا شخص اسے روکے گا مگر روبرٹ اطمینان سے سگریٹ پیتے ہوئے اسے دیکھتا رہا مارک کو مارتے ہوئے اسے احساس ہوا کہ وہ بے ہوش ہو چکا ہے اس کا پورا چہرہ خون میں لت پت ہو چکا تھا اس نے ہاتھ روک لیا چہرہ موڑ کر اس نے روبرٹ کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا وہ چل کر اس کے سامنے آئی اور زنجیر والا ہاتھ اس کے سامنے کیا سگریٹ پھینک کر وہ نیچے اترا اور زنجیر اس کے ہاتھ سے لے لی گھوم کر اسے ڈگی میں واپس رکھا پھر اس کے سامنے آ کھڑا ہوا

"فکر مت کرو وہ مرا نہیں ہے ابھی "

اس نے مدھم آواز میں کہا البتہ چہرے کا سپاٹ پن ہنوز قائم تھا

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

"وہ دوبارہ آگیا تو؟ "

اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا

" نہیں آئے گا اگر آ بھی گیا تو تمہیں دیکھتے ہی واپس بھاگ جائے گا "

"تھینک یو کہ تم نے میری مدد کی اگر آج تم نہ ہوتے تو۔۔۔ "

روبرٹ نے ہاتھ اٹھا کر اسے روکا وہ یکدم خاموش ہوئی

" کیا کہہ رہی تھی تم اسے کہ تم اپنے بھائی اور ماں کا بدلہ لینا چاہتی ہو "

ایمی نے اثبات میں سر ہلایا پھر تیری سے نفی میں

نہیں نہیں بدلا نہیں لینا چاہتی بلکہ انہیں پکڑ کر پولیس کے حوالے "
"کرنا چاہتی ہوں

اس نے جلدی سے کہا روبرٹ کچھ دیر اسے دیکھتا رہے پھر یک دم ہنس پڑا پتہ نہیں کیوں مگر وہ ہنس رہا تھا ایمی نے الجھ کر اسے دیکھا اس نے ایسی تو کوئی بات نہیں کی جس پر ہنسا جاتا وہ ایک انگلی اور انگوٹھے کو آنکھوں پر رکھے مسلسل ہنس رہا تھا اسی طرح ہنستے اس نے ایمی کو دیکھا اور پھر ایمی نے دیکھا اس کی آنکھوں میں پانی تھا نمکین پانی

"تم رو رہے ہو؟ "

اس نے پوچھ ہی لیا

" نہیں میں کیوں رووگا یہ تو بس ہنسنے کی وجہ سے "

آہستہ سے وہ دوسری طرف مڑ گیا ایمی کچھ لمحہ اس کی چوڑی پشت کو دیکھتی رہی پھر گھوم کر اس کے سامنے آئی وہ اب ہنس نہیں رہا تھا بلکہ ضبط کیے کھڑا تھا

تم رونا نہیں چاہتے تم بس کوئی ایسا طریقہ ڈھونڈ رہے تھے جس کو " استعمال کر کے تم اپنے آنسو باہر نکال سکو جو اندر ہی اندر تمہیں جلا رہے ہے

ہیں میں یہ نہیں پوچھوں گی کہ تمہیں کون سا غم اندر ہی اندر کھا رہا ہے اگر تم رو کر اپنا دل ہلکا نہیں کرو گے تو تم انسان نہیں رہو گے بلکہ پتھر بن جاؤ گے تمہیں پتہ ہے جب میرا دل غم سے پھٹنے لگتا ہے تو میں روتی ہوں اور چیخ چیخ کر روتی ہوں اگر میں ایسا نہ کروں تو میں خود کو انسان نہیں پتھر سمجھنے لگتی ہوں جس کو اپنے بھائی اور ماں کی موت کا دکھ نہیں ہے مجھے پتہ ہے کہ میں ان کے قاتلوں کو نہیں ڈھونڈ سکوں گی اور نہ ہی ابھی تک پولیس ڈھونڈ پائی ہے ایک یہی غم ہے جو اندر ہی اندر مجھے کھا رہا ہے میں اس ایک شخص کو جس کی وجہ سے یہ سارا کھیل شروع ہوا اپنے ہاتھوں سے مارنا چاہتی ہوں اس کی وجہ سے میرا بھائی مارا گیا میری ماں کو گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا "

وہ بول رہی تھی اور وہ خاموشی سے اسے سن رہا تھا

"روبرٹ۔۔۔۔روبرٹ ملر نام ہے اس کا ایک گینگسٹر، قاتل، مافیا کا بادشاہ، بے رحم اور سفاک جس دن وہ میرے سامنے آیا میں اسے مار دوں گی اس کی وجہ سے میری فیملی ختم ہو گئی اس کی وجہ سے میں اکیلی رہ گئی اور مارک جیسے کتے میرے پیچھے پڑ گئے وہ لوگوں کو مار کر یہ نہیں سوچتا کہ مرنے والوں کے پیچھے رہے جانے والے کن حالات میں ہیں وہ انسان نہیں ایک حیوان ہے"

اچانک رک کر اس نے سامنے کھڑے شخص کو دیکھا جو غور سے اسے سن رہا تھا آنکھوں میں ٹھہرے آنسو کب کے خشک ہو چکے تھے

"وہ ایک بھیڑیا ہے اسے لوگوں پر رحم نہیں آتا اسے کسی پر ترس نہیں آتا وہ لوگوں کو اس طرح مارتا ہے کہ دیکھنے والے موت سے خوف کھائیں اسے موت سے ڈر نہیں لگتا اس کے اس دنیا میں اتنے دشمن ہیں کہ اسے فرق نہیں پڑتا کہ کون کیا کر لے گا اسے اگر فرق پڑتا ہے تو اپنے کسی عزیز کی تکلیف پر پڑتا ہے اپنے کی کسی موت پر پڑتا ہے اپنے کہ کسی پیٹھ پر وار کرنے سے پڑتا ہے اپنے کہ کسی بچھڑنے پر پڑتا ہے"

وہ بولتا گیا اور وہ حیرت سے اسے سنتی گئی

"تم۔۔۔تم جانتے ہو اسے"

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

روبرٹ نے اس کی آنکھوں میں دیکھا پھر چل کر ایک قدم اس کے قریب آیا ہلکا سا جھک کر اپنی آنکھیں اس کی آنکھوں میں گاڑیں

"خود سے بھی زیادہ "

ایمی کے جسم میں سنسنی خیز لہر سی دوڑ گئی وہ زیادہ دیر ان گہری آنکھوں میں نہ دیکھ سکی جس میں خاموش دہشت سی تھی اور نظریں دائیں طرف پھیر دی

"اگر وہ کبھی تمہارے سامنے آگیا تو کیا تم واقعی اسے مار دو گی؟ "

سیدھا ہوتے وہ عجیب طریقے سے مسکرایا ایمی نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا سامنے کھڑا شخص جو عام سا تھا اسے دیکھ کر وہ خوف سے کچھ نہ کر پائے گی کہاں مافیا کا خطرناک گینگسٹر جو غلطی سے اس کے سامنے آ بھی گیا تو اس کو مارنا تو دور وہ خود ہی فوت ہو جائے گی

"پتہ نہیں "

اس نے بے بسی سے چہرہ جھکا دیا

" میں اگر تمہارے دشمنوں کو تمہارے سامنے لا کھڑا کروں جن کو تم تلاش کرنے کے بجائے گھر میں چھپ چھپ کر گالیاں دیتی ہوا نہیں مر جانے کی بددعائیں دیتی ہو تو کیا تم انہیں مار دو گی؟"

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اس کی آنکھوں میں مسکراہٹ تھی وہ پتہ نہیں اس سے کیا سننا چاہتا تھا

"ہاں مار دوں گی "

چہرہ اٹھا کر وہ بے خوفی سے بولی اور وہ یکدم ہنس پڑا دل کھول کر ہاں وہ واقعی میں ہنسا تھا

"تم مذاق اڑا رہے ہو میرا "

وہ رو دینے کو ہوئی

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

"میں تمہارے ہر دشمن کو تمہارے سامنے لا کھڑا کروں گا یہاں تک کہ روبرٹ ملر کو بھی"

ہنسی روک کر وہ سفاکیت سے بولا وہ گنگ شکل بنائے کھڑی رہ گئی

"اجاؤ"

کہہ کر گاڑی میں جا بیٹھا وہ میکانکی انداز میں چلتی اس کی دوسری طرف آبیٹھی

"تمہارا نام کیا ہے"

گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے وہ رکا پھر اس کو دیکھا وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی

"داؤد۔۔۔۔داؤد مرتضی نام ہے میرا "

اس کا چہرہ سخت ہو گیا بالکل پتھر کی طرح وہ اس سے کچھ اور بھی پوچھنا چاہتی ہیں مگر اس کا چہرہ دیکھ کر اپنا ارادہ بدل لیا

☆☆☆

وہ صوفے پر بیٹھی ٹانگیں لمبی کیے سامنے دیوار پر لگی جوف کی فریم شدہ تصویر دیکھ رہی تھی اس کے دائیں طرف بیڈ پر جوف بیٹھا تھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا روزلی کے ساتھ ہوئے واقع کو آج چوتھا روز تھا وہ تقریبا مرتے مرتے بچی تھی دو دن تک تو وہ ہوش و خرد سے بیگانہ رہی تھی

تیسرے دن ہوش میں آتے اس نے گونگوں کا جھوٹا کھالیا تھا اور آج چوتھا تھا۔ اور جوف سوچ رہا تھا کہ آگے کیا ہوگا وہ آگے کیا کرے گی کیا سوچا ہوگا اس نے

"تو پھر کیا سوچا ہے تم نے "

بالآخر جوف نے منہ کھول ہی لیا

" روبرٹ کی موت "

اس نے جوف کی تصویر سے نظر نہیں ہٹائی

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

" کیاایسا ممکن ہے تمہارے لیے "

جوف نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا پھر معنی خیزی سے مسکرایا

تم ہو نا تم میری ہر ناممکن چیز کو ممکن بناؤ گے تم اور میں ہم دونوں " مل کر اسے ماریں گے اس نے جو کچھ میرے ساتھ کیا وہ مرتے دم تک نہیں بھولوں گی "

اسے دیکھ کر وہ سختی سے بولی

" ادھر آؤ "

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

بیڈ سے ٹیک لگاتے اس نے روزلی کو کہا وہ سپاٹ چہرہ لیے اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی جوف نے اپنا ہاتھ بڑھا کر اسے اپنے قریب بٹھایا وہ خاموشی سے بیٹھ گئی

"مجھ پر یقین ہے "

اس کی گردن کے پیچھے ہاتھ رکھا اس نے اثبات میں سر ہلایا

"ہاں ہم اسے ختم کر دیں گے "

مسکرا کر کہتے دوسرا ہاتھ اس کے کمر میں ڈالا اور اسے اپنے برابر دوسری طرف لٹا دیا لیمپ اف کرنے کے ساتھ اس نے موبائل بھی آف کر دیا تھا

☆☆☆

" کیا بکواس کر رہے ہو "

جیک کے بات سن کر جوف چلا ہی تو اٹھا

" میں سچ کہہ رہا ہوں کل رات ہی کسی نے فیکٹری میں گھس کر آگ لگائی تھی پوری فیکٹری جل گئی کچھ بھی نہیں بچا میں نے آپ کو بہت دفعہ کال کی تھی مگر آپ کا فون بند تھا اتنی جلدی میں یہاں بھی نہیں آ

سکتا تھا پوری رات میں وہاں مصروف رہا تھا آگ بجھانے میں (بلکہ جلا نے اور مزید بھڑ کانے میں)

آخری الفاظ اس نے دل میں کہے اور دل ہی دل میں مسکرایا وہ بل کھا کر اٹھا اس کے برابر بیٹھی روزلی نے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا اس کے ہاتھ میں جوس کا گلاس تھا ان دونوں کو دیکھتے ہوئے وہ وقفے وقفے سے گھونٹ بھر رہی تھی آنکھوں میں کوئی تاثر نہیں تھا

"روبرٹ۔۔۔۔۔اسی نے کیا ہے یہ سب "

اس نے آرام سے کہا

"میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا "

روزلی کی طرف مڑ کر وہ چلایا

" تم نہیں جانتے کہ وہ کیا کر سکتا ہے اسے ہلکے میں مت لینا "

صوفے سے ٹیک لگاتی اس نے ایک اور گھونٹ بھرا جوف پاگل ہونے کے قریب تھا اس کی فیکٹری کروڑوں مالیت کی تھی وہ شراب کی سپلائی کرتا تھا اس کی فیکٹری راکھ ہو گئی تھی

مجھے ان چاروں کی تصویریں دو جنہوں نے روزلی کے ساتھ مل کر (
ہیری اور اس کی ماں کو قتل کیا تھا اور یہ بھی کہ وہ اب کہاں ہوتے ہیں
) جیک کے سامنے کھڑے روبرٹ یعنی داؤد نے اسے کہا

وہ ایک ایک کر کے ہمیں مارنا شروع ہو گا جب تک ہم سب مر نہیں "
جاتے وہ چین سے نہیں بیٹھے گا"

آنکھوں میں کرب لیے روزلی نے ایک اور گھونٹ بھرا

وہ اس وقت جم میں کھڑا تھا اپنے ذاتی جم میں اس کے سامنے پنچ بیگ (
لٹک رہا تھا جس پر وہ اپنی پوری قوت سے مکے برسا رہا تھا اس کے دائیں
طرف سنوکر میز پر ایمی بیٹھی تھی جو اسے ہی دیکھ رہی تھی اس کی

آنکھوں میں آنسو تھے کیونکہ اس نے آج پہلی دفعہ کسی کو مارا تھا وہ بھی

جان سے)

میں نے ارورا کو مارا ہے یہ بات روبرٹ کے دل میں تیر کی طرح "

" کھب گئی ہے وہ بے رحم ہو چکا ہے رحم دل تو وہ پہلے بھی نہیں تھا

جوف اس کے برابر میں آ بیٹھا اس کا سر درد سے پھٹنے لگا تھا جیک

مسکراہٹ دبائے وہاں سے ہٹ گیا

آخری گھونسا مار کے وہ رکا پھر مڑ کر روتی ہوئی ایمی کو دیکھا پھر چلتا ہوا )

اس کے سامنے آیا ایمی نے چونک کر اسے دیکھا اس کے وجیہہ چہرے پر

پسینے کے قطرے تھے اس کی سیاہ شرٹ بھی پسینے میں بھیگی ہوئی تھی

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

"میرے سامنے رونے دھونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اگر اتنا ہی رونا آرہا ہے تو چلی جاؤ یہاں سے مجھے بزدل اور ہر وقت رونے والی لڑکیوں سے شدید نفرت ہے"

قہر بھری نظر ڈال کر اسے کہا اور پلٹ گیا ایمی نے سختی سے آنکھیں رگڑ ڈالی)

"یہ اس کا پہلا شکار تھا "

اپنے سامنے پڑے مرے ہوئے اپنے آدمی کو وہ ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا

اپنا سارا فوکس نشانے پر لگاؤ تمہارا دماغ بھٹکا تو تمہارا نشانہ خطا ہو " (
جائے گا اور تم اپنے دشمن کو کھو دو گی"

شوٹنگ کلب میں کھڑا وہ اسے سکھا رہا تھا آج انہوں نے دوسرا شکار بھی
کر ڈالا تھا)

وہ چھپ کر شکار کر رہا ہے ہم اسے نہیں ڈھونڈ پا رہے اگر ایسا چلتا رہا "
تو ہم بھی اس کا شکار ہو جائیں گے"

دوسری لاش کو دیکھتے روزلی نے جوف سے کہا

جب دشمن وار کرے تو خود کو اس وار سے بچاؤ اس پر وار اس وقت "(
کرو جب دشمن اپنے وار سے تھک جائے"

(وہ اسے فائٹنگ سکھا رہا تھا

جوف اپنے سامنے اس تین منزلہ جدید عمارت کو دیکھ رہا تھا جو حال ہی میں اس نے بنوائی تھی اس میں سے سیاہ گاڑھا دھواں اٹھ کر اوپر آسمان کی طرف جا رہا تھا ہر کوئی آگ بجھانے میں مصروف تھا وہاں اتنا شور تھا کہ اس کے کان بند ہو چکے تھے اس نے خود سے بڑا دشمن بنا لیا تھا

( تمہارا دماغ ہی تمہارا ہتھیار ہے اس کا صحیح استعمال تمہیں بچا سکتا ہے
اور اس کا غلط استعمال تمہیں موت کے منہ میں ڈال سکتا ہے)

روزلی اپنے فلیٹ کے سامنے کھڑی چابی سے دروازے کا لاک کھول رہی تھی اندر قدم رکھتے اس نے جیسے ہی دروازہ بند کرنا چاہا کہ چار پولیس آفیسرز تیزی سے اسے پیچھے کرتے اندر داخل ہوئے ایک نے اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر پیٹھ پر کیے دو نے جلدی سے پورے کمرے کی تلاشی لینی شروع کر دی روزلی کا چہرہ مارے غصے کے سرخ پڑنے لگا اس سے پہلے کہ وہ اس کے ہاتھوں میں کڑی لگاتا اس نے پوری قوت سے خود کو چھڑا کر اسے پرے دھکا دیا وہ لڑکھڑا کر میز میں جا لگا باقی تینوں اس کی طرف بڑھے ان تینوں نے ایک ساتھ اس پر حملہ کیا مگر وہ خود کو ہر وار سے بچاتی دائیں بائیں ہوتی گئی ان کے رکتے ہی اس نے ان پر لاتوں گھونسوں کی بارش کر دی ایک آفیسر نے خود کو سنبھالتے کال ملا کر مزید آفیسرز کو بلا ڈالا اس کی بات سنتے ہی وہ تیزی باہر کی جانب

بھاگ گئی جب وہ جاچکی تو وہ چاروں ایک دوسرے کے سامنے آکھڑے
ڈر گئی ہے "ایک نے موبائل نکال کر کسی سے کہا "گڈ" ہوئے "وہ
داؤد مرتضیٰ کی آواز موبائل سے نکلی وہ کوئی دھن سیٹی میں بجاتا
موبائل آف کر گیا

اس کے کنٹرول روم میں سرخ اور سبز روشنی سی پھیلی تھی جیک کی (
انگلیاں کھٹا کھٹ کی بورڈ پر ٹائپ کر رہی تھی اس کے ارد گرد ایمی اور
داؤد کھڑے تھے داؤد تیز تیز کچھ بول رہا تھا جبکہ ایمی بالکل خاموش سحر
زدہ سی سب کچھ دیکھ رہی تھی

"ہو گیا "

آخری بٹن دباتے جیک نے جوش سے کہا داؤد نے اس کا کندھا تھپکا اور (کنٹرول روم سے باہر نکل گیا ایمی اور جیک اس کے دائیں بائیں تھے

سویمنگ پول میں اس وقت روشنی سی چمک رہی تھی جوف پانی میں لیٹا اوپر کھلے خوبصورت آسمان کو دیکھ رہا تھا اس کے آدمی اطراف میں کھڑے بہت سے دھماکے کر کے اب خاموش ہو چکے تھے روزلی فرش پر بیٹھی دونوں پیر پول میں لٹکائے ہوئے تھی اس نے اشارہ کر کے سب کو وہاں سے جانے کا کہا

ریلیکس جوف بس کچھ دن صبر کر وہ سامنے آئے گا وہ چھپ کر وار " کرنے والوں میں سے نہیں ہے وہ ہمیں بس ڈرا رہا ہے اگر ہم اس سے ڈر گئے تو وہ ہمیں آسانی سے ختم کر دے گا تم سمجھ رہے ہو نا"

اس نے جوف کو مخاطب کیا

" ہاں "

آنکھیں بند کیے جوف نے ہنکارا بھرا وہ پانی میں اتر کر اس کے پاس آئی
جوف نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا

تم پیچھے تو نہیں ہٹ جاؤ گے اس کے بات پر سیدھا ہوتے جوف نے "
ایک جھٹکے سے اسے اپنے قریب کیا

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

" جو خود اپنے پیروں پر چل کر میرے پاس آئے میں اسے چھوڑتا نہیں

ہوں "

اسے پکڑے وہ پانی کے اندر چلا گیا جب اس نے دیکھا روزلی مرنے والی ہو گئی ہے تو اسے لیے وہ پانی سے باہر نکل آیا وہ بری طرح کانسنے لگی تھی

" میں اسے نہیں چھوڑوں گا "

اسے کندھوں سے پکڑے وہ غرایا

" اس نے میرا سب کچھ تباہ کر دیا اس کی وجہ سے میں کنگال ہو گیا میں

اسے ختم کر دوں گا "

پھر جھٹکے سے اسے چھوڑا

"خود کو پر سکون رکھو جوف ورنہ تمہارا غصہ تمہیں کھا جائے گا اور تم کچھ نہیں کر پاؤ گے"

اس نے نرمی سے اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھے گہری سانس بھر کے اس نے روزلی کو بازووں میں اٹھالیا

"آجاو پھر ریلیکس کرتے ہیں ایسے تو مجھے سکون نہیں ملنے والا"

کہہ کر اسے اٹھائے اندر کی طرف بڑھ گیا روزلی نے آنکھیں میچ لی

"اف۔۔۔۔۔"

☆☆☆

"یہ۔۔۔۔۔۔۔یہ لڑکی تو!"

ایمی نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیری پھر مڑ کر داود مرتضی کو دیکھا جو یک ٹک اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا

"اورا نام ہے اس کا"

وہ اس تصویر پر نظریں جمائے میکانکی انداز میں بولا

"تو کیا تم؟ "

پھٹی پھٹی آنکھوں سے داؤد کو دکھا داؤد نے بمشکل اس تصویر سے نظریں ہٹائیں پھر اس کی طرف بڑھا اسے اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر وہ دو قدم پیچھے ہٹی

"تم نے کہا تھا کہ جس دن روبرٹ ملر تمہارے سامنے آیا تو تم اسے ختم کردو گی"

اس کے سامنے کھڑے ہو کر اس نے دونوں بازو ہوا میں اٹھا دیے

" میرا نام ہے روبرٹ ملر یا پھر داؤد مرتضی ایک سیکنڈ میرا اصلی نام داؤد مرتضی ہے اور روبرٹ ملر تو میرا جعلی نام ہے یہ میں تمہارے سامنے کھڑا ہوں مجھے ختم کرنا چاہتی ہو تو کر دو "

اس نے دونوں ہاتھ پیٹھ پر باندھے

" نہیں نہیں تم "

لڑکھڑاتے لہجے میں کہتے وہ تیزی سے باہر کی جانب بھاگ گئی اس کا دل اس بری طرح دھڑک رہا تھا کہ اس نے مڑ کر دیکھا بھی نہیں یہ سب کیا ہو رہا تھا کون تھا وہ آدمی ؟ کیا وہ واقعی میں روبرٹ ملر کے ساتھ کام کر رہی تھی اپنے دشمن کے ساتھ کمرے کا دروازہ کھول کر جیسے ہی وہ ہال

میں داخل ہوئی کہ یکدم رک گئی سامنے دو بھیڑیے کھڑے تھے ایک سیاہ دوسرا اسفید اس کا سانس تک رک گیا

اگر تم نے یہاں سے بھاگنے کی کوشش کی تو یہ دونوں تمہیں چیر "
"پھاڑ دیں گے

وہ کرنٹ کھا کے مڑی

" کیوں کر رہے ہو تم ایسا "

وہ روتے ہوئے چلائی داؤد نے کوئی جواب نہیں دیا ایمی نے چاروں طرف نظر ڈالی آہستہ آہستہ بہت سے آدمی وہاں جمع ہونے لگے تھے

Zubi Novels Zone

جیک بھی ان میں شامل تھا کوئی کمروں سے نکل رہے تھے تو کوئی سیڑھیوں سے اتر رہے تھے کوئی لفٹ سے اتر رہا تھا تو کوئی باہر سے آ رہے تھے

"اگر تم نے مجھے مارا تو یہ سب تمہیں ذرا سا بھی نہیں رہنے دیں گے "

وہ چلتا ہوا صوفے پر جا بیٹھا

" تم نے کیوں کیا ایسا آخر کیوں؟ "

اس کے سامنے آ کر وہ بے بسی سے بولی

"میں نے تمہارے بھائی کو نہیں مروایا "

صوفے کی سیٹ سے ٹیک لگالی دونوں بازو صوفے کی پشت پر پھیلا دیے

جھوٹ مت بولو تم ہی نے اس لڑکی کو کہا تھا کہ وہ میرے بھائی کو مار دیں کیونکہ ہیری نے تم لوگوں کا ڈیٹا ہیک کر کے پولیس کے حوالے کر دیا تھا کہاں چھپا رکھا ہے تم نے اس لڑکی کو "

وہ پھر سے چلائی

"میں اسے مار دوں۔۔۔۔۔ "

" بکواس بند کرو "

وہ اتنی زور سے چلایا تھا کہ ایمی گنگ ہو گئ

ایک لفظ اور نہیں سمجھی اس نے تمہارے بھائی اور ماں کو نہیں مارا وہ " جانتی تھی کہ تمہارے بھائی کی وجہ مجھے جیل ہوئی ہے اسے اگر تمہارے بھائی کو مارنا ہوتا تو مجھے نکلوانے سے پہلے ماردیتی مگر اس نے ایسا نہیں کیا وہ تمہاری فیملی کو جانتی تھی اس نے کہا تھا کہ ہیری ایک غریب لڑکا ہے اگر چھوٹی موٹی ہیکنگ اسے کچھ مل رہا ہے تو وہ اسے کچھ نہیں کرے گی وہ اپنی ماں اور ایک بہن کا سب کچھ ہے وہ ایک فیملی کو توڑنا نہیں چاہتی تھی"

وہ رکا

روزلی نام میں اس لڑکی کا جس نے پہلے تمہاری فیملی کو مروایا اور پھر "

"۔۔۔۔

دونوں ہاتھ باہم پھنسائے اس نے ضبط سے لب بھینچے درد تھا کہ بڑھتا جا رہا تھا ایمی اسے دیکھتی سکتے میں کھڑی رہ گئی جیک نے آگے بڑھ کر ایک تصویر نکال کر اسے دکھائی ایمی نے تصویر پر ایک نظر ڈالی اور ایک جھماکے سے اسے سب کچھ یاد آ گیا اس لڑکی کو اس نے میوزک ہال کے باہر دیکھا تھا جب وہ واپس جا رہی تھی جیک آہستہ آہستہ اسے سب کچھ

بتانے لگا وہ خاموش کھڑی داؤد کو دیکھتے ہوئے اسے سنتی گئی جب وہ بتا چکا تو وہ آہستہ سے چلتے ہوئے اس کے سامنے آبیٹھی داؤد نے سر نہیں اٹھایا

"کیا تم آج بھی میرے کہنے پر اپنی کہانی نہیں سناؤ گے "

اس نے ڈرتے ہوئے اس سے کہا تھا

"کیا سننا چاہتی ہو تم ؟ "

داؤد نے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا

" سب کچھ "

اس نے آہستہ آواز میں کہا داؤد نے اسے دیکھتے دوبارہ چہرہ جھکا لیا تھوڑی دیر بعد اس کے بولنے کی مدھم آواز اس کے ارد گرد گونجنے لگی

☆☆☆

اکیس سال پہلے

داؤد کی جب آنکھ کھلی تو وہ تیزی سے اٹھ بیٹھا اس کا چہرہ پسینے میں ڈوبا ہوا تھا اس نے ارد گرد نظر ڈالی وہاں اس کی طرح اور بھی بہت سے بچے تھے جو آڑے تیر چھے ایک دوسرے کے ساتھ بے سدھ پڑے تھے وہ اب بوریوں میں بند نہیں تھے اس نے اپنے ساتھ لیٹے ایک بچے کو دیکھا جو اس سے چھوٹا تھا اس نے غور سے اسے دیکھا وہ چھت کو دیکھ رہا تھا اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے داود نے آستین سے پہلے اپنا چہرہ

صاف کیا پھر کپکپاتا ہاتھ اس کے کندھے پر رکھا اس کے ہونٹ لرز رہے تھے بچے نے گردن موڑ کر اسے دیکھا

" کیا تم ٹھیک ہو "

اس کی آواز میں نمی تھی بچے نے کوئی جواب نہیں دیا

"کیا تم ٹھیک ہو "

اس نے دوبارہ پوچھا وہ بچہ کچھ دیر اسے دیکھتا رہا پھر اٹھ بیٹھا

"مجھے مم۔۔۔۔ممی کے پاس جانا ہے "

اس کی سسکی بندھ گئی

"مجھے بھی اپنی ممی کے پاس جانا ہے'

داؤد نے اپنی نم آنکھوں کو مسلا دفعتا چلتا ٹرک رک گیا وہ دونوں بالکل چپ ہو گئے انہیں باہر بہت سے لوگوں کی قدموں کی آواز آنے لگی

"جلدی کرو جلدی ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے "

باہر کوئی چلایا

"آنکھیں بند کر کے لیٹ جاؤ "

داؤد نے ڈرتے ہوئے اس بچے کو کہا وہ جلدی سے لیٹ گیا اور آنکھیں زور سے میچ لیں داؤد بھی جلدی سے واپس لمبا ہو گیا ٹرک کا دروازہ کھول دیا گیا باہر گھپ اندھیرا تھا داؤد نے آنکھیں کھول کر باہر کی طرف دیکھا اسے چند ہی ہیولوں کے علاوہ کچھ نظر نہ آیا

" اے اٹھو سارے جلدی اٹھو "

ایک آدمی منہ پر کپڑا لپیٹے ٹرک میں گھس آیا پیر مارتے اس نے سب بچوں کو اٹھانا شروع کر دیا آہستہ آہستہ کر کے سارے بچے اٹھ بیٹھے داؤد غور سے انہیں دیکھے گا

"اترو سارے نیچے جلدی کرو "

باہر کھڑا دوسرا آدمی بولا ایک ایک کر کے سارے بچے ٹرک سے اتر گئے داؤد سب سے آخر میں اترا تھا باہر نکل کر اس نے ارد گرد نظر ڈالی وہاں سڑک کے دونوں طرف گھنے درخت تھے وہاں ایک اور ٹرک بھی کھڑا تھا جس کا دروازہ کھلا تھا اور وہ اندر سے خالی تھا

"چلو اس طرف چلو۔۔۔۔ چلو چلو جلدی کرو "

ایک آدمی نے انہیں اس خالی ٹرک کی طرف جانے کا کہا وہ ڈرے سہمے بچے اس طرف چلنے لگے چند ایک نے رونا شروع کر دیا

" مجھے کہیں نہیں جانا مجھے واپس جانا ہے مجھے اپنے گھر جانا ہے "

وہ بچے ایک ساتھ روتے ہوئے بول اٹھے

"چپ کرو سارے "

ایک آدمی گن نکال کر دھاڑا

" اب کسی کی آواز آئی تو اسے گولی مار دوں گا "

گن بچوں کی طرف کیے چلایا اچانک ایک گولی چلنے کی آواز آئی وہ سب
آدمی یک دم چونکے دوبارہ گولی چلنے کی آواز آئی داؤد نے ایک آدمی کو
گرتے دیکھا بچے روتے چلاتے ادھر ادھر بھاگے کوئی ٹرک کے نیچے
چھپ گیا تو کوئی اندر جا بیٹھا جبکہ داؤد وہیں کھڑا پھٹی آنکھوں سے انہیں
دیکھے گیا جو ایک ایک کر کے گرتے جا رہے تھے تھوڑی دیر بعد ہر
طرف سناٹا چھا گیا داؤد نے درختوں کی اوٹ سے ایک شخص کو اپنی
طرف آتے دیکھا

"ہیلو بے بی ہاؤ ار یو؟"

وہ اس کے سامنے آ کھڑا ہوا داؤد نے کوئی جواب نہیں دیا وہ شخص اسے خاموش دیکھ کر دوسری جانب مڑ گیا داؤد نے دیکھا وہ سارے بچوں کو اکٹھا کر رہا تھا تھوڑی دیر بعد سارے بچے اس کے اس پاس کھڑے ہو گئے وہ شخص ان بچوں کو اپنے ساتھ آنے کا کہہ رہا تھا داؤد کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ شخص اچھا انسان ہے یا برا وہ انہیں کہاں لے کر جا رہا تھا وہ اسے پوچھنا چاہتا تھا کہ وہ کون ہے اور یہ کون سی جگہ ہے وہ بچے اس وقت کہاں ہیں مگر اس کی زبان تالوں سے چپک گئی تھی سارے بچے اس شخص کے گھیرے میں اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگے داؤد سب سے آخر میں تھا نہ جنگل ختم ہونے میں آ رہا تھا نہ سڑک

"تم کون ہو اور ہمیں کہاں لے کر جا رہے ہو"

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اچانک رک کر داؤد نے انگریزی میں اس شخص کو کہا وہ شخص رکا پھر مڑ کر اسے اپنے پیچھے دیکھا

"کون پوچھ رہا ہے؟ "

اس نے سارے بچوں کو مخاطب کیا کسی نے کوئی جواب نہ دیا داؤد تیزی سے بچوں کو ہٹاتا اس کے سامنے اکھڑا ہوا

"میں نے پوچھا ہے کون ہو تم؟ "

Zubi Novels Zone

وہ اب ڈرا ہوا نہیں لگ رہا تھا بلکہ کوفت زدہ لگ رہا تھا وہ شخص سامنے کھڑے چھوٹے سے لڑکے کو کچھ لمحہ دیکھتا رہا پھر پنجوں کے بل اس کے سامنے بیٹھا

" میں کون ہوں یہ تو میں کبھی نہیں بتاؤں گا کہاں لے کر جا رہا ہوں یہ تمہیں تھوڑی دیر تک پتہ چل جائے گا "

وہ انگریزی میں بات کر رہا تھا شکل سے وہ پاکستانی نہیں لگ رہا تھا

" اوکے یہ کون سی جگہ ہے کیا تم ہمیں ہمارے گھر چھوڑنے جا رہے ہو ؟"

اس نے دوسرا سوال کیا

" یہ میکسیکو ہے تم جانتے ہو میکسیکو کیا ہے یہ تمہارے لیے غیر ملک تم سب پاکستان سے آئے ہو بحری جہاز پر۔۔۔۔۔ جانتے ہو بحری جہاز کیا ہوتا ہے وہ جو پانی میں چلتا ہے اب میں تمہیں واپس پاکستان لے جانے سے تو رہا اگر میں یہاں آکر تم سب کو نہ بچاتا تو وہ لوگ تم سب کو مار کر تمہارے ٹکڑے کر کے بیچ دیتے "

وہ اتنی سفاکی سے بولا کہ داؤد کے رونگٹے کھڑے ہو گئے

"کیا اب ہم واپس کبھی نہیں جا سکتے ؟ "

داؤد کی آواز میں آس سی تھی وہ شخص گہری سانس بھرتے اٹھ کھڑا ہوا

" جب تم بڑے ہو جاؤ گے تو چلے جانا اس صورت میں جب تمہارے پاس بہت سا پیسہ ہو گا "

وہ دوبارہ چلنا شروع ہو چکا تھا تھوڑا دور جا کر وہ ایک وین کے سامنے رکے اس آدمی نے بچوں کو وین میں بیٹھنے کا اشارہ کیا تھوڑی دیر بعد وہ چل پڑی نامعلوم منزل کی طرف کھڑکی سے سر ٹکائے داؤد باہر کی جانب دیکھ رہا تھا سارے بچے تقریباً سو چکے تھے ایک وہی تھا جسے نیند نہیں آ رہی تھی آہستہ آہستہ وہ خوفناک جنگل ختم ہونے لگا ان کی وین ایک بھری پری سڑک پر دوڑنے لگی تھی ہر طرف روشنی سی بکھرنے لگی تھی البتہ رات ختم نہیں ہوئی تھی

"ممی بابا ہیر "

وہ بنا آواز کیے انہیں پکارنے لگا

"میں آپ سب کو بہت مس کر رہا ہوں پلیز اللہ مجھے واپس اپنے گھر بھیج دیں"

خاموش آنسو اس کے رخساروں پر پھسلنے لگے کافی دیر بعد ان کی وین ایک گھر کے سامنے رکی داؤد نے باہر نظر ڈالی وہاں تھوڑی دیر پہلے والی روشنی نہیں تھی نہ ہی لوگ چلتے پھرتے نظر آرہے تھے

"آجاؤ بچوں آجاؤ سب باہر "

وہ آدمی تیزی سے اتر کر ان سوتے ہوئے بچوں کو باہر نکال رہا تھا سارے بچے آنکھیں مسلتے ہوئے نیچے اترنے لگے وہ آدمی ان سب کو لیے ایک گھر کے سامنے ارکا چابی سے دروازہ کھول کر وہ ان کو اندر لے گیا

"کچھ کھاؤ گے بچوں؟ "

اس نے انگریزی میں کہا کسی کو کچھ سمجھ نہ آیا

"تم ان سب سے کہو یہاں بیٹھے میں تم لوگوں کے لیے کچھ لے کر آتا ہوں "

اس نے داؤد سے کہا داؤد ان سب کو وہیں نیچے بیٹھنے کا کہا تقریباً دو منٹ بعد وہ آدمی نوڈلز کے ڈبے ایک دوسرے پر رکھے لے کر آتا دکھائی دیا

"میں مدد کرتا ہوں "

اس نے جلدی سے کہا اور وہ ڈبے اس سے لے لیے اور پھر انہیں سب بچوں میں تقسیم کرنے لگا آدھے گھنٹے بعد وہ سارے بچے وہیں نیند میں ڈوب گئے

"تم بھی سو جاؤ تھک گئے ہو گے "

اس آدمی نے داؤد کو مخاطب کیا جو دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا

"کیا ہم یہی رہیں گے ؟ "

اس نے پوچھا

"تم سب کل ہی یہاں سے چلے جاؤ گے "

" کہاں "

داؤد سیدھا ہو بیٹھا اس شخص نے کچھ نہیں کہا اور وہاں سے چلا گیا تھوڑی دیر بعد داؤد بھی نیند کی شدت سے سو گیا تھا

☆☆☆

اس کی آنکھ جب کھلی تو سامنے کھلا آسمان تھا سورج کی تیز روشنی اس کے چہرے پر پڑ رہی تھی وہ تیزی سے اٹھ بیٹھا اس نے دائیں بائیں دیکھا وہاں کوئی بچہ نہیں تھا بلکہ وہ تو اس گھر میں ہی نہیں تھا وہ کہاں تھا تیزی سے کھڑے ہو کر اس نے چاروں طرف نظر ڈالی وہ ایک تنگ سنسان گلی میں کھڑا تھا گلی کے نکڑ پر اسے بہت سے لوگوں کی چہل پہل نظر آئی اس کا گلا رندھ گیا

"امی"

اس آدمی نے اسے کہالا پھینکا تھا کیا سارے بچے اس کی طرح الگ ہو گئے تھے اس میں ہمت نہیں ہوئی کہ آگے جا کر دیکھے کہ وہاں کیا ہو رہا تھا روتے ہوئے وہ واپس دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا وہ کتنی دیر بیٹھا وہاں روتا رہا کون اس کے سامنے سے گزر کر آ جا رہے تھے اسے کچھ معلوم نہ ہو سکا اسے بس ایک چیز معلوم ہوئی تھی کہ ایک جھکے کندھے اور بوسیدہ کپڑے والا بوڑھا اس کے سامنے سے کئی بار گزرا تھا وہ بوڑھا آدمی آتے جاتے اس روتے ہوئے خوبصورت بچے کو دیکھ کر چلا جاتا صبح سے دوپہر اور دوپہر سے شام ہو گئی وہ وہی نڈھال سا بیٹھا رہا اس کے پیٹ میں درد ہونے لگا اسے بھوک لگی تھی اس نے دیکھا وہی بوڑھا آدمی اس کی طرف آ رہا تھا اس میں کھڑا ہونے کی بھی ہمت نہ تھی داؤد

نے دیکھا وہ آدمی اپنے بوسیدہ پھٹے ہوئے کوٹ کے اندر سے کچھ نکال رہا تھا

" یہ لو "

پانی کی بوتل اور ایک خاکی لفافہ اس کی طرف بڑھایا

" ممی نے کہا تھا کسی اجنبی سے لے کر کچھ نہیں کھاتے "

اس نے خشک ہوتے گلے کے ساتھ کہا بوڑھا آدمی اس کی بات سن کر اس کی طرف جھکا

تمہاری ممی نے یہ نہیں سکھایا کہ جب بھوک لگے تو اپنے ہاتھ پیر " استعمال کر کے اپنے کھانے کا انتظام کرنا چاہئے نہ کہ کسی کا انتظار جو آپ کو کھانا لا کر پیش کرے گا"

وہ لفافہ اور پانی کی بوتل اس کے سامنے رکھ کر چلا گیا داؤد نے اس آدمی کی آنکھوں میں کوئی عجیب سا تاثر دیکھا وہ کون سا تاثر تھا دس سالہ وہ لڑکا فلحال سمجھنے سے قاصر تھا اس نے جلدی سے لفافہ کھول کر دیکھا اندر برگر تھا اس کے بازو جتنا لمبا برگر گلی کے سرے پر مڑتے اس شخص نے گردن پھیر کر اس لڑکے کو دیکھا جو جلدی جلدی برگر کھا رہا تھا پھر سر جھٹک کر وہ چلا گیا اس نے رات وہیں گلی میں گزاری تھی اسے ہر لمحہ محسوس ہوتا رہا کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے جب وہ چونک کر ادھر ادھر

دیکھتا تو کوئی نظر نہ آتا اگلے دن صبح ہوتے ہی وہ کھڑا ہوا اس کے قدم سیدھ میں اٹھ رہے تھے گلی کے اختتام پر اس نے اپنے سامنے ہر طرف نظر ڈالی وہاں لوگ اتنی تیزی سے چل رہے تھے کہ ان کی ٹرین نکلنے والی ہو اس نے دائیں بائیں دیکھا دکانوں کی لمبی قطار کے آگے بہت سے لوگوں کا رش تھا وہ لوگ جب دکان سے نکلتے تو کسی کے ہاتھ میں کافی کا مگ ہوتا تو کسی کے ہاتھ میں گول بڑا والا ڈونٹ اس نے دیکھا وہاں لڑکیاں اتنی خوبصورت تھیں کہ گویا پریاں ہوں

Zubi Novels Zone

" تمہیں پتہ ہے داؤد دنیا میں پریاں نہیں ہوتی وہ دور انسانوں میں ہوتی ہیں "

ایک مرتبہ ہیر نے اس سے کہا تھا اگر ہیر وہاں ہوتی تو وہ اسے بتاتا کہ دیکھو ہیر پریاں یہاں دنیا میں بھی ہوتی ہیں اور صرف یہاں ہوتی ہیں وہ سحر زدہ سا ارد گرد دیکھتا آگے کی طرف چلنے لگا کوئی بھی اسے نہیں دیکھ رہا تھا اور جو دیکھ رہا تھا وہ نظر انداز کر کے آگے بڑھ رہا تھا اگر جو وہ پاکستان میں اس طرح منہ اٹھائے کہیں بھی جا رہا ہوتا تو کوئی چاچا ماموں اسے خود دو ہتھڑ لگا کر گھر چھوڑ آتا مجھے اپنے لیے کھانے کا انتظام کرنا ہو گا یہی سوچتے ہوئے وہ ایک ایک کر کے ہر شاپ کی طرف دیکھنے لگا کہ اسے کون سا کام کرنا چاہیے

" مجھے یہاں کام چاہیے "

کاؤنٹر کے سامنے کھڑے ہو کر ایک لڑکے کو اس نے مخاطب کیا وہ لڑکا چونکا پھر ادھر ادھر دیکھا کس کی آواز تھی

"میں یہاں ہوں "

بالا خرداؤ نے ہاتھ اوپر کر کے اسے دکھایا وہ لڑکا کاؤنٹر پر جھک کر اسے دیکھنے لگا

"کیا کام کرنا آتا ہے تمہیں "

اس لڑکے نے آنکھیں چھوٹی کی

"یہ پھول ہی تو بیچنے ہیں وہ میں آسانی سے کر لوں گا "

اس نے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے وہ لڑکا کچھ لمحے سوچتی نگاہوں سے اسے دیکھتا رہا پھر سیدھا کھڑا ہوا

"ٹھیک ہے میں تمہیں یہاں رکھ لیتا ہوں مجھے یونیورسٹی سے لیٹ ہو رہا ہے میں جا رہا ہوں واپس آ کر میں سارا کام دیکھوں گا اگر تم نے "چوری کی یا بھاگنے۔۔۔۔۔۔

داؤد نے یکدم اس کے بات کاٹی

" میں چور نہیں ہوں اور نہ ہی میں بھاگوں گا "

وہ لڑکا ایک دم خاموش ہوا داود کا انداز ہی ایسا تھا کہ اسے خاموش ہونا پڑا پھر سر ہلا کر اپنا بیگ اٹھائے دکان سے نکل گیا اس کے جاتے ہی داؤد نے پوری دکان پر نظر ڈالی ہر طرف پھول ہی پھول تھے ہر رنگ اور ہر نسل کے پھول وہ شاپ سے باہر نکل آیا شاپ کے باہر بھی ڈھیر سارے پھول ترتیب سے رکھے تھے وہ ایک سٹول پر چڑھ کے بیٹھ گیا جب کافی دیر تک کوئی بھی پھول لینے نہ آیا تو اٹھ کھڑا ہوا اب وہ ہر جگہ چل کر ہر رنگ کا ایک ایک پھول اٹھا کر انہیں گلدستہ کی شکل میں جوڑنے لگا دیکھتے ہی دیکھتے خوبصورت پھولوں کا گلدستہ اس کے ہاتھوں میں تیار ہو گیا

" مجھے یہ گلدستہ چاہیے "

ایک گوری سی آنٹی نے اسے مخاطب کیا وہ چونکا پھر اسے دیکھا اس آنٹی
کے ساتھ دو بچیاں بھی تھیں ایک عام سی لڑکی تھی جبکہ دوسری انتہائی
خوبصورت نیلی آنکھوں والی لڑکی تھی جو اس کے ہاتھوں میں موجود
پھولوں کو تو کبھی اسے دیکھتی پھر اس نے آنٹی کو دیکھا اسے کتنے پیسے
بتانے چاہیے اس نے سوچا اسے تذبذب میں دیکھ کر اس آنٹی نے اپنے
پرس سے دو نوٹ نکال کر اس کی طرف بڑھائے اس نے خاموشی سے
لے لیے اس نے دیکھا وہاں قائد اعظم کا فوٹو نہیں تھا اسے مایوسی ہوئی
چلو خیر پیسے تو ہیں

"یہ تمہارے لیے الگ سے "

آنٹی نے جاتے ہوئے مسکرا کر ایک اور نوٹ اسے تھمایا تھا یعنی آنٹی نے دو نوٹ اس لڑکے کے لیے دیے ہیں جو شاپ کا مالک ہے اور یہ والا میرے لیے واو۔۔۔۔داؤد نے مسکراتے ہوئے اس نے اپنے پیسے پینٹ کی جیب میں ڈال دیے آنٹی اپنی دونوں بچیوں کو لے اب ایک اور شاپ میں چلی گئی تھیں نیلی آنکھوں والی بچی نے اندر جانے سے پہلے مڑ کر اسے ضرور دیکھا تھا جو دوبارہ سے اپنے کام میں مشغول ہو گیا تھا شام تک یہی چلتا رہا کوئی نہ کوئی پھول خریدتے ہوئے اسے ٹپ دے رہا تھا اسے بھوک بھی لگ رہی تھی مگر کام کرنے کی اتنی خوشی تھی کہ بھوک کہیں گم ہو گئی وہ لڑکا شام کو ہی آ گیا تھا سد شکر رات کو نہیں آیا تھا ورنہ داؤد اس کے پیسے رکھ کر اپنے لیے کچھ کھانے کو لینے کے لیے جانے والا تھا

"ارے واہ یہ تم نے کیسے کیا مطلب ایک ہی دن میں۔۔۔ "

وہ لڑکا حیران نہ ہوتا تو اور کیا کرتا داؤد نے کوئی جواب نہیں دیا اس لڑکے نے ان پیسوں میں سے چند نوٹ نکال کر اسے تھمائیں داؤد نے وہ پیسے لیے اور باہر نکل گیا اس کا دل کر رہا تھا کہ کچھ اچھا سا کھائے

"کیا تم کل پھر سے آو گے "

وہ لڑکا اندر بیٹھے بیٹھے بولا

"پتہ نہیں "

Zubi Novels Zone

مڑ کر کہا اور آگے بڑھ گیا چلتے چلتے وہ ہر شاپ پر نام پڑھتا جا رہا تھا اس کی نظر ایک شاپ پر ٹھہر سی گئی وہاں حلال فوڈ لکھا تھا حلال یعنی وہ جو میں کھا سکتا ہوں دادی بھی تو یہی کہتی ہیں ہمیشہ کہ ہمیں حلال کھانا چاہیے اس کی آنکھوں میں چمک سی ابھری تھوڑی دیر بعد وہ واپس اپنے پرانے ٹھکانے پر بیٹھا تھا اس کے سامنے کھانے کے ڈبے کھلے ہوئے تھے ایک میں چکن اور دوسرے میں چھوٹا سا کیک تھا وہ جلدی جلدی کھانے لگا اچانک اس نے محسوس کیا کوئی اسے دیکھ رہا ہے اس نے ادھر ادھر دیکھا کہیں وہ بوڑھا آدمی تو نہیں مگر گلی سے لوگ کم ہی گزرتے تھے جیسے ہی اس نے کھانا ختم کیا اسے دو آدمی اپنی طرف آتے دکھائی دیے وہ جلدی سے کھڑا ہوا ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ یہ دونوں یہاں سے گزر کر چلے جائیں گے مگر اس کے قریب پہنچ کر ایک نے تیزی سے اسے دبوچا دوسرے نے اس کے منہ پر تیزی سے ٹیپ چپکا دی وہ

پوراز ور لگا کر خود کو چھڑوانے کی کوشش کرنے لگا اچانک اس نے ٹک کی آواز سنی ایک شخص اسے چھوڑتا دونوں ہاتھ سر پر رکھے پیچھے ہوا اس نے دیکھا دوسرا آدمی کمر پر ہاتھ رکھے اسے چھوڑ چکا تھا اس نے جلدی سے منہ سے ٹیپ ہٹا کر سامنے دیکھا وہ وہی بوڑھا آدمی تھا اس کے ایک ہاتھ میں ہاکی تھی دوسرا ہاتھ مٹھی کی صورت بند تھا دیکھتے ہی دیکھتے اس بوڑھے آدمی نے کسی نوجوان کی طرح ان دونوں آدمیوں کو ہاکی سے لہولہان کر ڈالا

" میرے ساتھ او "

تھوڑی دیر بعد وہ اس کے سامنے ایا اور پھر اگے بڑھ گیا داؤد دہشت زدہ سا ان دونوں پر نظر ڈال کر اس کے پیچھے بھاگا گلی کے دوسرے سرے پر

ایک گاڑی کھڑی تھی وہ بوڑھا آدمی اس میں جا بیٹھا داؤد بھی اس کے ساتھ ہی اندر داخل ہوا تھا ان کے بیٹھتے ہی گاڑی چل پڑی داؤد اپنے سامنے والی سیٹ پر بیٹھے اس بوڑھے کو دیکھے گیا اس آدمی کے جھکے کندھے بالکل سیدھے ہو گئے تھے بالکل پھٹے کی طرح اس نے اپنا میلہ کچیلا لباس بھی اتار دیا تھا داؤد نے دیکھا اس آدمی نے اندر سے ایک اور سوٹ پہن رکھا تھا اس نے اپنی گن نکال کر سائیڈ پر رکھی داؤد نے تھوک نگلا سیٹ پر بیٹھا وہ مزید خود میں سمٹ گیا اس آدمی نے غور سے اسے دیکھا

"گڈ ویری گڈ مجھے لگا تم میری بات نہیں سمجھ سکو گے ویسے نام کیا ہے تمہارا"

دونوں ہاتھ باہم پھنساے وہ اس کی طرف جھکا

"دد۔۔۔داؤد۔۔۔۔داؤد مرتضی "

اس کی زبان حقلائی پتہ نہیں کیوں مگر سامنے بیٹھے شخص کو دیکھ کر اس کی سٹی گم ہو گئی

تو بتاؤ مجھے کون ہو تم کہاں سے آئے ہو یہاں کیا کر رہے تھے ویسے تم " یہاں کے لگتے تو نہیں ہو "

سیٹ سے ٹیک لگاتے اس نے داڑھی کھجائی پر سوچ نگاہوں سے اسے دیکھا تھوڑی دیر بعد داؤد اسے سب کچھ بتاتا گیا اغوا ہونے سے لے کر یہاں تک پہنچنے کا سفر

"اس آدمی نے تمہیں اپنا نام نہیں بتایا جس نے تم بچوں کو بچایا تھا "

اس نے نفی میں سر ہلایا

"ٹھیک ہے میں اسے دیکھ لوں گا تم فکر مت کرو اور ہاں میرا نام جیکسن اٹلاس ہے تم مجھے سر کہہ کر بلا سکتے ہو"

وہ نرمی سے مسکرایا

" ڈرنے کی بالکل ضرورت نہیں ہے تم بالکل سیف ہو "

کہہ کر ہاتھ میں بندھی گھڑی پر نظر ڈالی اور باہر دیکھنے لگا پہلے تو وہ خاموش بیٹھا رہا پھر اس کی خوبصورت کالی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو تیرنے لگے اس سے پہلے کہ یہ آنسو نکل کر اس شخص کو اپنی طرف متوجہ کرتے اس نے جلدی سے دونوں ہاتھ آنکھوں پر رکھ لیے روکنے کے باوجود ایک سسکی سی اس کے سینے سے نکلی تھی جیکسن نے چونک کر اسے دیکھا

" رو کیوں رہے ہو "

اس نے نفی میں سر ہلاتے آنکھیں صاف کی

"نہیں تو میں رو تو نہیں رہا "

اور جلدی سے کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا

" رونے سے کچھ نہیں ہو گا نہ ہی تم واپس جا سکو گے نہ ہی تم آگے بڑھ سکو گے اگر کبھی تمہارا رونے کا دل کرے تو باتھ روم چلے جانا مگر کسی کے سامنے آنسو بہانے کی ضرورت نہیں ہے تمہارے آنسوں تمہیں لوگوں کے سامنے کمزور بنائیں گے اور اگر تم خود کو کمزور نہیں بنانا چاہتے تو اپنے آنسوؤں کو پینا سیکھ جاؤ لوگوں سے ڈرنا چھوڑ دو ان سے

بھاگنا چھوڑ دو بلکہ بہادری سے ان کا مقابلہ کر و وہ کوئی دوسری مخلوق "نہیں ہے جن سے ڈرا جائے حالات کو فیس کرنا سیکھو سمجھے

انگلی سے اس کا ماتھا چھوا وہ ٹکر ٹکر اسے دیکھنے لگا جو بے تاثر لہجے میں کہہ کر دوبارہ باہر دیکھنے لگا تھا اس نے بھی چہرہ دوسری طرف موڑ لیا اس نے اپنے پہلے محسن سے پہلا سبق سیکھ لیا تھا

☆☆☆

وہ کون تھا جس کے ساتھ وہ جا رہا تھا اسے نہیں معلوم تھا ایک طویل تھکا دینے والے سفر کے بعد ان کی سیاہ گاڑی ایک طویل دیو قامت عمارت کے سامنے اندر جا کر رکی

"اسے اس کا کمرہ دکھادوتا کہ یہ آرام کر سکے صبح یہ بالکل فریش اور تیار ہو کر میرے سامنے آئے"

گاڑی سے اتر کر جیکسن نے بھاری آواز میں اپنے آدمی کو کہا اور اندر کی طرف بڑھ گیا داؤدان کی بات سن کر خاموشی سے اس آدمی کے ساتھ چلنے لگا وہ آدمی طویل راہداریوں سے گزرتے اسے ایک کمرے میں لے گیا

"آج رات تم یہاں رہو گے"

کہہ کر پھر واپس مڑ گیا اس نے کمرے کا سرسری جائزہ لیا ایک سنگل بیڈ ،اٹیچ باتھ، سٹڈی ٹیبل کے ساتھ بک ریک دیوار پر لگی قیمتی پینٹنگز دیوار گیر الماری اور ایک عدد بڑی سی ونڈو وہ بھاگ کر کھڑکی کے پاس پہنچا زمین والوں کے برعکس اوپر آسمان بالکل پر سکون اور خاموش تھا تھوڑی دیر بعد وہ الماری سے کپڑے نکال کر جو اس کے لیے پہلے ہی تیار تھے نہا دھو کر تبدیل کیے اور بیڈ پر آکر لیٹ گیا گھر والوں کو یاد کرتے وہ کب سویا اسے معلوم نہ ہو سکا

☆☆☆

وہ خاموشی سے ان دو آدمیوں کے ساتھ چلتا ایک ہال میں پہنچا تھا سامنے کا منظر دیکھ کر اس کی آنکھیں پھیل گئی وہ پورا ہال چھوٹی بڑی عمر کے لڑکوں سے بھرا ہوا تھا

"آپ کا نیا سٹوڈنٹ "

اس کے ساتھ چلتے ایک آدمی نے اپنے سامنے کھڑے دوسرے آدمی کو کہا جو اپنے سامنے کھڑے بچوں کو سنجیدگی سے لیکچر دینے میں مصروف تھا اس آدمی نے پہلے اسے پھر داؤد کو دیکھا جو گردن موڑے ان دولو

لڑکوں کو دیکھ رہا تھا جو فائٹ کر رہے تھے اس آدمی نے اپنے سامنے کھڑے لڑکوں کو جانے کا کہا پھر اس کی طرف مڑا

" میرا نام جیری ہے تمہارا نام کیا ہے بچے "

وہ مسکرا کر ہلکا سا اس کی طرف جھکا داؤد نے چونک کر اسے دیکھا جیری تو چوہے کا نام ہے نا وہی ٹام اینڈ جیری والا چوہا اس نے دل میں سوچا پھر جلدی سے بولا

" داؤد مرتضیٰ "

جیری بری طرح چونکا پھر سامنے کی طرف دیکھا جہاں سے جیکسن چلا آ رہا تھا داؤد کو چھوڑ کر وہ اس کی طرف بڑھ گیا داؤد پورا مڑ کر ان کو دیکھنے لگا تھا

یہ لڑکا داؤد مرتضی یہ تو ایک مسلمان ہے مسلمانوں کا بچہ ہے یہ آپ "
"اسے یہاں کیسے لے کر آ سکتے ہیں

جیکسن کے سامنے کھڑا وہ دبی دبی آواز میں بولا

" تمہیں اس سے کیا مسئلہ ہے "

جیکسن نے ٹھنڈے لہجے میں پوچھا

مسئلہ ؟ یہ آپ کہہ رہے ہیں یہ پورا لڑکا ہی مسئلہ بن سکتا ہے آپ "
کے لیے ہم سب کے لیے آپ نے یہ سوچا ہے کہ اگر اس نے آگے جا

کہ ہم سب کو خطرے میں ڈال دیا تب آپ کیا کریں گے آپ جانتے ہیں کہ مسلمان دہشت گرد ہوتے ہیں آپ توان کا بچہ ہی اٹھا کر لے آئے ہیں یہ ہمیں دھوکہ دے سکتا ہے ہماری برسوں کی محنت مٹی میں ملا سکتا ہے سب کچھ تباہ کر سکتا ہے یہ میں میں کیسے آپ کو سمجھاؤں کہ "یہ-----

جیری تیز ہوتے تنفس کے ساتھ بولتا گیا جیکسن نے تحمل سے اس کی پوری بات سنی پھر ہلکا سا مسکرایا

"میں اسے یہاں کیوں لایا ہوں جیری تم تو یہ بات جانتے ہو اگر مجھے ذرا سا بھی شک ہوتا کہ یہ لڑکا ہمیں بربادی کی طرف دھکیل سکتا ہے تو یقین جانو میں اسے وہیں کہیں دفن کر آتا مگر میں نے ایسا نہیں کیا کیوں

کیونکہ مجھے شک نہیں پورا یقین ہے کہ یہ بربادی کی طرف دھکیل سکتا ہے"

وہ رکا اور ایک قدم آگے آیا

" ہمیں نہیں ہمارے دشمنوں کو "

پھر نظر اٹھا کر داؤد کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

" اور ہاں ہر دہشت گرد مسلمان نہیں ہوتا میری یہ بات یاد رکھنا اب جاؤ وہ تمہارا انتظار کر رہا ہے"

مسکرا کر ہاتھ اٹھاتے اس نے داؤد کو اشارہ کیا پھر پلٹ گیا گہری سانس بھر کے جیری اس کے پاس آیا

" اجاؤ "

کچھ لمحہ اسے گھورنے کے بعد وہ بولا تھا اور باقی لڑکی کی طرف بڑھ گیا تھا

☆☆☆

وقت اپنی رفتار سے بڑھ رہا تھا داؤد نے بہت کم وقت میں مارشل آرٹ اور فائٹنگ سیکھ لی تھی پڑھائی کے ساتھ ساتھ وہ لوگ اسے ہر وہ چیز سکھا رہے تھے جن کی اسے آگے ضرورت پڑنے والی تھی شوٹنگ فائٹنگ دماغ کا صحیح استعمال دشمنوں کو قابو کرنے کا طریقہ ان کی

خامیوں پر نظر رکھنا کسی پر اعتبار نہ کرنا یہ سب سیکھتے پانچ سال کا وقت گزر گیا اور اسے معلوم بھی نہ ہو سکا اتنے عرصے میں اس کا فلحال کوئی دوست نہیں بنا تھا یا پھر شاید اس نے خود نہیں بنائے تھے اتنے سالوں میں کتنے نئے لوگ آئے کتنے پرانے گئے وہ ہر ایک چیز ذہن میں رکھ رہا تھا اس نے کبھی جیکسن سے کوئی خاص بات نہیں کی تھی کبھی کبھار ملاقات کے وقت حال احوال اور آج تم نے کیا سیکھا پوچھ لیا جاتا تھا جیکسن کی ان بچوں سے مہینے میں ایک دو مرتبہ ملاقات ہوتی تھی اور یہی دن پورے ان بچوں کے ساتھ گزر جاتے تھے باقی دنوں میں وہ کہاں غائب ہوتا تھا کیا کرتا تھا فلحال داؤد سمیت کوئی نہیں جانتا تھا ایک دن ایسے ہی ملاقات کے وقت جیکسن نے جب داؤد سے پوچھا کہ اس نے آج کیا سیکھا تو داؤد نے کہا

جب ہمیں لگ رہا ہو کہ ہم یہ بات سامنے والے شخص سے نہیں کہہ سکتے تو ہمیں چاہیے ہم وہ بات اسی وقت اس شخص سے کہہ ڈالے "

جیکسن نے مسکرا کر اس لڑکے کو دیکھا جس کا قد بڑھ گیا تھا گہری آنکھیں مزید خوبصورت ہو گئی تھیں ہلکی آواز بھاری ہونے لگی تھی

" بہت خوب تو کیا تمہارے اندر اتنی ہمت پیدا ہو چکی ہے ایسا ہے تو پھر میں چاہتا ہوں کہ تم مجھے وہ بات کہو جس کو کرنے کی ہمت تم میں آچکی ہے "

داؤد کچھ لمحہ اسے دیکھتا رہا پھر جب وہ بولا تو اس کی آواز بے لچک تھی

"میں قرآن پڑھنا چاہتا ہوں اپنی مذہبی کتاب میں چاہتا ہوں آپ میرے لیے ایک عالم کا بندوبست کر دیں"

ایک ہی سانس میں کہہ کر اس نے جیکسن کے چہرے کو دیکھا جس پر کوئی منفی تاثر نہیں ابھرا تھا

"ٹھیک ہے ہو جائے گا لیکن اس کے بدلے تمہیں بھی میری ایک بات ماننی ہو گی"

آگے بڑھ کر ہاتھ اس کے کندھے پر رکھا

"بدلے میں تم اپنا نام اپنی شناخت اور اپنے ملک کا نام بدل لو گے"

اس کا کندھا چھوڑ کر دو قدم پیچھے ہوا داؤد سفید پڑتے چہرے کے ساتھ اسے دیکھتا رہا پھر بمشکل سانس باہر نکالا

" ٹھیک ہے جیسا آپ چاہتے ہیں میں ویسا ہی کروں گا مگر ایک چیز میں کبھی نہیں بدلوں گا آپ جانتے ہیں کہ میں مر تو سکتا ہوں مگر وہ چیز نہیں بدل سکتا "

کہہ کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہ چلا گیا

"یہ کس چیز کی بات کر رہا تھا "

اس کے ساتھ کھڑے میسن نے کہا جو اس کا خاص آدمی تھا

" وہ اپنے مذہب کی بات کر رہا تھا "

ہلکی آواز میں کہہ کر وہ بھی پلٹ گیا تھا

☆☆☆

جب وہ سکول کے لیے تیار ہو کر ڈائننگ ہال میں پہنچی تو سب ناشتہ کرنے میں مصروف تھے کرسی گھسیٹ کر بیٹھتے اس نے سب کو ایک ساتھ سلام کیا اور جوس کا گلاس اٹھا لیا

" مما خالہ کہاں ہے وہ ناشتہ نہیں کریں گی کیا "

ہیر نے اپنے سامنے پراٹھا رکھتی حسنہ سے پوچھا

"وہ اپنے کمرے میں ہے اس کی طبیعت ٹھیک نہیں "

نرمی سے کہہ کر انہوں نے اپنی کرسی سنبھال لی

" میں انہیں دیکھتی ہوں "

سب نے اسے جاتے دیکھا مگر کوئی کچھ نہ بولا البتہ حسنہ کے چہرے پر سختی در آئی تھی چائے پیتے ابتہاج نے انہیں غور سے دیکھا مگر بولے کچھ نہیں

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

"خالہ امی "

دروازہ کھٹکھٹا کر اس نے کمرے میں قدم رکھا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا تھا آگے بڑھ کر اس نے کھڑکیوں کے پردے ہٹائے پھر بیڈ کے قریب پہنچ کر ان کا کندھا ہلایا وہ سو رہی تھیں

"خالہ امی آپ کی طبیعت ٹھیک ہے "

قریب بیٹھ کر ان کا دوبارہ کندھا ہلایا انہوں نے آہستہ سے انکھیں کھولی پھر کہنیوں کے بل اٹھ بیٹھی

"میں ٹھیک ہوں ہیر بس رات سے سر میں درد تھا طبیعت بھی بھاری ہو رہی تھی تم سکول نہیں گئی "

انہوں نے گھڑی پہ نظر ڈالتے اس سے پوچھا

"میں آپ کو لینے آئی ہوں آپ اٹھیں فریش ہوں پھر مل کر ناشتہ کرتے ہیں اگر طبیعت زیادہ خراب ہے تو ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں"

ان کا ہاتھ تھامے وہ فکر مندی سے کہہ رہی تھی گزرے بہت سالوں میں وہ بالکل بدل سی گئی تھی ایک حادثہ سب لوگوں کو ہی بدل گیا تھا

" میں ٹھیک ہوں "

وہ اٹھنے لگیں ہیر نے ان کی اٹھنے میں مدد کی تھوڑی دیر بعد وہ آمنہ کے ساتھ دوبارہ ڈائننگ ہال میں موجود تھی آمنہ کے ساتھ بیٹھے وہ ان سے باتیں کرتے ہوئے جلدی جلدی ناشتہ کر رہی تھی سب تقریباناشتہ کر چکے تھے البتہ حسنہ ان کے آتے ہی وہاں سے اٹھ کر چلی گئی تھی یہ چیز سب نے ہی محسوس کی تھی

☆☆☆

وہ ایک ترکش عالم تھے جو داؤد کو قرآن پاک کی تعلیم دے رہے تھے جہاں بیٹھ کر وہ پڑھتا تھا وہاں کمرے میں کیمرے لگے ہوئے تھے کام کی بات کے علاوہ وہ ان سے کوئی دوسری بات نہیں کر سکتا تھا وہ پڑھ رہا تھا

یہ اس کے لیے بہت تھا بات نہ کرنے کی پابندی جیکسن نے لگائی تھی
وجہ نہ اس نے بتائی نہ داؤد نے پوچھی روزانہ رات کو ایک گھنٹے کے لیے
ان کے پاس جاتا تھا اسے صرف اتنا وقت ملتا تھا

"میں نماز بھی سیکھنا چاہتا ہوں "

ایک رات کو معمول کے مطابق جب وہ عشاء کی نماز پڑھ کے اسے
پڑھانے لگے تو داؤد نے ان سے کہا تھا اس کی بات پر انہوں نے مسکرا کر
سر ہلا دیا تھا

☆☆☆

وہ ایک کھلا میدان تھا گاڑیوں کی لمبی قطار ایک طرف لگی تھی جیکسن آنکھوں پر گلاسز لگائے ایک کرسی پر بیٹھا تھا اس کے ہاتھ میں چاقو تھا جسے وہ مہارت سے گول گول گھوما رہا تھا سامنے میز پر بہت سے ہتھیار رکھے تھے اس کے دائیں طرف سات لڑکے تھے ان سب کی عمر تقریبا اٹھارہ سال تھی وہ سب ایک دوسرے سے تقریبا ایک فٹ کے فاصلے پر قطار میں کھڑے تھے ان کے آدمی چاروں طرف پھیلے ہوئے تھے

فائر ہوتے ہی تم سب نے پانچ سو میٹر کا فاصلہ بھاگ کر طے کرنا ہے "
پورے 500 میٹر کے فاصلے پر تم لوگوں نے رک کر اپنے ہاتھوں سے زمین کھودنی ہے زمین میں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر پانچ چاقو دفن ہیں جس کو چاقو ملے گا اس نے آگے بڑھ کر وہ رسی کاٹنی ہے جس میں کیل لگے ہیں وہ سات رسیاں نہیں ہیں جو ترتیب سے لگی ہیں وہ ایک ہی ہے

ایک سرا کاٹو گے تو پوری رسی کھل کر گر جائے گی اگر غلط سرہ کاٹو گے تو نہیں کھلے گی اسے پار کرنے کے بعد آگے تین باکس ملیں گے جس پر تالا لگا ہو گا اس کی چابی ان میں سے ہوں گی جو تم سب کے ہاتھوں میں موجود ہے یاد رہے جو ہارتا جائے گا وہ اپنی چابی سمیت واپس آجائے گا جس کا باکس نہیں کھلے گا اسے واپس آ کر ان سے چابیاں لے گا اور پھر جا کر وہ باکس کھولے گا ان باکس میں جو کچھ نکلے گا اس کو گردن سے پکڑ کر سو میٹر تک بھاگنا ہے آگے دو گنز ملیں گی جو ایک شیشے کے ڈبے میں بند ہوں گی اسے نکال کر تم نے اس چیز کو فائر کر دینا ہے اور ہاں یاد رہے گنز میں صرف ایک گولی ہو گی کیا تم سب تیار ہو"

ان کے سامنے کھڑا آدمی آخر میں چلا کر بولا تھا

" باکس تین ہیں جبکہ گنز دو تیسرا اپنی چیز کو کیسے فائر کرے گا اگر وہ نہ کر سکا تو وہ چیز ہمیں نقصان پہنچا سکتی ہے اگر وہ خطرناک ہوئی تو "

سیاہ آنکھوں اور گوری رنگت والے لڑکے نے آنکھیں سکیڑ کر پوچھا تھا

" کیا ہر مرنے والی چیز صرف گولی سے مرتی ہے "

اس ادمی نے اسے استزاہیہ انداز میں کہا اور اگلے ہی سیکنڈ اس نے گن آسمان کی طرف کر کے گولی چلا دی وہ ساتوں لڑکے ایک ساتھ تیزی سے بھاگے جیکسن نے چاقو رکھ کر سگرٹ سلگا لیا دونوں پاؤں میز پر رکھ

کے اب وہ دلچسپی سے انہیں بھاگتے ہوئے دیکھ رہا تھا چند میٹر بھاگ کر ہی انہیں احساس ہوا آگے زمین ریتلی ہے ان کے قدم مشکل سے اٹھ رہے تھے چند قدم پر ہی ان کے جوتوں میں ریت گھس گئی پاؤں ٹخنوں تک ریت میں چلے گئے تیزی سے بیٹھ کر اس نے اپنے دونوں جوتے اتار دیے اب وہ تیز تیز قدم اٹھا کر بھاگنے لگا تھا جوتوں کی نسبت ننگے پیر بھاگنا اسے آسان لگ رہا تھا باقی نے بھی اسے دیکھتے اپنے جوتے اتار دیے تھے جیسے ہی انہوں نے پانچ سو میٹر کا فاصلہ طے کیا ان کا سانس پھول چکا تھا سانس لینے کے بجائے بنا وقت ضائع کی انہوں نے ہاتھوں سے زمین کھودنی شروع کر دی ریت پچاس میٹر پیچھے ختم ہو گئی تھی

" میں ہی جیتوں گا روبرٹ اس بار تم مجھے نہیں ہرا سکتے "

اس سے ذرا فاصلے پر زمین کھودتے کین نے کہا اس نے کوئی جواب نہیں دیا دفعتاً اس نے گردن موڑ کر دیکھا کین سمیت تین لڑکے چاقو لے کر آگے نکل گئے تھے اس کا چہرہ سرخ ہونے لگا زمین پر ہاتھ مارتے اسے چبھن کا احساس ہوا اس نے تیزی سے وہ آخری چاقو اٹھالیا جیسے ہی وہ اٹھا کسی نے اس کے چاقو والے ہاتھ پر زور سے پیر مارا چاقو ہاتھ سے نکل کر زمین پر گر گیا سامنے کھڑے ایک لڑکے نے تیزی سے وہ چاقو اٹھانا چاہا مگر رابرٹ نے پھرتی سے گھومتے ہوئے اپنا ایک پیر اس کے سر میں مارا اور بروقت چاقو اٹھالیا

"نو چیٹنگ "

اسے وارننگ کرتے وہ آگے بڑھ گیا تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے اس نے کین کے چلانے کی آواز سنی تھی

" ابے یاران رسیوں میں کرنٹ ہے "

چاقو والا ہاتھ پکڑے وہ کراہا

" ان کیلوں میں کرنٹ ہے انہیں چھوئے بغیر رسی کاٹنی ہوگی "

قریب پہنچ کر داؤد نے احتیاط سے رسی کاٹنی شروع کردی تھی اگلے ہی لمحے اسے زور کا جھٹکا لگا تھا دانت پیستے اس نے اپنی چیخ روکی

تم لوگوں کے قریب ایک سرخ بٹن ہے اسے دباؤ گے تو رسیوں سے "
"کرنٹ ختم ہو جائے گا

قریب کھڑے لکڑی کے ڈنڈے پر لگے سپیکر سے آواز گونجی انہوں
نے چونک کر ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا

" کہاں ہے کہاں ہے کہاں ہے "

تیز تیز بڑبڑاتے انہوں نے بٹن تلاشنا شروع کر دیا

"کیا بٹن بھی زمین میں دفن کر رکھا ہے حد ہے "

ایک لڑکا جھنجلایا اتنی تلاش کے باوجود انہیں سرخ بٹن نہیں ملا کچھ سوچ کر داؤد سپیکر کے قریب پہنچا ہاتھ بڑھا کر اس نے سپیکر کا ڈھکن کسی دروازے کی طرح کھول دیا اندر دو سرخ بٹن تھے اس کا گلا خشک ہوا کین اس کے برابر آ کھڑا ہوا

"ضرور یہ والا ہوگا "

ہاتھ بڑھا کر اس نے نیچے والا بٹن دبا دیا ان کے پیچھے کہیں ننھا سا دھماکہ ہوا سب نے بیک وقت چونک کر اس طرف دیکھا دور بہت دور ایک لکڑی کے باکس کا ڈھکن اڑ گیا تھا اندر دو خونخوار شکاری کتے باہر نکل کر ان کی طرف دوڑ پڑے تھے

" لعنت ہے "

کین نے دانت پیسے جبکہ داؤد نے جلدی سے دوسرا بٹن دبایا اب وہ سب تیزی سے رسی کاٹ رہے تھے ساتھ ساتھ مڑ کر ان کتوں کو بھی دیکھ رہے تھے جو قریب سے قریب تر آتے جا رہے تھے رسی کاٹ کر جیسے ہی وہ آگے بھاگے ان کتوں نے ان پر چھلانگ لگا دی داؤد اور کین ایک ساتھ پیچھے گرے ایک کتا ان کو دیکھتے غرا رہا تھا جبکہ دوسرا باقی تینوں پر جھپٹ پڑا تھا داؤد اور کین نے ایک دوسرے کو دیکھتے آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارہ کیا جیسے ہی کتے نے چھلانگ لگائی کین نے اچھلتے ہوئے زور سے اسے ٹانگ ماری وہ بیچارہ عجیب سی آواز نکالتا پیچھے جا گرا تیزی سے بھاگ کر داؤد نے اس کے گلے میں لپٹی زنجیر کو لکڑی کے ڈنڈے سے باندھ دی وہ دونوں تیزی سے ان باکس کی طرف بھاگے

باقی تینوں لڑکے دوسرے کتوں کو ٹانگوں اور گردن سے پکڑ کر اس کو بھی دوسرے کتے کی طرح باندھ چکے تھے جلدی سے جینز کی جیب سے چابی نکال کر داود، نہیں اور ایک تیسرا لڑکا باکس کھول چکے تھے باقی دو کھڑے لڑکے خود کو کوستے پلٹ گئے ایک لڑکے نے جب باکس کھولا تو اندر اس کے ہاتھ جتنا موٹا چوہا برامد ہوا

" ادھر آجا میرے پاس "

اس نے ہاتھ بڑھا کر چوہا پکڑ لیا اس سے پہلے کہ وہ اسے پکڑ کر آگے بڑھتا چوہے نے بہت ہی برے طریقے سے اس کا ہاتھ کاٹ لیا چیختے ہوئے اس نے چوہا پھینک دیا اب چوہا آگے اور وہ اس کے پیچھے

" واپس آؤ "

اس کے پیچھے بھاگتے وہ چلایا کین نے جیسے ہی باکس کھولا اس کی آنکھیں پھیلی پھر وہ مسکرایا

" یہ تو بچہ ہے "

ہاتھ بڑھا کر اس نے اس چھوٹے سے نیولے کو گردن سے پکڑنا چاہا لیکن وہ منہ کھولے پھنکارا اس نے تیزی سے ہاتھ واپس کھینچا داؤد نے جب باکس کھولا تو اسے کچھ نظر نہ آیا کیا وہ خالی تھا اس نے آگے ہو کر اندر جھانکنا چاہا کہ ایک سانپ پھن پھیلاتا سیدھا ہوا داؤد تیزی سے پیچھے ہوا کین اور داود نے نظر اٹھا کر ایک دوسرے کو دیکھا جیکسن کرسی سے

ٹیک لگائے دلچسپی سے انہیں ٹیب پر لائیو دیکھ رہا تھا اچانک ان دونوں نے ایک ساتھ تیزی سے ان دونوں کو گردن سے پکڑا اور آگے کی سمت بھاگے داؤد کے ہاتھ میں دبا سانپ پھڑ پھڑا یا وہ دونوں تقریبا ساتھ ساتھ بھاگ رہے تھے سامنے شیشے کے باکس کے ڈھکن جیسے انہوں نے کھولے اندر ڈھیر سارے کیڑے رینگ رہے تھے تیزی سے گن نکال کر کین نے نیولے کا سر اڑا دیا اس کے ہاتھ پر جلن ہو رہی تھی نیولے نے ناخن مارے تھے خون بھی نکل رہا تھا داؤد نے جیسے ہی گن کو مارنا چاہا کوئی گولی نہ چلی اس نے دوبارہ ٹریگر دبایا مگر نکال کر سانپ گولی ندارد گن پھینک کر اس نے چاقو سے جو اس سارے راستے میں اس نے اپنے پاس رکھا تھا سانپ کا سر کاٹ دیا

"ویل ڈن روبرٹ "

کین مسکراتے ہوئے اس کے سامنے کھڑا ہوا وہ ہلکا سا مسکرایا

"بہت اچھا کھیلا تم دونوں نے مجھے مزہ آیا "

تقریبا پانچ منٹ بعد وہ دونوں جیکسن کے سامنے کھڑے تھے

"تم لوگوں کے بچوں والے کھیل اب ختم ہوئے کیا تم آگے موت سے کھیلنے کے لیے تیار ہو "

وہ اٹھ کر ان کے سامنے کھڑا ہوا

"میں بوڑھا ہو گیا ہوں میں چاہتا ہوں اپنا سب کچھ تم دونوں میں سے کسی ایک کے حوالے کر دوں کیونکہ تم دونوں وہ ہو جن پر کئی سالوں سے محنت کر کے میں نے تیار کیا ہے ایک آخری مشن اور اس کے بعد میرا سب کچھ تم دونوں میں سے کسی ایک کی مٹھی میں اور پھر میں آرام کروں گا"

مسکرا کر وہ واپس اپنی جگہ پر جا بیٹھا داؤد اور کین نے پہلے اسے اور پھر ایک دوسرے کو دیکھا آخر کون کامیاب ہو گا ان دونوں میں سے

☆☆☆

بیسن پر جھکا وہ چہرے پر پانی کے چھینٹے مار رہا تھا ہاتھ بڑھا کر اس نے سٹینڈ پر لگا تولیا اٹھایا چہرہ تھپتھپا کر اس نے ہاتھ خشک کیے اور باتھ روم

سے باہر نکل آیا کچن میں پہنچ کر اس نے چائے کے لیے پانی چڑھایا پھر فرج کھول کر اندر سے دودھ کی بوتل نکالی اچانک ہی کچھ گرنے کی آواز آئی اس نے چونک کر بوتل واپس رکھی کوئی تیزی سے اس کے پیچھے سے بھاگا اور جلدی سے مڑا اس سے پہلے کہ وہ کوئی چور دروازہ کھول کر بھاگ جاتا اس نے پھرتی سے اسے پکڑ لیا ماسک پہنے شخص نے گھومتے ہوئے دو مکے اس کے پیٹ میں مارے لب بھینچے وہ دانت پیستے جھکا پھر سختی سے اس کے دونوں ہاتھ ایک ہاتھ میں پکڑ کر دروازے کے ساتھ لگائے دوسرے ہاتھ سے اس کے چہرے پر لگا ماسک اتار دیا بھورے بال کھل کر کندھوں پر بکھر گئے خود کو چھڑوانے کی ناکام سے کوشش رہ گئی میں اس نے اپنی نیلی آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا اور جہاں کی تہاں ساکن اور جامد اس کا سانس تک رک گیا

"کون ہو تم؟ "

اس کے ہاتھوں کو جھٹکا دیا مگر وہ گنگ بنی کھڑی اسے دیکھتی گئی داؤد مرتضی نے اس کی محویت دیکھی پھر اس کے ہاتھ چھوڑ کر چاقو نکالا اور اس کی گردن پر رکھ دیا

"آخری بار پوچھ رہا ہوں کون ہو تم "

حیرت انگیز طور پر اس کے لہجے میں کوئی سختی نہیں تھی اس لڑکی نے اب بھی کوئی جواب نہ دیا بس وہ یک ٹک اسے دیکھے جا رہی تھی داؤد نے دوسرے ہاتھ سے موبائل نکالا نمبر ملا کر کان سے لگایا

" میرے فلیٹ میں ایک چور گھس آیا ہے پلیز اسے آ کر لے جائیں "

چہرے پر سختی لیے اس نے کہا وہ ہوش میں آئی دونوں ہاتھوں سے اسے پرے دھکیلتے وہ سٹپٹائی

" میں چور نہیں ہوں "

اس نے دروازہ کھولنا چاہا مگر داؤد نے دروازے پر ہاتھ رکھ دیا

" پھر یہاں کیا کرنے آئی ہو "

اس کی آنکھوں میں دیکھتے اس نے مشکوک انداز میں پوچھا بلکہ وہ پورا مشکوک انداز اپنا چکا تھا پھر وہ ایک قدم آگے ہوا

"وہ وہ میں اپنی دوست سے ملنے آئی تھی اس نے نیا فلیٹ خریدا ہے " " مجھے معلوم نہیں سکا اور میں غلطی سے ادھر آگئی

وہ جلدی سے بولی

"اس چوروں جیسے حلیے میں اس سے ملنے آئی ہو "

اس کی آنکھوں میں کچھ ایسا تھا کہ وہ ڈر گئی

نہیں نہیں میں بس اسے ڈرانا چاہتی تھی اچھا سوری پلیز مجھے جانے "
دو"

وہ کچھ لمحے اسے دیکھتا رہا پھر ہاتھ ہٹا دیا تیزی سے دروازہ کھول کر وہ باہر
نکل گئی

" پاگل لڑکی "

وہ بڑبڑایا پھر دروازہ بند کر دیا

☆☆☆

Zubi Novels Zone

گھر پہنچ کر اس نے جیکٹ اتار کر صوفے پر رکھی پھر تیزی سے سیڑھیاں چڑھتی اوپر پہنچی ایک کمرے کا دروازہ کھول کر اس نے آہستہ سے پکارا

"صوفیہ "

مگر کوئی جواب نہ آیا اس نے ہاتھ بڑھا کر لائٹ آن کی پھر بیڈ کے قریب پہنچی جھک کر اس نے نرمی سے چادر ہٹائی

" صوفیہ "

چلاتے ہوئے وہ باہر نکل آئی اس کی بہن کمرے میں نہیں تھی

"صوفیہ کہاں ہو تم "

وہ گھر سے باہر نکل کر گھر کے پچھلے حصے کی طرف آئی جہاں چھوٹا سا لان تھا

وہ مجھے ڈھونڈ لیتی ہے مام وہ مجھے ڈانٹتی بھی ہے آپ کے پاس بھی " "نہیں آنے دیتی

صوفیہ منہ بنائے چھوٹے چھوٹے کنکر سامنے ایک درخت کی طرف پھینک رہی تھی اروراکے گلے میں آنسوؤں کا گولا پھنسا پھر خود کو سنبھالتی وہ اس کے قریب بیٹھی

" تم سوئی نہیں ابھی تک "

اس نے نرمی سے دیکھا

" تم چلی کیوں نہیں جاتی چھوڑ دو میری جان مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی پلیز چلی جاؤ یہاں سے "

کھڑے ہوتے وہ اس پر چلائی

"کیا ہوا صوفیہ تم مجھ سے ناراض کیوں ہو "

اٹھ کر اس نے اسی نرمی سے پوچھا

"ناراض نہیں ہوں نفرت کرتی ہوں تم سے کہہ کر اندر بھاگ گئی "
جب کہ وہ ساکت کھڑی اسے جاتا دیکھتی رہی
☆☆☆

جیکٹ جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ محتاط قدم اٹھا رہا تھا اس کے اطراف
میں بہت سے اسٹوڈنٹس آجا رہے تھے

" ان میں سے تین لڑکے یونی سے باہر جا رہے ہیں ان کے ساتھ چار
لڑکیاں ہیں "

اس کے کان میں لگے ایئر پیس میں آواز گونجی

" پیچھا کروان کا کوئی بھی ہاتھ سے نکلنے نہ پائے "

کہہ کر وہ تیز قدم اٹھانے لگا دفعتاً کسی کا کندھا اس کے بازو سے ٹکرایا اس نے بروقت اسے تھاما پھر جلدی سے چھوڑا

"تم "

آنکھوں میں حیرانی لیے وہ دھیمی آواز میں بولی داؤد کے ماتھے پر بل پڑے گھور کر اسے دیکھا وہ سٹپٹائی پھر اپنے قریب سے گزرتی صوفیہ کو دیکھا جو کسی لڑکے کے ساتھ جارہی تھی

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

"صوفیہ۔۔۔ "

اس نے مڑ کر پکارا مگر صوفیہ نے کوئی جواب نہ دیا بلکہ تیزی سے آگے بڑھ گئی داؤد نے چونک کر صوفیہ کے ساتھ جاتے لڑکے کو دیکھا

"یہ لڑکی کون ہے؟ "

اس کا اشارہ صوفیہ کی طرف تھا

" میری بہن ہے "

پھر سر جھٹک کر ایک طرف چلنے لگی اس نے محسوس کیا وہ اس کی ہم قدم تھا

"تم میرے پیچھے کیوں آرہے ہو؟ "

رک کر اس نے داؤد سے پوچھا

"اس کے ساتھ لڑکا کون ہے "

اس نے اہستہ آواز میں پوچھا

" اس کا نیا دوست ہوگا کوئی "

Zubi Novels Zone

داؤد خاموش ہو گیا اس نے کوئی جواب نہیں دیا

"میرا نام اروارا ہے اور تمہارا نام کیا ہے؟ "

وہ جانے لگا تھا کہ رک گیا

"روبرٹ۔۔۔اب میں جاؤں "

زبردستی مسکرا کر اسے دیکھتے پلٹ گیا کتنا سڑا ہوا ہے روکھا پھیکا سا مگر پھر بھی ہے کتنا ہینڈسم اگر جو کبھی مسکرا کر بات کرنے لگ جائے تو کتنا اچھا لگے اس کے پیٹھ کو دیکھتے اس نے ٹھنڈی سانس بھری تیز قدم اٹھاتا

وہ ان دونوں کے پیچھے ذرا فاصلے پر چل رہا تھا صوفیہ اس لڑکے کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ چکی تھی وہ اپنی بائیک کی طرف بڑھا

"وہ لڑکے ایک سنسان علاقے کی طرف جا رہے ہیں مجھے لگتا ہے کہ ــــــــ"

داؤد نے تیزی سے اس کی بات کاٹی

"پکڑ لو ان کو کسی کو بھی مت چھوڑنا"

کہتے بائک کی رفتار بڑھا دی اس کے سامنے جلتی گاڑی کی رفتر تیز ہو گئی تھی اس نے دیکھا وہ گاڑی پارکنگ میں داخل ہو گئی تھی وہ بھی تیزی

سے پارکنگ میں گیا ارد گرد دیکھتے وہ مہتات قدموں سے آگے بڑھ رہا تھا کہ اچانک اس نے گولی چلنے کی آواز سنی وہ آواز کی سمت بھاگا اسے وہ گاڑی نظر آئی جو ایک کونے میں کھڑی تھی جلدی سے دروازہ کھول کر اس نے اندر دیکھا صوفیہ کے گردن ایک طرف ڈھلکی ہوئی تھی اس نے دیکھا اس کی کنپٹی سے خون نکل رہا تھا وہ لڑکا وہاں نہیں تھا اسے مار کر وہ بھاگ نکلا تھا یہ کیا ہو گیا وہ ایک لڑکی کو نہیں بچا سکا ایسا اس کے ساتھ پہلی بار ہوا تھا اس کی آنکھیں سرخ ہوئی آدھے گھنٹے بعد وہ اس لڑکی کی بہن کے سامنے کھڑا تھا

"مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے "

وہ لڑکی حیرانگی سے مسکرائی پھر جلدی سے بولی

" ہاں بولو کیا بات ہے "

داؤد کو سمجھ نہیں آیا کہ اسے کیسے بتائے

"وہ تمہاری بہن اسے گولی لگی ہے "

اورا کے ہاتھ سے کتاب گر گئی

"کہاں ہے وہ کس نے اسے مارا کیا وہ ٹھیک ہے "

داؤد نے لب بھینچ لیے

"وہ مر گئی ہے "

وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھے گئی اس نے غصے سے اس نے داؤد کا کالر مٹھیوں میں دبوچ لیا

"ایسا نہیں ہو سکتا تم جھوٹ بول رہے ہو ابھی تھوڑی دیر پہلے۔۔۔۔ "

داؤد نے اس کی کلائیوں کو پکڑ کر اپنا کالر چھڑوایا

جس لڑکے کے ساتھ وہ گئی تھی اسی نے اسے گولی ماری ہے میرے " پہنچنے سے پہلے وہ مر چکی تھی دوبارہ ایسی حرکت مت کرنا"

جھٹکے سے اس کے دونوں ہاتھ چھوڑے پھر پلٹ گیا وہ دھندھلائی آنکھوں سے اسے دیکھے گی

" صوفیہ "

اور پھر وہ اتنی زور سے چلائی تھی کہ داؤد کے قدم تھمے تھے پھر وہ بنا مڑے سپاٹ چہرہ لیے آگے بڑھ گیا تھا

☆☆☆

" ان سب کے ہاتھ پیر توڑ دو اگر جو وہ منہ نہیں کھولتے تو ایک ایک کر کے ان کی ساری ہڈیاں توڑ دوں "

غصے سے کہہ کر اس نے کال کاٹ دی وہ لڑکا ابھی تک نہیں ملا تھا جس نے صوفیہ کو قتل کیا تھا اس کا دماغ کھول رہا تھا خیر پکڑ تو وہ اس کے باپ کو بھی لے گا اپارٹمنٹ سے باہر نکل کر وہ تیزی سے سیڑھیاں اترنے لگا دفعتاً اسے بہت سے قدموں کی آواز آنے لگی گرل سے جھک کر نیچے دیکھا تو ایف بی آئی کے بہت سے کارکن اوپر چڑھتے دکھائی دیے جیکٹ کا ہوڈ سر پر ڈالے وہ واپس اوپر کی طرف بھاگا اپنے اپارٹمنٹ میں وہ نہیں جا سکتا تھا تبھی اس کی نظر نیلی آنکھوں والی لڑکی پر پڑی ان کے قدموں کی آوازیں قریب تر ہو چکی تھیں تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے اوروا کو کہنی سے پکڑ کر دیوار کے ساتھ لگا دیا اس کے اطراف میں دونوں ہاتھ رکھے اس کے بالکل قریب ہو گیا اوروا نے بوکھلا کر اسے دیکھا اور پھر دیکھتی رہ گئی

" بالکل خاموش "

جھک کر ہلکی آواز میں سرگوشی کی اروا نے اس کے کندھے کے پیچھے دیکھا ایف بی آئی کے لوگ ان کو دیکھے بغیر اوپر کی طرف جا رہے تھے اروا نے نظر گھما کر اسے دیکھا وہ گردن ذرا سی موڑے اس آخری آفیسر کو اوپر جاتے دیکھ رہا تھا

"سر وہ ادھر ہے "

اسی لمحے اس آفیسر نے اسے دیکھ لیا

"شٹ "

تیزی سے ارورا کا ہاتھ پکڑے وہ سیڑھیاں اترنے لگا جیسے ہی وہ بلڈنگ سے باہر نکلا ارورا نے اپنا ہاتھ چھڑوایا

" مجھے کہاں لے کر جا رہے ہو "

اس کا سانس پھولا ہوا تھا

انہوں نے تمہیں میرے ساتھ دیکھ لیا ہے میں پکڑا گیا تو وہ تمہیں " بھی نہیں چھوڑیں گے جتنی بھی صفائیاں دو گی کہ تم مجھے نہیں جانتی وہ اعتبار ہرگز نہیں کریں گے آنا ہے تو آؤ ورنہ جاؤ ان کے پاس "

تنفر سے کہہ کر وہ تیزی سے بائیک پر جا بیٹھا اور وانے گردن موڑ کر اسے دیکھا وہ قریب آ چکے تھے بھاگ کر وہ اس کے پیچھے جا بیٹھی

"وہ ہمارے پیچھے ہیں "

اس نے گردن موڑ کر دیکھا جہاں بہت سی گاڑیاں آ رہی تھی داؤد نے سپیڈ مکمل تیز کر دی پھر یک دم ہی ایک تنگ سی گلی میں مڑ گیا بہت سی گلیاں سٹریٹ سے گھوم پھر کر اس نے بائیک ایک جگہ کھڑی کی اور اتر گیا وہ ان کو چکما دینے میں کامیاب ہو چکا تھا بہت خوب اب وہ تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھ رہا تھا وہ بھی اس کے ہم قدم تھی

"تم اب جا سکتی ہو "

اچانک رک کر اس نے کہا اور ورا نے دانت پیسے

"اتنی دور مجھے لے کر آ گئے ہو اب کہتے ہو واپس چلی جاؤ "

پتہ نہیں وہ اسے کہاں لے کر آ گیا تھا

"میری بات۔۔۔۔۔۔ "

بے اختیار ہی اس کی نظر ارورا کے پیچھے سے گزرتے ایک لڑکے پر پڑی تھی وہ بالکل ٹھہر سا گیا تھا اور ورا نے اس کی نظروں کے تعاقب میں

دیکھا مگر اسے کچھ خاص نظر نہ آیا اسے چھوڑ کر وہ اس لڑکے کے پیچھے پیچھے چلنے لگا

" اب کہاں جا رہے ہو "

وہ بھاگ کر اس کے سامنے آئی

"اپنی بہن کے قاتل سے ملنا پسند کرو گی "

وہ پتھرا گئی ایک نظر اس کے چہرے کو دیکھ کر وہ آگے بڑھ گیا وہ لڑکا اپنی دھن میں چل رہا تھا دفعتاً وہ رکا کسی کے احساس کے تحت مڑ کر چاروں طرف نگاہ دوڑائی کچھ خاص نہ پا کر وہ پھر سے چلنے لگا تقریباً آدھا

گھنٹہ اور گلیوں میں گھومتا چلتا گیا چلتا گیا ایک پرانے گھر کے سامنے رک کر اس نے دائیں بائیں گلیوں میں دیکھا وہاں کوئی بھی نہیں تھا پھر دروازہ کھول کر وہ اندر چلا گیا

"میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گی "

دروازے کے باہر کھڑی ارورا غرائی

"تم اسے نہیں مار سکتی "

داؤد نے آرام سے کہا

"میں نے تم سے نہیں پوچھا ہٹو میرے سامنے سے آج میں اس کتے کو چھوڑوں گی نہیں"

اس کی سائیڈ سے وہ نکلنے ہی لگی تھی کہ داؤد نے اس کا راستہ روکا

"تم بس دیکھو کہ میں اب اس کے ساتھ کرتا کیا ہوں"

وہ کھول کر رہ گئی زوردار ٹھوکر سے اس نے اس بند کمرے کا دروازہ کھولا تھا وہ لڑکا جو بیڈ پر اوندھے منہ پڑا اڈرگ کی بھاری ڈوز لے چکا تھا اس نے دھندلی آنکھوں سے سامنے کھڑے ایک شخص کو دیکھا جس نے آگے بڑھ کر اسے بالوں سے پکڑ کر نیچے پٹخا تھا

"کون ہو تم اور تم اندر کیسے آئے چھوڑ مجھے "

وہ ہواس باختہ سا ہو گیا داؤد نے اس کے منہ پر پہلا تھپڑ مارا پھر دوسرا اگلے ہی پل میں اسے ارورا کے سامنے پھینکا

" صرف دو منٹ ہیں تمہارے پاس بس اس کو قتل مت کرنا "

کہہ کر کمرے سے باہر نکل گیا ارورا نے گردن موڑ کر اسے دیکھا تھا باہر وہ کھڑا جلدی سے ایک نمبر ملا رہا تھا

" ان لڑکوں کو ثبوت کے ساتھ لے کر میری بھیجی ہوئی لوکیشن پر لے کر پہنچو جلدی کرو "

فون بند کر کے جب وہ کمرے میں داخل ہوا تو اور امزے سے بیڈ پر بیٹھی اسے دیکھ رہی تھی

"شکریہ جو تم نے مجھے دو منٹ کا وقت دیا "

وہ معصومیت سے مسکرائی داؤد جلدی سے اس لڑکے کے پاس بیٹھا جو فرش پر بے سدھ پڑا تھا اس نے اس کا تنفس چیک کیا اوہ شکر وہ زندہ تھا مگر اس کا چہرہ؟ اس کی ناک کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی ایک آنکھ مکمل طور پر بند ہو چکی تھی یا یوں کہنا چاہیے کہ وہ کانا ہو گیا تھا ایک بازو اور ایک ٹانگ تک ٹوٹ چکی تھی صرف دو منٹ میں اتنا کچھ داؤد نے گہری نظروں سے اس لڑکی کو دیکھا کون تھی وہ تھوڑی دیر بعد ایک گاڑی

رکنے کی آواز آئی کچھ لوگ ان تین لڑکوں کو ڈنڈا ڈولی کرتے اوپر لا رہے تھے ان کو اس نے کمرے میں ڈالا ساتھ میں دو تین خاکی لفافے وہیں رکھ دیے وہ لڑکے بے ہوش تھے

"تھوڑی دیر میں پولیس یہاں آجائے گی چلو یہاں سے "

کہہ کر وداؤد ان سب کو لیے اس علاقے سے دور جا چکا تھا

☆☆☆

"کہاں جا رہے ہو میرے بات سنو پہلے "

وہ اسے اس کے گھر چھوڑ کر واپس جا رہا تھا کہ اس کے بات پر رک گیا

" سناو "

وہ بائک سے نہیں اترا تھا

"کون ہو تم ؟ "

سینے پر ہاتھ باندھے وہ اسے گھور رہی تھی

میرے پاس فضول سوالوں کا جواب نہیں ہے کچھ اور پوچھنا ہے تو "

" پوچھو ورنہ میں جا رہا ہوں

اس نے رکھائی سے کہا

"یہ ایف بی آئی تمہارے پیچھے کیوں پڑی ہے اور وہ لڑکے کون تھے "

جن کو تم نے پولیس کے ہتھے چڑھایا تھا"

"اور کچھ ؟ "

اس نے دونوں بازو سینے پر باندھے

"اور کون ہو تم "

وہ اس کی گہری آنکھوں میں دیکھتی نہ جانے کہاں کھو گئ

" وہ لڑکے بہت سے لوگوں کے قاتل ہیں پولیس انہیں کافی وقت سے تلاش کر رہی تھی ایک ریپسٹ لڑکے کو لمبے عرصے کے لیے میں نے سلاخوں کے پیچھے دھکیل دیا ہے اس وجہ سے اس کا باپ پاگل ہو گیا ہے الٹے سیدھے جھوٹے کیسوں میں مجھے پھنسا کر وہ بدلہ لینا چاہتا ہے بس اسی وجہ سے پولیس میرے پیچھے پڑی ہے"

اس نے لاپرواہی سے کندھے اچکائے

" اور تم "

وہ بنا پلک جھپکائے اسے دیکھ رہی تھی وہ کچھ نہیں بولا بس خاموشی سے واپس بائیک پر جا بیٹھا

" اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ میں کون ہوں "

اور زن سے بائیک بڑھا گیا

☆☆☆

اپنے اپارٹمنٹ پہنچ کر اس نے جیکٹ اتار کر ایک طرف رکھی اور صوبے پر ڈھیر ہو گیا پورے دن کے مناظر اس کی آنکھوں کے سامنے چلنے لگے جب اس نے آنکھیں بند کیں تو دو نیلی آنکھیں اس کی بند آنکھوں کے پردے پر لہرائی تو وہ اٹھ بیٹھا کون تھی وہ لڑکی نہ چاہتے ہوئے بھی وہ اسے سوچے گیا پھر سر جھٹک کرے کھڑا ہو گیا وہ بھلا اسے کیوں کر سوچنے لگا تھوڑی دیر بعد وہ فریش ہو کر بستر پر ڈھیر ہو گیا تھا

اگلے دن صبح جب وہ تیار ہو کر باہر نکلا تو وہ سیڑھیوں پر بیٹھی تھی قریب جا کر اسے محسوس ہوا وہ رو رہی تھی

"کیا ہوا تم رو کیوں رہی ہو؟ "

وہ لڑکا اس نے مجھے دھوکہ دیا اس نے کہا وہ میرے ساتھ ٹائم پاس " کر رہا تھا "

گہری سانس بھر کے وہ اس کے پاس ایک سیڑھی اوپر بیٹھ گیا

"اس لیے رو رہی ہو یا کوئی اور وجہ بھی ہے "

اس نے نرمی سے پوچھا

"میرے پاس تو بہت سی وجہ ہیں رونے کے لیے کون کون سی بتاؤں "

"

چہرہ اٹھا کر اس نے گیلی آنکھوں کے ساتھ کہا وہ بالکل ٹھہر کر اسے دیکھنے لگا دل اندر کہیں کسی اور لے پر دھڑکنے لگا تھا اس نے بمشکل نظریں دوسری طرف موڑلی

"یہ دنیا والے کتنے برے ہیں نا اتنے دکھ دیتے ہیں کہ ہم بھول جاتے ہیں کہ اس دنیا میں سکھ نام کی بھی کوئی چیز ہے"

اس نے تلخی سے چہرہ صاف کیا

" یہ دنیا بہت ہی بری ہے یہ اچھے لوگوں کو جینے نہیں دیتی اگر تم جینا چاہتی ہو تو بے رحم بن جاؤ ورنہ یہ بے رحم دنیا تمہیں جینے نہیں دے گی "

وہ سامنے خلا میں دیکھتا بولا تھا اور اس نے چہرہ موڑ کر اسے دیکھا پھر واپس اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگی

"صوفیہ میری جڑواں بہن تھی "

اس نے خود ہی بتانا شروع کر دیا

وہ ہمیشہ مجھ سے لڑتی تھی بلاوجہ ایک دن میں نے موم سے وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا وہ تمہارے جیسا حسن نہیں رکھتی تم اس سے کئی گنا زیادہ خوبصورت ہو وہ تمہیں ہر جگہ جج کرتی ہے یہاں تک کہ اس نے سب سے کہنا شروع کر دیا کہ میں تو اس کی بہن ہی نہیں ہوں بلکہ میں نے تو کبھی بھی اسے جج نہیں کیا ہمیشہ اس سے محبت کی بس اسی وجہ سے وہ نفسیاتی ہوتی گئی جس دن موم کی ڈیتھ ہوئی اس دن وہ بہت لڑی تھی چیخی چلائی اس نے کہا میں نے موم کو مارا ہے میری وجہ سے اس کی ماں مری ہے کیا وہ میری ماں نہیں تھی اس نے مجھے گھر سے نہیں نکالا تھا باقی ساری کسر پوری ہو گئی تھی "

وہ تلخی سے ہنسی

جس دن وہ مری میں نہیں روئی تھی شاید اس لیے کہ وہ میرے دل " میں موجود اپنی محبت کو ختم کر گئی تھی بس شوق لگا تھا کہ اسے کسی نے مار "دیا اور کچھ نہیں

اس نے دوبارہ داؤد کو دیکھا وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا بنا پلک جھپکائے

"اب تم بھی یہی سوچ رہے ہو گے کہ میں اپنی تعریف کر رہی ہوں "

داؤد اس کی بات پر بے اختیار مسکرایا

تم اس قابل ہو کہ تمہاری تعریف کی جائے میں تمہارے حسن کی " بات نہیں کر رہا کیونکہ کوئی بھی تمہارا حسن لفظوں میں بیان نہیں کر سکتا میں تمہاری قابلیت کی بات کر رہا ہوں تم خود بھی نہیں جانتی کہ تم کون ہو اور کیا کر سکتی ہو کون سے فلور پر رہتا ہے وہ لڑکا جس نے تمہارا دل توڑا ہے آؤ مل کر اس کی ٹانگیں توڑتے ہیں"

وہ کھڑا ہو گیا

"تم اپنے بارے میں کچھ نہیں بتاؤ گے "

وہ بھی اٹھی داؤد نے مسکرا کر نفی میں سر ہلا یا

" ابھی نہیں "

کہہ کر اپنے کمرے میں گیا جب وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک رسی تھی

"اس کا کیا کرو گے ؟ "

وہ سوالیہ انداز میں بولی

"فکر مت کرو اسے پھانسی نہیں چڑھاؤں گا "

Zubi Novels Zone

وہ اسے دیکھ کر رہ گئی دو منٹ بعد وہ ایک فلیٹ کا دروازہ کھول کر اندر چلے گئے وہ لڑکا بیڈ پر سو رہا تھا شاید اس کی ابھی تک صبح نہیں ہوئی تھی داؤد نے پھرتی سے چادر ہٹا کر اس کے دونوں پیر رسی سے کس کر باندھ دیے وہ بوکھلا کر اٹھا

"یہ کیا کر رہے ہو کون ہو تم "

تبھی اس کی نظر اروا پر پڑی وہ کسی بھوکی شیرنی کی طرف اس پر جھپٹی تھی دو گھونسے اس کے منہ پر مارے وہ واپس ڈھیر ہو گیا

" تجھے تو میں ابھی بتاتی ہوں "

سیدھے ہوتے اس نے داؤد کو دیکھا جس نے رسی کا دوسرا اسرا پنکھے پر ڈالا وہ جھولتا ہوا اس کے سامنے آیا اس سرے کو پکڑ کر اس نے پورا زور لگا کر کھینچا

"اروراپلیز یار روکو اسے "

وہ چلایا اروار نے بیڈ پر رکھے تکیہ میں سے بہت سی کپاس نوچ کر نکالی اسے اٹھا کر اس لڑکے کے منہ میں ٹھونس دی اس کی حالت غیر ہونے لگی جب وہ درمیان تک لٹک گیا تو داؤد نے رسی کے دوسرے سرے سے اس کے دونوں بازو اوپر کر کے رسی اس کے پیٹ کے گرد لپیٹ کر باندھ دی اروار نے آگے بڑھ کر پنکھا چلا دیا

"آئندہ میرے منہ لگنے کی کوشش بھی کی تو اس سے بھی برا حال کروں گی"

انگلی اٹھا کر غرائی وہ جھولتا ہوا غوں غوں کرتا اس کے قریب سے گزرا ہی تھا کہ آخری تھپڑ اس کے منہ پر پڑا اس کی ساری نیند بالکل ہی غائب ہو گئی تھی

"گڈ شاٹ"

داؤد نے اسے سراہا پانچ منٹ بعد وہ دونوں سڑک پر چل رہے تھے

Zubi Novels Zone

اس نے تو کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا ہو گا کہ اس کے ساتھ یہ "
" سب ہو گا

وہ ہنستے ہوئے بولی جبکہ وہ خاموش کھڑا مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا وہ اپنی
گزری زندگی کو یاد کرتے ہمیشہ تلخ ہو جاتا تھا مسکرانا تو وہ کب کا بھول چکا
تھا مگر پچھلے دو دنوں سے جب سے یہ لڑکی اس کی زندگی میں آئی تھی وہ
مسکرانے لگا تھا اور اسے ابھی اس بات کا احساس نہیں ہوا تھا اور وہ رانے
ہنسی روک کر اسے دیکھا وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا اس کا دل دھڑکا پھر وہ
ادھر ادھر دیکھنے لگی

مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا کہ میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے جب سے تم "
میری زندگی میں آئی ہو میری دنیا بدل سی گئی ہے تم مجھے بتا سکتی ہو کہ
"ایسا کیوں ہو رہا ہے

وہ مسکرا نہیں رہا تھا بس خاموش گہری نگاہوں سے اسے دیکھتا پوچھ رہا تھا
اروراکو ایسی بات کی اس سے توقع نہیں تھی وہ خود بھی اپنی کیفیت سے
انجان بن رہی تھی اسے خود نہیں معلوم تھا کہ وہ لگاتار تین دنوں سے
یہاں کیوں آرہی تھی شاید سامنے کھڑے اس شخص کی وجہ سے جو بار
بار اسے ٹکرا رہا تھا جو اتنا خوبصورت تھا کہ وہ پہروں بیٹھ کر اسے دیکھ سکتی
تھی

سچ کہوں تو میرے ساتھ بھی ایسا ہو رہا ہے میرا دل چاہتا ہے اس دنیا " میں ایک تم ہو اور ایک میں مجھے خود نہیں معلوم کہ میں ایسا کیوں چاہ رہی ہوں جس دن سے تمہیں دیکھا ہے مجھے یہ بری دنیا بھی اچھی لگنے لگی ہے "

اس کی آنکھوں میں بہت سے رنگ ابھرنے لگے تھے جو داؤد مرتضی کی بے رنگ دنیا کو آہستہ آہستہ بھرنے لگے نہیں ایسے نہیں ہو سکتا اسے اس لڑکی کی زندگی سے نکل جانا چاہیے اس کی کوئی بھی زندگی نہیں ہے وہ اس لڑکی کو اپنی زندگی میں شامل کر کے کوئی دکھ نہیں دینا چاہتا تھا اس نے دل میں سوچا تب ہی اس کا موبائل بجا اس نے فون کان سے لگایا دوسری طرف کی بات سن کر اس کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی

" میں آرہا ہوں "

کہہ کر آگے بڑھنے لگا تھا کہ رک گیا پھر مڑ کر اسے دیکھا

"میں واپس آؤں گا میرا انتظار کرنا "

وہ چلا گیا اور وہ اسے اوجھل ہو جانے تک دیکھتی رہی تھی

☆☆☆

کین مر چکا ہے جیکسن تم سے بات کرنا چاہتا ہے وہ آئی سی یو میں ہے "

اس کے پاس زیادہ وقت بھی نہیں ہے"

ہاسپٹل کے کوریڈور میں کھڑا امیسن اسے بتا رہا تھا وہ بھاگ کر اندر گیا تھا قریب پہنچ کر اس نے جیکسن کا چہرہ دیکھا وہ بمشکل آنکھیں کھولے اسے دیکھ رہا تھا

"میری بات سنو رابرٹ آج سے میرا سب کچھ تمہارا ہے آج سے تم میری جگہ ہو"

Zubi Novels Zone

اتنا بول کر ہی اس کا سانس چڑھ گیا داود بولنے لگا تھا کہ رک گیا

"میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے اگر کین بچ جاتا تب بھی میں یہ گینگ کے (rebal) سب اس کے حوالے نہ کرتا آج سے تم ریبل

سربراہ ہو میں نے میسن سے بات کرلی ہے سب کچھ تمہارے حوالے کردیا جائے گا تمہاری مرضی تم یہاں رہو یا یہ ملک چھوڑدو تم اپنی مرضی کے مالک ہو بس ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا اپنے دشمنوں کو کبھی کھلا مت چھوڑنا کین یہ بات کبھی نہیں سمجھ سکا اس لیے مارا گیا اور

"اور۔۔۔۔۔۔۔۔

داؤد بنا پلک جھپکائے اسے سن رہا تھا اس نے چہرہ موڑ کر مشین پر نظر ڈالی جہاں آڑی ترچھی لکیریں مٹ چکی تھی وہ خاموشی سے باہر نکل گیا

☆☆☆

کین وہ آخری گیم جیت گیا تھا جیکسن نے اسے اپنے خاص آدمیوں " میں شامل کرلیا تھا جبکہ مجھے اس نے اپنے خاص کاموں کے لیے رکھ لیا

تھا میں یہ ملک چھوڑ کر جا رہا ہوں کیونکہ میں اب زیادہ یہاں نہیں ٹھہر سکتا میں سب کچھ نئے سرے سے کھڑا کرنا چاہتا ہوں "

گرل کے ساتھ ٹیک لگائے وہ بول رہا تھا

"کیا تم نے کبھی جیکسن سے کہا کہ تم پاکستان جانا چاہتے ہو "

اور ارا کو وہ سب کچھ بتا چکا تھا

جب میں پندرہ سال کا تھا تب میں نے کہا تھا اس نے میری بات سنتے ہی میرے پیر پر گولی ماری تھی اس دن کے بعد میں نے دوبارہ کوئی بات نہیں کہی "

وہ اس طرح بول رہا تھا جیسے کسی اور کی بات کر رہا ہو وہ کچھ بول نہیں سکی

"جب تک ایک گینگ میں کوئی کوئین شامل نہ ہو وہ گینگ ادھورا ہوتا ہے کیا تم میری دنیا میں ایک مافیا کے گینگ میں قدم رکھنا چاہو گی؟"

وہ اس کے بالکل سامنے کھڑا پوچھ رہا تھا

"تم ایسا کیوں چاہتے ہو داؤد؟"

وہ پوچھ رہی تھی

میں اس دنیا میں رابرٹ کے نام سے جینا چاہتا ہوں یہاں پر کسی کو "
نہیں معلوم کہ میں مسلمان ہوں تم مجھے ہمیشہ رابرٹ بلانا کیونکہ داؤد
"مرتضی کو یہاں کوئی بھی نہیں جانتا، میں بھی نہیں

اس کا لہجہ ٹھنڈا تھا

ٹھیک ہے مگر تمہاری پہچان تو تمہارا اصل نام اور تمہارا ملک ہے کیا تم "
"پاکستان جانا چاہتے ہو؟

داؤد نے نفی میں سر ہلایا

"میں یو ایس اے جا رہا ہوں "

"میں تیار ہوں تمہارے ساتھ جانے کے لیے "

اور پھر وہ نیویارک شفٹ ہو گیا ریبل گینگ کہیں پیچھے رہ گیا تھا اس کے گینگ کا نام بلڈزر کھا جا چکا تھا جو اس نے خود تجویز کیا تھا وہ کروڑوں ڈالرز میں کھیل رہا تھا اس نے ارورا کو ایک سرخ کار گفٹ کی تھی دیو قامت عمارت میں اس کا نظام چل رہا تھا اس عرصے میں اس نے اتنے سمگلنگ کرنے والوں کا علم ہوا تھا کہ وہ دنگ رہ گیا تھا اسلحہ ڈرگ بچے اور لڑکیاں یہ وہ چار چیزیں تھی جو سمگلنگ میں اوپر جا رہی تھی اسے سمجھ نہیں آتا تھا کہ یہ سب کیسے رکے گا آخر کب ختم ہو گا یہ سب شاید کبھی نہیں کیونکہ جب ایک برا کام شروع ہوتا ہے تو وہ ختم نہیں ہوتا بل

فرض اگر ختم ہو بھی جائے تو دوسرے اس کام کو شروع کر دیتے ہیں
اس سب میں صرف ارورا ہی تھی جو اس کو گرنے نہیں دے رہی تھی
ہر موڑ پر وہ اس کے ساتھ ساتھ تھی ایک مرتبہ کچھ لوگوں نے ارورا کو
کر دیا تھا پکڑ لیا تھا اور وہ بری پھنسی تھی داؤد نے ان سب کو معذور
اور اداد نگ رہ گئی تھی اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ اتنا سفاک ہو گا

" میں سفاک بننا نہیں چاہتا مگر تمہارے لیے میں بنتا جا رہا ہوں "

وہ اسے بائیک چلانا سکھا رہا تھا کہ وہ ڈگمگا کر گر گئی تھی اس کا پاؤں مڑ گیا
تھا

پتہ نہیں تمہارا دھیان کہاں ہوتا ہے کہا بھی تھا کہ ہینڈل کو زیادہ ہلاؤ "
" مت مگر نہیں

اس کے پیر پر پٹی باندھتا وہ اسے ناراضی سے ڈانٹ رہا تھا

" کیا تم ہمیشہ میرا اس طرح خیال رکھو گے "

وہ مسکرائی داود نے ہاتھ روک کر اسے دیکھا

"ہاں ہمیشہ "

پھر سر جھکا دیا وہ اس کے ساتھ ایک کانسرٹ دیکھنے آئی تھی پولیس ان کو ڈھونڈ رہی تھی مگر وہ مل کے نہ دے رہے تھے

" یہ پولیس ہمارے پیچھے کیوں ہے حالانکہ تم غلط کام تو نہیں کرتے "

اتنے شور میں وہ اس کے قریب ہو کر بولی تھی سٹیج پر کوئی سنگر گانا گا رہا تھا

" یہ میرے دشمنوں کے کام ہیں وہ مجھے پکڑوا کر اپنا راستہ صاف کرنا چاہتے ہیں مگر مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ مجھے اس سب میں مزہ آتا ہے"

وہ آنکھوں سے مسکرایا تھا آہستہ آہستہ وہ اسے مافیا کے سارے گر سکھا رہا تھا اس کے بعد ارورا پہلے جیسے نہیں رہی تھی وہ داؤد سے کئی گنا زیادہ بے رحم ہو گئی تھی

" بتاؤ کیا چاہیے تمہیں جو کہو گی وہی لا کر تمہارے سامنے رکھوں گا "

ایک مرتبہ اس نے ارورا کو کہا تھا اگر اس کے بس میں ہوتا تو واقعی میں چاند تارے لا کر اس کے ہاتھوں میں سجا دیتا

" تمہارے ساتھ پوری دنیا گھومنا چاہتی ہوں "

وہ بچوں کے سے انداز میں بولی تھی اور وہ ہنس پڑا تھا اور وہ جس جس ملک کا نام لیتی گئی وہ وہاں وہاں اس کے قدم رکھتا گیا آخر میں اس نے پاکستان کا نام لیا تھا وہ سانس روکے اسے دیکھتا گیا

" میں تمہیں وہاں بھیج دوں گا مگر میں وہاں نہیں جا سکتا "

جھیل کنارے ٹھہرے اس نے آہستہ آواز میں کہا

" تم کیوں نہیں جانا چاہتے حالانکہ تمہیں کسی نے نہیں روکا نہ ہی تم پر اب کوئی پابندی ہے جو روکنے والا تھا وہ مر چکا ہے "

وہ اداس ہو گئی تھی

مجھے میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ میں اپنے ملک کی طرف دیکھ بھی "
"سکوں وہاں پر تو شاید سب مجھے مردہ سمجھ کر بھول چکے ہوں گے

اس کی آنکھوں میں درد سا آن ٹھہرا

پھر تو تمہیں واقعی میں جانا چاہیے داؤد میری بات مانو تو چلو اگر تمہارا "
دل مانا تو تم اپنے گھر والوں سے مل لینا ورنہ واپس آجانا پلیز منع مت کرنا
"

وہ جیسے منت کر رہی تھی اور پھر داؤد مرتضی نے بات مان لی تھی پورے
اٹھارہ سال بعد وہ پاکستان آیا تھا اس نے کہاں سوچا تھا کہ ایسا بھی کبھی

ہو گا کہ ایسا بھی کبھی ہو سکتا ہے داؤد کے برعکس ارورا بہت خوش تھی وہ اسے سوات لے گیا تھا دو تین دن تک وہ اسے گھماتا پھراتا رہا ارورانے اسے نہیں کہا کہ اسے اپنے گھر والوں سے ملنا چاہیے وہ اسے فورس نہیں کرنا چاہتی تھی وہ پاکستان آگیا تھا یہ اس کے لیے بہت تھا اسے اتنا یقین ضرور تھا کہ اب نہ سہی اگلی مرتبہ وہ یہاں ضرور آئے گا اور اپنے گھر والوں سے بھی ملے گا جب وہ واپس جانے کے لیے تیار ہو کر ہوٹل سے باہر نکلے تو داؤد نے کسی احساس کے تحت مڑ کر دیکھا وہاں ایک گلابی لباس میں ملبوس ایک خوبصورت سی لڑکی اپنے سامنے کھڑی ایک عورت سے ہنستے ہوئے بات کر رہی تھی

"میں نے کہا تھا نہ خالہ امی آپ یہاں آئیں گی تو بہت بہتر فیل کریں گی دیکھیں نا کتنا مزہ آرہا ہے"

دونوں ہاتھ اٹھا کر وہ کھل کھلائی داؤد نے اس عورت کو دیکھا جن کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی اس کا رنگ سفید پڑنے لگا

"کیا ہوا داؤد۔۔۔۔ "

داؤد نے تیزی سے ارورا کا ہاتھ تھاما اور آگے بڑھ گیا بہت آگے جا کر وہ رکا پھر ارورا کے دونوں ہاتھ تھامے

" فلحال مجھ سے کچھ مت پوچھو "

واپس پہنچ کر وہ سیدھا اپنے کمرے میں قید ہو گیا تھا وہ عورت وہ تو اس کی ماں تھی وہ کیسے اپنی ماں کو بھول سکتا تھا اور وہ لڑکی ضرور وہ ہیر ہو گی تو کیا وہ سب مجھے بھول چکے ہیں کیا کسی کو بھولنا واقعی اتنا آسان ہوتا ہے کیا میری ماں تک مجھے بھول چکی ہے اس نے پورا کمرہ الٹ کر رکھ دیا تھا ایک ایک چیز کو اس نے ٹکڑے کر دیا تھا بالکل اپنے دل کی طرح اروا نے جب اتنا شور سنا تو بھاگ کر اس کے کمرے میں آئی تھی وہ فرش پر بیٹھا بکھری چیزوں کے درمیان تڑپ تڑپ کر رو رہا تھا

"کیا ہوا داؤد مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے؟"

اس کے سامنے بیٹھے وہ ڈر گئی تھی

"ان سب نے مجھے بھلا دیا وہ مجھے بھول گئے وہ داؤد مرتضی کو بھول گئے۔۔۔۔۔۔۔میری ماں تک مجھے بھول گئی۔۔۔۔۔میں۔۔۔میں کسی کو یاد نہیں رہا اور ایک میں۔۔۔۔۔۔جو ہمیشہ اپنوں سے ملنے کے لیے تڑپتا رہا۔۔۔۔۔میں جو ہر رات ان کو۔۔۔۔۔ان کو یاد کرتے سوتا ہوں میں نے جو اتنا لمبا عرصہ ان کو دیکھے بغیر ان کو یاد کرتے گزارا ہے۔۔۔۔۔میں تو کبھی نہیں بھولا ان کو۔۔۔۔۔وہ تو ہمیشہ مجھے یاد آتے رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔اور وہ سب وہ سب تو مجھے۔۔۔۔۔۔ایسے بھول گئے ہیں جیسے میں کبھی تھا ہی نہیں"

وہ اس بری طرح رو رہا تھا کہ ارورا کے دل کو کچھ ہوا وہ اسے پہلی مرتبہ اتنے برے طریقے سے روتا ہوا دیکھ رہی تھی اس نے دونوں ہاتھ بڑھا کر اس کا سر اپنے کندھے سے لگایا

پلیز سوری داؤد یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے کاش میں تمہیں " فورس نہ کرتی "

نرمی سے اس کی پیٹھ مسلتی وہ بھیگی آواز میں بولی داؤد نے کوئی جواب نہیں دیا بس اس کے کندھے سے لگا روتا رہا تھا

☆☆☆

"ان پیپرز پر سائن کردو "

Zubi Novels Zone

وہ دو دن تک اس سے بات تو کیا نظرے تک نہیں ملا پا رہا تھا تیسرے
دن وہ اس کے سامنے کھڑا تھا

"یہ کیا ہے؟ "

اس نے پیپر تھام لیے ان پر نگاہ دوڑائی وہ اردو میں تھے اسے اردو پڑھنی
نہیں آتی تھی

ایک طرح کا اجازت نامہ ان پر اپنے پورے دل سے سائن کرو اس "
کے بعد کوئی تو کیا میں بھی تمہیں اپنے قریب آنے سے نہیں روک سکتا
"

وہ اسے بتا نہیں سکا کہ یہ نکاح نامہ ہے وہ سمجھی تو نہیں مگر اس نے اپنے دل سے اس پر سائن کر دیے تھے انہی دنوں روزلی نامی لڑکی ان کے گینگ میں شامل ہوگئی تھی وہ انہیں ایک جگہ چھاپا مارتے ہوئے ملی تھی اس کی حالت بہت خراب تھی اور وہ بے ہوش تھی اس کا مکمل علاج کروانے کے بعد ارورا نے اسے اپنے ساتھ رہنے کا کہا تھا اس نے بتایا کہ وہ ایک ہیکر ہے پکڑی جانے کے بعد انہوں نے اس کے ساتھ یہ سب کیا تھا ارورا کو بے اختیار صوفیہ یاد آئی تھی

"تم بالکل سیف ہو کسی سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے تمہیں، یہاں پر سب تمہارے اپنے ہیں"

نرمی سے اس کا گال تھپک کر وہ باہر نکل گئی تھی وہ اٹھ کر دروازے کی درز سے باہر جھانکنے لگی اور ا کسی شخص کے سامنے کھڑی باتیں کر رہی تھی اس نے تھوڑا آگے ہو کر دیکھا تو اس کی آنکھیں ساکت ہو گئی وہ تو کوئی یونانی دیوتا لگ رہا تھا اتنا خوبصورت کہ وہ بنا پلک جھپکائے اسے دیکھے گئی

" تم جانتی ہو تم سے محبت ہو جانے سے پہلے میں زندگی گزار رہا تھا پھر تم سے محبت ہو جانے کے بعد میں زندگی جینے لگا ہوں آہستہ آہستہ مجھے احساس ہونے لگا ہے کہ اب میں تم سے محبت نہیں کرتا"

وہ رکا پھر نرمی سے اس کے دونوں ہاتھ تھام کر اپنے سینے پر رکھے چار آنکھیں بنا پلک جھپکائے سانس روکے اسے دیکھ رہی تھی

مجھے تم سے عشق ہو گیا ہے ارورا جو مجھے جینے نہیں دے رہا بالکل "
" تمہاری طرح

آہستہ سے اس کا ماتھا چوم کر اسے چھوڑ دیا اور ارورا تو نہال ہی ہو گئی جبکہ
روزلی نے آہستہ سے دروازہ بند کر دیا تھا

☆☆☆

آج کے دن

پورے ہال میں سناٹا تھا ایک سانس لینے کی آواز تھی جو سنائی دے رہی
تھی ایمی دونوں ہاتھ باہم پھسائے بیٹھی تھی اس کی آنکھوں میں نمی تھی
جبکہ داؤد صوفے پر بیٹھا خاموش ہو چکا تھا دفعتاً سامنے رکھا اس کا

موبائل بجا نمبر دیکھتے ہی اس نے جلدی سے ریسیو کیا دوسری طرف جو کہا گیا اسے سن کر وہ کچھ بول نہ سکا اور پھر سب نے اسے تیزی سے باہر کی جانب بھاگتے دیکھا تھا پندرہ منٹ بعد وہ ایک ہاسپٹل کی راہداری میں بھاگتا ہوا نظر آیا اس کے پیچھے کہیں جیک اور ایمی بھی بھاگ رہے تھے ایک روم کا دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا تھا ایک ڈاکٹر وہاں سامنے کھڑی نرس کو ہدایت دے رہا تھا ڈاکٹر نے اسے دیکھا پھر مسکرا کر اس کے سامنے پاس آیا

"کانگریچولیشن "

ہلکا سا شانہ تھپک کر وہ نرس کے ہمراہ باہر نکل گیا وہ بے جان قدموں سے اس کے قریب پہنچا سٹول پر بیٹھ کر نرمی سے اس کا ہاتھ تھاما اس کے

ہاتھ کانپ رہے تھے اس نے نرمی سے آہستہ سے اسے پکارااور وانے چہرہ موڑ کر اسے دیکھاداؤد کو لگا کسی نے ساری دنیااس کے ہاتھ میں رکھ دی ہو

"تم ٹھیک ہو ہاں تم اب بالکل ٹھیک ہو "

اس کا ہاتھ دونوں ہاتھوں میں تھامے وہ ہنسنے لگا تھا یا پھر وہ رونے لگا تھا

میں تمہیں یہاں سے لے جاؤں گا دور بہت دور جہاں ہمیں کوئی " نہیں جانتا ہو گا میں مزید تمہیں اپنی وجہ سے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا "

اس نے ایک ہاتھ سے اپنے آنکھیں صاف کی وہ اور بھی کچھ کہہ رہا تھا مگر اراور اکا ذہن دوبارہ تاریکی میں ڈوب گیا تھا

☆☆☆

حسنہ ہیر کو رات کے کھانے کے لیے بلانے آئی تھی مگر وہ آنکھوں پر بازو رکھے سو رہی تھی انہوں نے اسے پکارتے آہستہ سے اس کا بازو ہٹایا تو دھک سے رہ گئی

"ہیر کیا ہوا کیوں رو رہی ہو؟ "

بازو سے پکڑ کر اسے اٹھاتے وہ پریشان ہو گئی

"پلیز امی مت کریں آپ تو مت کریں "

وہ بری طرح رو دی

"میں نے کیا کیا ہے؟ "

وہ حیران ہوئی

" آپ جانتی ہیں امی میں ہر وقت خالہ کے ساتھ کیوں رہتی ہوں
انہوں نے اپنی اکلوتی اولاد کھوئی ہے جبکہ آپ کے پاس تو تین بچے ہیں
وہ بالکل اکیلی ہو گئی تھیں امی۔۔۔۔کسی نے بھی ان کے درد کو نہیں
سمجھا میں ان کے پاس چلی جاتی ہوں تو اس میں برائی ہی کیا ہے امی، بس

اس بات کی وجہ سے آپ مجھ سے کیوں دور ہونے لگی ہیں مجھے لگتا ہے
"کہ میں ابھی آج ان کی طرح اکیلی ہو گئی ہوں

وہ ہچکیوں سے رو رہی تھی اور حسنہ کے دل پر چھریاں سی چل رہی تھی

ایسی بات نہیں ہے ہیر بس مجھے لگا وہ تمہیں مجھ سے چھین لے گی "
"مجھے تم سے دور کر دے گی مگر تم۔۔۔

ہیر نے ان کی بات کاٹی

کس نے کہا آپ کو کہ وہ مجھے آپ سے چھین لیں گی آپ دونوں "
میرے لیے ایک جیسی ہیں مگر آپ دونوں مجھے اپنی بیٹی نہیں سمجھتی مجھے

لگا تھا کہ آپ مجھے سمجھ جائیں گی مگر کل جو کچھ آپ نے خالہ سے کہا مجھے ایسا لگا آپ مجھے میری ہی نظروں میں گرا رہی ہیں کیسے آپ نے ان پر یہ الزام تک لگا دیا کہ وہ آپ کے بچوں کی دشمن ہیں "

اس نے آنکھوں کو رگڑا

" میں بس غصے میں تھی "

وہ رونے لگی پھر آہستہ سے انہوں نے ہیر کو سینے سے لگایا

میں آمنہ سے معافی مانگ لوں گی تم بھی مجھے معاف کر دو بچے مجھے " معلوم نہیں ہو سکا کہ میں جانے انجانے میں کیا کر رہی تھی بس اب رونا نہیں ہے خاموش ہو جاؤ "

وہ نرمی سے اس کی پیٹھ تھپک رہی تھی دروازے میں کھڑی آمنہ گیلا چہرہ لیے واپس پلٹ گئی تھی

☆☆☆

"آو رابرٹ آؤ بڑی دیر لگادی آنے میں "

جوف صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا روزلی اس کے ساتھ تقریبا چپکی بیٹھی تھی وہ رابرٹ کو نفرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہی تھی

" وہ کیا ہے کہ میں کافی مصروف تھا یہ بات تو تم بہت اچھی طرح جانتے ہو گے ابھی سارے کام نپٹا کر سیدھا تمہارے پاس آیا ہوں اور تم کیسی ہو روزلی "

وہ ان کے عین سامنے صوفے پر بیٹھ چکا تھا جوف کے سارے آدمی چوکنے سے اس پر گن تانے کھڑے تھے

"اکیلے آئے ہو اپنی نفری ساتھ نہیں لائے "

جوف سیدھا ہو بیٹھا جب کہ وہ ہنس پڑا

"تم ڈر کیوں رہے ہو ریلیکس ہو جاؤ میرے پاس کوئی ہتھیار بھی نہیں ہے ویسے تم نے اچھا نہیں کیا روزلی نہ میرے ساتھ نہ بیچارے جوف کے ساتھ"

وہ جیسے افسوس کر رہا تھا

"جوف اسے مار دو ورنہ یہ ہمیں مار دے گا"

وہ ایک دم سیدھی ہوئی

" کہنا کیا چاہتے ہو "

جوف نے اپنی آنکھیں سکیڑیں اس نے گویا روزلی کی بات سنی ہی نہیں تھی اسی وقت جوف کے موبائل پر بپ ہوئی

" ویڈیو دیکھو "

وہ مسکرایا جوف نے جلدی سے موبائل آن کر کے ویڈیو چلا دی

" یہ جوف ہے اور یہی اسے مارنا چاہتا ہے یہ ایک سائیکو ہے اور یہ لڑکیوں کا شکاری ہے خوبصورت لڑکیوں کا شکاری۔۔۔"

ہیلو رابرٹ میری بات سنو میں ھولو کیشن تمہیں بھیج رہی ہوں "

"وہاں جوف اپنے آدمیوں سمیت آنے والا ہے وہ۔۔۔۔

میں نے جوف کا سارا ریکارڈ ہیک کر لیا ہے یہ اس کا ڈیٹا ہے اور یہ وہ "

ان لڑکیوں کی ساری تصویریں ہیں جن کو مارنے کے بعد وہ لیتا تھا میں یہ

سارے ثبوت ایف بی آئی کو بھیجنے سے پہلے تمہیں دکھانا چاہتی تھی

تمہارے لیے رابرٹ صرف اور صرف تمہارے لیے میں جوف جیسے

" پاگل اور خطرناک آدمی سے الجھ پڑی ہوں

روزلی اس کے ساتھ بیٹھی سانس روکے ویڈیو دیکھ رہی تھی

"نہیں نہیں جوف ایسا نہیں ہے یہ۔۔۔۔یہ ہم دونوں کو آپس میں لڑوا کر مارنا چاہتا ہے یہ سب جھوٹ ہے۔۔۔۔"

اس کا چہرہ زرد ہو چکا تھا

"کتنی بڑی بے وقوف ہے یہ اب تم خود سوچو کیا ہم ایک دوسرے کو مار سکتے ہیں وہ بھی اس کی وجہ سے"

وہ گویا صدمے سے بولا تھا

"یہ جھوٹ بول رہا ہے جوف میرا یقین کرو۔۔۔۔ایسا کچھ بھی نہیں ہے یہ ہمیں لڑوانا چاہتا ہے"

اس نے جوف کا ہاتھ پکڑ لیا

"تم اگر سوچ رہے ہو کہ ایسا کر کے تم ہم دونوں کو الگ کر دو گے تو یہ تمہاری سب سے بڑی بھول ہے"

تنفر سے اس نے موبائل واپس رکھ دیا

کس نے کہا کہ میں تم دونوں کو الگ کرنا چاہتا ہوں میں تو بس یہ "
بتانے آیا تھا کہ اس نے تمہارا سارا ریکارڈ ایف بی آئی کو بھیج دیا تھا وہ بس
" آنے ہی والے ہونگیں

کندھے اچکا کر وہ کھڑا ہو گیا روزلی نے جوف کو دیکھا جس کے چہرے پر
زلزلے کے آثار تھے پھر اس نے رابرٹ کو دیکھا جو نفرت بھری
نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا اس کے پیچھے کہیں بہت سے قدموں کی
آوازیں آنے لگی تھیں

"جوف یہ۔۔۔۔ "

وہ بولنے ہی لگی تھی کہ یک دم گنگ ہو گئی اس نے نظر جھکا کر پیٹ پر دیکھا جہاں جوف نے چاقو گھسا دیا تھا

" تم نے مجھے دھوکہ دیا "

وہ بے یقینی سے غرایا تھا

" تمہاری وجہ سے مجھے اتنا نقصان ہوا ہے اور تم کہہ رہی ہو وہ جھوٹ بول رہا ہے تمہاری وجہ سے اس نے میری کروڑوں کی فیکٹری کا دیوالیہ نکال دیا میرے آدمی مارے گئے میرے نئے گھر کو جلا کر راکھ کر دیا گیا اور تم کہتی ہو تم نے کچھ بھی نہیں کیا "

اس نے زور سے چاقو اس کے پیٹ میں گھما ڈالا وہ تڑپنے لگی داؤد ششدر کھڑا انہیں دیکھے گیا اسے توقع نہیں تھی کہ جوف ایسا کچھ کر ڈالے گا

"چھوڑوں گا تو میں تمہیں بھی نہیں "

گن نکال کر اس نے داؤد پر تانی اس سے پہلے کہ وہ ٹریگر دباتا کسی نے پیچھے سے گن اس کے سر پر رکھ دی

"گولی چلانے کی غلطی مت کرنا جوف سن ورنہ میری گولی چل جائے گی"

جیک کی نفرت بھری آواز اس کی سماعتوں کو چھو گئی اس نے بے یقینی سے داؤد کو دیکھا جو مدھم سا مسکرایا تھا

اوہ تو تم نے بھی اپنی اوقات دکھا ہی دی۔۔۔۔ مجھے چھوڑ کر تم "میرے دشمنوں کی صف میں کھڑے ہو گئے"

اس نے ایک جھٹکے سے چاقو روزلی کے پیٹ سے نکالا پیٹ پر ہاتھ رکھے صوفے پر لڑھک گئی

کتنا کہا تھا میں نے کہ نینسی کو چھوڑ دو آخر کیا بگاڑا تھا اس نے تمہارا جو " اسے مار دیا میں نے تو اسی دن طے کر لیا تھا کہ تمہیں تمہارے انجام تک

ضرور پہنچاؤں گا چاہے اس کے لیے مجھے تمہاری دشمنوں سے ہاتھ ہی

"کیوں نہ ملانا پڑے

جوف کے کان سائیں سائیں کرنے لگے صوفے پر لڑھکی دھندلائی

آنکھوں سے جوف کو دیکھتی روزلی بمشکل سانس لے رہی تھی اس نے

دیکھا کچھ لوگ جوف کو ہتھکڑی لگا کر لے جا رہے تھے وہ پاگلوں کی

طرح چلا رہا تھا اس نے پلکیں چمکائیں کوئی چلتا ہوا اس کے سامنے آ کھڑا

ہوا

اور اگر چاہتی تو تمہیں اسی دن مار دیتی جس دن تم نے اسے گولیاں "

"ماری تھی مگر اس نے ایسا نہیں کیا جانتی ہو کیوں۔۔۔۔

وہ پنجے کے بل اس کے سامنے جھکا

کیونکہ وہ تمہیں بہن سمجھتی تھی بہت محبت کرتی تھی تم سے مگر تم " نے اسے احساس دلایا کہ تم اس کی محبت کے قابل نہیں ہو بلکہ تم تو کسی کی بھی محبت کے قابل نہیں ہو۔۔۔"

ZNZ
Zubi Novels Zone

وہ رکا

آج میں تمہیں ایک سچ بتاتا ہوں۔۔۔۔ تم نے مجھ سے کبھی محبت کی " ہی نہیں ہے۔۔۔ تم مجھ سے محبت نہیں بلکہ اور اسے حسد کرتی تھیں ۔۔۔۔ کتنی خطرناک چیز ہے یہ حسد اچھے اچھوں کو تباہ کر دیتا ہے۔۔۔۔ تم اس چیز سے جلتی تھیں کہ کوئی کسی سے اتنی محبت کیسے

کر سکتا ہے۔۔۔دیکھو تو سہی خود کو تم کیا تھی اور کیا ہو گئی ہو تمہارے اس حسد نے تمہیں کہاں لا پٹخا ہے۔۔۔یہاں تک کہ تمہاری جان تک لے لی "

پھر اپنا چہرہ اس کے کان کے قریب لے گیا

" وہ زندہ ہے اور وہ میرے پاس ہے "

ایک ہچکی آئی اور پھر دوسرے ہی لمحے اس کے جسم کو جھٹکا سا لگا خون آلود ہاتھ بے جان سا صوفے کے کنارے جھول گیا اس کی آنکھوں کی

پتلیاں ساکت ہو چکی تھیں نفرت سے اسے دیکھتے کھڑا ہوا اور الٹے قدم اٹھاتا ہوا تیزی سے مڑا اور فوراً وہاں سے چلا گیا جیک اس کے پیچھے تھا

☆☆☆

بیڈ کے سرہانے تکیے پر ٹیک لگائے وہ آنکھیں موندے ہوئے تھی تھوڑی دیر بعد اس نے جب آنکھیں کھول کر دیکھی تو وہ دائیں طرف جائے نماز پر کھڑا نماز پڑھ رہا تھا وہاں اتنا سکون تھا کہ اس نے دوبارہ آنکھیں بند کر لی تھوڑی دیر بعد اسے محسوس ہوا کہ وہ چل کر اس کے سامنے آ بیٹھا ہے اس نے آہستہ سے آنکھیں کھول دیں وہ نرم مسکراہٹ چہرے پر سجائے اسے ہی دیکھ رہا تھا

" کوئی نہیں ہے سب ختم ہو گئے ہیں سب ٹھیک ہو گیا ہے تم بھی بالکل ٹھیک ہو"

وہ آہستہ آواز میں بولا تھا

" میں اسلام قبول کرنا چاہتی ہوں داؤد "

وہ بھیگی آواز میں یک دم بولی تھی داؤد بالکل خاموش ہو گیا

"کیا تم کسی دباؤ کی وجہ سے ایسا کر رہی ہو؟ "

اور وارانے نفی میں سر ہلایا

"نہیں۔۔۔ایسا نہیں ہے۔۔۔کوئی مجھ پر دباؤ کیسے ڈال سکتا ہے میں نے خود قرآن پاک کا ترجمہ پڑھا ہے داؤد تم بتاؤ میں کیسے اس کتاب کو جھٹلا سکتی ہوں جس میں سچ کے سوا کچھ بھی نہیں ہے ترجمہ پڑھتے مجھے ایسا لگ رہا تھا جیسے میں جہنم کے قریب کھڑی ہوں اور بس اس میں گرنے والی ہوں میں نے اپنی پوری زندگی ایسی کوئی کی دوسری کتاب نہیں پڑھی میں تمہاری طرح ایک مسلمان بننا چاہتی ہوں داؤد۔۔۔پہلے میں نے صرف سوچا تھا اب میں ایسا چاہتی ہوں"

اس کی آنکھوں میں نمی تھی داؤد خاموشی سے اسے دیکھے گیا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کس طرح اپنی خوشی کا اظہار کرے

" کیا تم اکیلے جنت میں جانا چاہتے ہو مجھے لے کر نہیں جاؤ گے "

وہ ناراضی سے بولی تھی

" میں وہاں اکیلا تمہارے بغیر کیا کروں گا "

اس نے نرمی سے اس کے آنسو صاف کیے

تم اکیلے کہاں ہو گے وہاں پر تو تمہیں حوریں ملے گیں میں نے پڑھا "
ہے "

داؤد ہنس پڑا پھر مسکراتے ہوئے اس کا دوسرا ہاتھ بھی تھام لیا

"مگر میری حور تو تم ہو۔۔۔۔۔میں اپنی حور یہاں سے لے کر جاؤں گا"

اس نے چھیڑا

"وعدہ کرو مجھ سے ایسا ہی ہو گا "

اور وانے جلدی سے کہا کہ کہیں وہ مکر نہ جائے

وعدہ تو میں نہیں کر سکتا کیا معلوم وہ تم سے زیادہ خوبصورت ہوں "

"ورنہ میں تو لٹ جاؤں گا

اوروااس کی ٹون پر حیران ہوئی پھر دھپ سے اس کے بازو پر مکا مارا

"شرم کرو شرم "

وہ ہنسنے لگا پھر اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام لیا

تمہیں پتہ ہے میرا دل نہ۔۔۔۔۔یہاں ڈوبتا ہے۔۔۔۔۔اس "
چہرے کے سوا یہ آنکھیں کسی اور کو دیکھنا نہیں چاہتی اس دل میں
تمہاری دھڑکنیں قید ہیں تم نہیں دھڑکوں گی تو یہ دل بند ہو جائے گا تم
طلب کی وہ حد ہو اوروا جس کی آگے سب کچھ بے معنی ہو جاتا ہے

تمہارے کچھ حصے میری تکمیل میں شامل ہیں اگر میں تم سے نہ ملتا تو ہمیشہ ادھورا رہتا"

وہ رکا پھر اس کی نیلی جھیل سی آنکھوں میں جھانکا

" تمہاری ان آنکھوں کی قسم میرے دل نے ہی نہیں روح نے بھی تم سے محبت کی ہے "

وہ سانس روکے دل تھامے اس کے لفظوں میں کھو سی گئی

" مگر میں تو ایک عام سی لڑکی ہوں تمہارے لیے اتنی خاص کیسے ہو سکتی ہوں "

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

وہ پہلی مرتبہ اس سے اپنی محبت کا اظہار نہیں کر رہا تھا مگر پہلی مرتبہ ان لفظوں میں اظہار کر رہا تھا اس کی بات پر اس نے آہستہ سے اس کے چہرے پر آئے بال ہٹائے اور اسی طرح مسکراتا رہا

"تم عام کیسے ہو سکتی ہو میرے لیے جس سے میں عشق کروں جسے میں صرف اپنا کہوں تم بتاؤ تم میرے لیے عام کیسے ہو سکتی ہے"

وہ خاموش ہو گئی داؤد نے نرمی سے اس کا ہاتھ چوما

"میں پاکستان جا رہا ہوں تم چلو گی"

وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی

"تم سچ کہہ رہے ہو "

اسے یقین نہیں آ رہا تھا پچھلی مرتبہ جو کچھ ہوا تھا وہ بھولی کہاں تھی

میں تھک گیا ہوں ایسی زندگی گزارتے جس میں صرف دکھ اور "
موت کے علاوہ کچھ نہیں ہے میں اپنوں کے پاس جانا چاہتا ہوں ان سے
ملنا چاہتا ہوں تمہیں ان سے ملوانا چاہتا ہوں تم چلو گی نا "

وہ اس سے پوچھ رہا تھا اور اس نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا

"ہاں میں چلوں گی تمہارے ساتھ "

اس نے دیکھا تھا داؤد کی آنکھوں میں نمی پھیلنے لگی تھی مگر وہ مسکرانے لگا تھا وہ واپس جا رہا تھا اپنے ملک اپنے لوگوں میں جہاں شاید سب نے اسے یاد رکھا ہو یا شاید سب اسے بھول چکے ہوں یا پھر سب اس کو مردہ سمجھ کر اس کا انتظار کرنا چھوڑ چکے ہوں یا پھر آج تک کوئی اس کے انتظار میں ہو شاید۔۔

☆☆☆

وہ ایک سنگنگ کنسرٹ تھا داؤد اور ورا کے کندھے پر بازو پھیلائے جیک سے باتیں کر رہا تھا اور ورا اس کے بازو پر سر رکھے مسکراتے ہوئے

دونوں کو سن رہی تھی ان کے چاروں طرف اتنے لوگ تھے کہ پیر رکھنے کی جگہ نہ مل رہی تھی شو شروع ہونے میں ابھی چند منٹ باقی تھے

میں تم دونوں کو مس کروں گا۔۔۔۔بہت اچھا وقت گزرا تم دونوں کے ساتھ"

وہ داود کو دیکھتا کہہ رہا تھا

"شادی کرلو پھر کسی کو مس کرنے کے قابل نہیں رہو گے"

وہ ہنسنے لگا جبکہ ارورا نے اسے گھور کر دیکھا

نہیں بھئی میں فی الحال آزاد گھومنا چاہتا ہوں مجھے پابندیوں بھری " زندگی نہیں گزارنی "

دونوں ہاتھ اٹھائے اس نے نفی میں سر ہلایا

کسی کے چلے جانے سے زندگی نہیں رکتی جیک۔۔۔۔اگر ایسے ہی " چلتا رہا تو تم زندگی سے تنگ ہو جاؤ گے دنیا میں ہر ایک کو لائف پارٹنر کی ضرورت ہوتی ہے آج نہیں تو کل تمہیں بھی اس کی ضرورت محسوس ہو گی ایک بار پھر سوچ لینا اب مجھے ہی دیکھ لو کیسے اس کے پلو سے بندھا رہتا ہوں جہاں کہتی ہے وہاں لے جاتا ہوں کبھی منع نہیں کرتا سمجھ "نہیں آتا ان حالات میں رو یا ہنسو

وہ بالکل سنجیدہ نظر آرہا تھا پھر اس نے گردن موڑ کر اراورا کو دیکھا جو سیدھی ہو کر اسے خشمگیں نگاہوں سے دیکھ رہی تھی جیک مسکراہٹ دبائے انہیں دیکھنے لگا

" یہ تم اسے شادی کے لیے کنوینس کر رہے ہو یا بیزار "

اس نے ایک ہاتھ کمر پر رکھ لیا

"ابھی تو میں نے اسے حوروں کے بارے میں نہیں بتایا "

اس نے ایک آنکھ دبائی اور اراورا سر جھٹک کر رہ گئی

"میں تمہیں کبھی نہیں سمجھ سکتی "

وہ دونوں ہنسنے لگے پھر وہ جیک کی طرف مڑا

" ویسے ایک لڑکی ہے میری نظر میں کہو تو اس سے بات کروں "

وہ دونوں ہی جیک کو مسکرا کر دیکھ رہے تھے

"کون سی لڑکی؟ "

وہ نہیں سمجھا

" وہ والی "

داؤد نے مسکرا کر سٹیج کی طرف اشارہ کیا جہاں ایمی گانے کے لیے آ چکی تھی نئی ابھرتی ہوئی سنگر

"مذاق مت کرو داؤد ایسا کیسے ہو سکتا ہے "

وہ اسے دیکھتے بڑبڑایا ایمی کو دیکھتے وہ بلاارادہ مسکرایا

بالکل ہو سکتا ہے بس ایک بات کا خیال رکھنا وہ روتی بہت ہے "
"لڑکیوں کو پیدائشی بیماری ہوتی ہے نہ رونے کی

اس نے مسکراہٹ دبا کر اروراکو دیکھا جو بس بھی کرو ایکٹنگ والے انداز میں اسے دیکھ رہی تھی جیک ہنس پڑا

"پھر تم فکر مت کرو میں ویسے بھی ٹشو کی دکان کھولنے جارہا ہوں "

اور وہ دونوں قہقہہ مار کر ہنسے تھے اور ارونا راضی سے اس سے الگ ہو گئی

بناؤ مذاق ہم لڑکیوں کا لیکن ایک بات یاد رکھنا۔۔۔۔۔۔ہم لڑکیوں کو صرف رونا نہیں آتا بلکہ جو آتا ہے اسے دیکھ کر لڑکے ہنسنا بھول جاتے ہیں "

وہ اب اسٹیج کی طرف دیکھ رہی تھی جہاں ایمی گا رہی تھی

" یہ رومانس کی بات کر رہی ہے تم ڈرو نہیں "

داؤد نے اتنی اونچی آواز میں سرگوشی کی کہ وہ بے اختیار سرخ ہوئی مگر مڑ کر اسے دوبارہ گھور نہیں سکی وہ بالکل خاموش سا اس کے پیچھے کھڑا کبھی اس کے بالوں کو دیکھتا کبھی اسٹیج کی طرف تھوڑی دیر بعد جیک داؤد کو کچھ کہتا اسٹیج کی طرف بڑھ گیا تھا

" یہ کہاں جا رہا ہے "

اورا نے بنا موڑے پوچھا تھا

"خود ہی دیکھ لو "

آہستہ سے اس کے گرد دونوں بازو پھیلا کر اس کا سر اپنے سینے سے لگا لیا وہ دونوں ہی اب سامنے کی طرف دیکھ رہے تھے جہاں جیک ایمی کے سامنے کھڑا اسے پرپوز کر رہا تھا وہ حیران کھڑی اسے دیکھ رہی تھی

Zubi Novels Zone

"وہ مان جائے گی؟ "

اور وانے چہرہ اٹھا کر اس سے پوچھا

" وہ مان جائے گی "

داؤد نے مسکرا کر کہا

"ہاں میں تم سے شادی کروں گی "

جیک سے مائک لے کر ایمی مسکرا کر بولی اس کے چہرے پر اتنے رنگ بکھر رہے تھے کہ جیک اسے دیکھ کر رہ گیا وہ بھی مسکرا رہا تھا

" ایک آخری ریس ہو جائے "

داؤد نے سرگوشی کی

"کیوں نہیں "

Zubi Novels Zone

انگلی سے اس کے گال کو چھوا

"کہاں پر؟ "

" پاکستان "

داؤد نے اسے گول گول گھماڈالا

☆☆☆

خواہشوں میں ایک خواہش ہے

کہ میں تیرے کندھے پر

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

سر رکھ کر

اپنے سارے دکھ درد سناؤں

میں وہ ساری باتیں کروں

جو مجھے اندر ہی اندر

کھائے جا رہی ہیں

جو میں آج تک کسی سے نہیں کہہ پائی

وہ سب کہوں

ان میں سرفہرست

تیرا مجھے میسر

نہ ہونا ہے

ہیرا ابتہاج

ایک نظران لفظوں کو دیکھ کر اس نے ہمیشہ کے لیے ڈائری بند کر دی وہ اس کے بچپن کی محبت تھا بچپن تو ختم ہو گیا مگر اس کی محبت ختم نہ ہو سکی اس محبت کا احساس اسے اس وقت ہوا جب سب کی باتوں پر یقین کرتے ہوئے اس نے سوچا کہ ہاں وہ واقعی میں نہیں رہا اگر ہوتا تو واپس آجاتا وہ اس سے محبت کرنے لگی تھی یہ خیال ہی اس کے لیے جان لیوا تھا اتنے سال وہ اس کے لاحاصل انتظار میں گزارتی آئی تھی اب جب اسے یقین ہو چلا تھا کہ یہ انتظار کبھی ختم نہیں ہو گا تو اس نے خود سے ہار مان لی تھی دل کی دہائیوں کو خاموشی سے سن کر اس نے شادی کے لیے ہاں کر دی تھی آج اس کی مہندی کا فنکشن تھا ڈائری میں موجود داؤد مرتضی کی تصویر کو رکھ کر اس نے ڈائری سٹور روم میں رکھ دی تھی کبھی نہ اٹھانے کے لیے تھوڑی دیر بعد خالہ اور امی آئی تھی اسے لینے وہ اس

شادی سے خوش ہے یہ ظاہر کرنے کے لیے وہ ان کے سامنے پورے دل سے مسکرائی ہاں وہ واقعی میں خوش ہونا چاہتی تھی

☆☆☆

"وہ پاکستانی جاسوس تھا جسے میں نے جانے دیا تھا مجھے اگر پہلے معلوم ہو جاتا کہ وہ پاکستانی جاسوس ہے تو میں اسے کبھی نہ پکڑتا اور شکر ہے وہ مجھے ملا تھا تمہیں نہیں ورنہ تم نے تو اسے روسی جاسوس سے بھی برے طریقے سے مار دینا تھا"

وہ اسے بتا رہا تھا

" میں شروع سے جانتی تھی کہ روزلی تمہیں پسند کرنے لگی ہے مگر میں یہ نہیں جان سکی کہ وہ تمہیں پانے کے لیے مجھے مارنا چاہے گی اپنے ساتھ ہونے والے ہر حادثے کو میں صرف حادثہ سمجھ کر نظرانداز کرتی رہی بس اس وجہ سے وہ ہر حد پار کر گئی "

سیٹ کی پشت سے ٹیک لگائے وہ بول رہی تھی ان کی فلائٹ کا وقت ہو چکا تھا اوٗد چہرہ موڑے اسے سن رہا تھا

" جیک نے مجھے بتایا کہ تمہارے زندہ رہنے کے چانسز بہت کم ہیں کیونکہ تمہارا بہت خون ضائع ہو چکا تھا میرے بس میں ہوتا تو میں اپنی رگوں سے سارا خون نکال کر تمہیں دے دیتا مگر ڈاکٹرز نے مجھے منع کر دیا کیونکہ ہمارا خون میچ نہیں ہو رہا تھا خون تو مل گیا تھا مگر تم کئی دنوں

تک ہوش میں نہیں آ سکی تھی اور پھر جس دن تمہیں ہوش آیا اس دن
"مجھے لگا میں زندہ ہو گیا ہوں

اب کی بار اروا کچھ بول نہیں سکی بس یک ٹک اسے دیکھتی رہی
تھوڑی دیر بعد اس نے گہری سانس بھری آنکھوں کی نمی کو پلک جھپکا کر
اندر کی طرف دھکیل دیا

مجھے لگا تھا کہ میں مر جاؤں گی مرنے سے پہلے بس آخری بار تمہیں "
" دیکھنا چاہتی تھی

وہ آہستہ آواز میں کہتی سیدھے ہو بیٹھی اب وہ اسے نہیں بلکہ کھڑکی سے
باہر اڑتے خوبصورت بادلوں کو دیکھ رہی تھی داؤد نے کچھ نہیں کہا بس

اسے خاموشی سے دیکھتا رہا ان کا جہاز ایئرپورٹ پر لینڈ کر چکا تھا پچھلی بار کی طرح وہ خاموش نہیں تھا بلکہ خوش تھا اور نہ ہی یہ سوچ رہا تھا کہ اسے سب بھلا چکے ہیں وہ ارورا کا ہاتھ تھامے ہلکی پھلکی باتیں کرتا مسکرا رہا تھا کیا سب لوگ اسے پہچان پائیں گے یقین کر لیں گے کہ وہ وہی داؤد مرتضی ہے اپنی سوچوں میں گھرا وہ جب گھر پہنچا تو رات کے گیارہ بج رہے تھے

" گیٹ پر توتالا لگا ہے کیسا سب لوگ یہ گھر چھوڑ کر کہیں اور شفٹ ہو گئے ہیں "

ارورا نے سوالیہ انداز میں پوچھا

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

" نہیں "

وہ بولنے ہی لگا تھا کہ ایک آدمی ان کی طرف آیا

"جی آپ دونوں کو کس سے ملنا ہے "

وہ شخص غور سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا جو حلیے سے پاکستانی نہیں لگ رہے تھے

"ہم حسن ابراہیم کی فیملی سے ملنا چاہتے ہیں ہم ان کے رشتہ دار ہیں "

داؤد نے کہا وہ آدمی اس کے اردو بولنے پر حیران ہوا تھا

میں یہاں کا چوکیدار ہوں آج حسن ابراہیم کی پوتی کی شادی ہے "
سب لوگ میرج ہال میں ہیں میں آپ دونوں کو اندر بٹھا دیتا ہوں
"مگر۔۔۔۔۔۔

داؤد نے اس کی بات کاٹی

" ہمیں میرج ہال کا پتہ دے دے ہم خود چلے جاتے ہیں "

چوکیدار تھوڑا مشکوک ہوا تھا وہ لوگ سفر کر کے آئے تھے مگر ان کے
پاس کوئی سامان بھی نہیں تھا وہ خالی ہاتھ تھے وہ پہلی مرتبہ ان دونوں کو
دیکھ رہا تھا جو خود کو حسن ابراہیم کے رشتہ دار کہہ رہے تھے

" میں ان سے بات کر کے پھر آپ لوگوں کو بتادوں گا "

جلدی سے موبائل نکال کر اس نے مرتضی حسن کا نمبر ڈائل کیا داؤد خاموشی سے دیکھتا رہا مگر بولا کچھ نہیں دو منٹ بعد چوکیدار نے اسے ہال کا پتہ دے دیا تھا اور اس سارے عرصے میں بالکل خاموش رہی تھی اسے اردو بولنی اور سمجھ میں آتی تھی مگر وہ لکھ اور پڑھ نہیں سکتی تھی اسے اردو بولنا داؤد نے ہی سکھایا تھا

" میں نے ایک مرتبہ کسی سے پوچھا تھا کہ کیا میں کبھی پاکستان نہیں جا سکتا تو اس نے کہا تھا کیوں نہیں ضرور جا سکتے اس صورت میں جب

تمہارے پاس بہت ساپیسہ ہوگا اس وقت وہ شخص مجھے بہت یاد آرہا
ہے"

میرج ہال کے سامنے کھڑا وہ ہلکی آواز میں بولا تھا اروا نرمی سے
مسکرائی وہ اس کے ذہنی حالت سمجھ رہی تھی ارد گرد دیکھے بغیر وہ سیدھا
اندر چلا گیا اروا اس کے ہم قدم تھی اندر پہنچ کر اس نے سامنے دیکھا
جہاں سٹیج پر بیٹھے اور کھڑے لوگ دعا مانگ رہے تھے شاید نکاح ہو چکا
تھا سامنے بیٹھی دلہن جو نظریں جھکائے اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی غیر
ارادی طور پر اس کی نظریں جب داؤد مرتضی کی نظروں سے ملی تو وہ
ساکت ہو گئی بے یقین پتھر کی طرح داؤد اسے دیکھتے ہلکا سا مسکرایا
کیونکہ وہ ہیر کو پہلے دیکھ چکا تھا وہ اس کی بچپن کی دوست اور کزن تھی
اور بس اس نے چہرہ موڑ کر اپنی ماں کو تلاشنا شروع کر دیا سٹیج پر

آمنہ کے علاوہ سب موجود تھے اور پھر وہ بھی اسے نظر آ گئیں ایک کرسی پر بیٹھے وہ کسی خاتون سے باتیں کر رہی تھیں وہ خاموشی سے چلتا ہوا ان کے قریب آن ٹھہرا آمنہ نے کسی کی موجودگی تو محسوس کی تھی مگر دیکھا نہیں تھا داؤد ان کے سامنے پنجوں کے بل بیٹھا آہستہ سے اپنے ہاتھ ان کے گھٹنے پر رکھ دیا

"امی۔۔۔۔ "

آمنہ نے چونک کر گردن موڑی یہ لفظ بولنے والا تو عرصہ پہلے کہیں کھو چکا تھا تو پھر کون تھا جس نے انہیں امی پکارا تھا

"امی میں۔۔۔۔داؤد۔۔۔۔۔آپ کا بیٹا "

وی اٹک اٹک کر بولا آمنہ جو دم سادھے اسے دیکھ رہی تھیں اس کی بات پر ان کی آنکھوں میں بے یقینی سی آن ٹھہری زبان گونگی ہوگئی سارے الفاظ کہیے غائب ہوگئے کپکپاتے ہاتھوں سے انہوں نے اس کا چہرہ چھوا پھر ماتھا پھر گال

"داؤد تم۔۔۔۔تم۔۔۔۔داؤد۔۔۔۔تم زندہ ہو داؤد۔۔۔۔میرے بیٹے؟"

وہ اس کے چہرے کو ٹٹولتے بے یقینی سے بول رہی تھیں داؤد نے آہستہ سے ان کا ہاتھ تھام کر اپنے گال پر رکھا

" جی امی میں داؤد آپ کا بیٹا کہیں آپ مجھے بھول تو نہیں گئیں "

وہ ان سے پوچھ رہا تھا

"داؤد میرا بیٹا تم کہاں چلے گئے تھے مجھے چھوڑ کر "

اسے سینے سے لگائے وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھیں ارد گرد لوگ اکٹھے ہونا شروع ہو چکے تھے کوئی بے یقینی سے دیکھ رہا تھا تو کوئی خوشی سے تو کوئی آنسوؤں سے ماں کے سینے سے لگا وہ گھٹ گھٹ کر رونے لگا تھا کہاں سوچا تھا اس نے کہ وہ کبھی اپنی ماں کے سینے سے لگ سکے گا اپنے گھر والوں سے مل سکے گا وہ کبھی اس کا ماتھا چومتی کبھی اس کے ہاتھ داؤد مرتضی کا دل بھرنے لگا تھا خاموش آنسو بہاتے وہ انہیں دیکھتا رہا تھا

☆☆☆

دو ہی لفظوں کا تھا وہ افسانہ

جو سنا کر خاموش ہو بیٹھے

ابتدا یہ کہ تم کو چاہا تھا

انتہا یہ کہ تم کو کھو بیٹھے

بے اختیار ہی اس نے سامنے دیکھا تھا دور کھڑا شخص اسے اپنی طرف دیکھتا پا کر ہلکا سا مسکرایا تھا اس کا دل تک رک گیا آنکھوں میں دنیا جہاں کی بے یقینی آن ٹھہری وہ چل کر آمنہ خالہ کی طرف گیا تھا ان کے سامنے بیٹھا وہ کچھ بول رہا تھا وہ رو رہی تھیں اس سے مل رہی تھیں اسٹیج پر کھڑے لوگ اتر کر ان کی طرف بڑھ گئے تھے یہاں تک کہ افنان بھی ایک وہی تھی جو ساکت بیٹھی اسے دیکھتی رہی تھی سب کچھ بھلا کر

وہ آج کے دن خوش ہونا چاہتی تھی آج کے دن وہ داؤد مرتضی کو یاد نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن پھر آج کیا ہو گیا تھا وہ خود چل کر اس کے سامنے آگیا تھا جس محبت کو مار کر وہ دفن کر آئی تھی وہ بدروح بن کر اس کے سامنے آگئی تھی اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے اسے ڈر لگ رہا تھا پتہ نہیں کس چیز سے مگر اسے خوف آنے لگا تھا وہ کھڑی ہونا چاہتی تھی چل کر اس کے پاس جانا چاہتی تھی مگر اس کا وجود ہلنے سے انکاری تھا وہ بنا پلک جھپکائے اسے دیکھتی رہی اسے سب کچھ بھول گیا تھا اس کی شادی ہو چکی تھی سب کچھ۔۔۔۔۔یاد تھا تو بس سامنے کھڑا شخص جو کتنا قریب حقیقتا کتنا دور تھا وہ آہستہ آہستہ سب سے مل رہا تھا سب لوگ ہیر کو بھول گئے تھے جو دلہن بنی بیٹھی تھی کافی دیر بعد مرتضی حسن نے داؤد کو کچھ کہا اور ان کی بات پر اس نے مسکرا کر ہیر کی طرف دیکھا تھا پھر وہ چل کر اس کے سامنے آ کھڑا ہوا وہ چہرہ اٹھائے اسے دیکھنے لگی

"کیسی ہو ہیر؟ "

وہ پوچھ رہا تھا کسی اجنبی کی طرح نہیں کسی اپنے کی طرح

"زندہ تھی مگر اب لگتا ہے مر چکی ہوں "

اسے دیکھتے وہ بڑبڑائی

"نکاح مبارک ہو ہیر ہمیشہ خوش رہو "

وہ اسے دعا دے رہا تھا اسے مار کر وہ اسے جینے کی دعا دے رہا تھا وہ کچھ بول نہیں پا رہی تھی اس کی زبان تالوں سے چپک گئی تھی وہ اس سے کچھ اور بھی کہنا چاہتا تھا مگر کسی نے اسے آواز دی وہ چونکا پھر اسٹیج سے اتر گیا اور وہ اسے جاتا دیکھتی رہی اس دن کی طرح جس دن وہ کھویا تھا

☆☆☆

"امی اس سے ملیں اور امیری دوست "

کھانا لگ چکا تھا سب لوگ کھانا کھاتے ارد گرد چل پھر رہے تھے آمنہ کے ساتھ صوفے پر بیٹھے اس نے دوسرے صوفے پر بیٹھی اور اکی طرف اشارہ کیا جو مسکرا کر ان کو دیکھ رہی تھی

" السلام علیکم امی "

وہ اٹھ کر ان کی دوسری طرف آ بیٹھی

" وعلیکم السلام "

انہوں نے مسکرا کر اسے گلے لگایا حسنہ ہیر کی پاس چلی گئی تھی دادی دوسرے صوفے پر بیٹھی تھی ان کی ویل چیئر پیچھے کھڑی تھی جبکہ مرد حضرات مہمانوں کو دیکھنے میں مصروف تھے دادی کے برعکس دادا چل پھر سکتے تھے

"امی یہ میری بیوی بھی ہے "

داؤد نے مسکرا کر ان سے کہا اب کی بار وہ چونکی وجہ داؤد کی شادی نہیں تھی وجہ وہ لڑکی تھی جو حلیے سے انگریز لگ رہی تھی اچھا ٹھیک ہے اس نے کپڑے پورے پہنے ہوئے تھے مگر کیا وہ۔۔۔۔

امی مسلمان ہوں میں نے اپنا نام اس لیے تبدیل نہیں کیا کیونکہ میرا " نام میری ممی کو بہت پسند تھا "

وہ انگریزی لہجے میں اردو بول رہی تھی آمنہ یکدم ہی سکون میں آگئی پھر انہوں نے داؤد کی طرف دیکھا

" گھر چلتے ہیں داؤد تم دونوں تھک گئے ہو گے آرام کر لو باقی باتیں پھر کسی دن کریں گے"

داؤد نے ان کا ہاتھ تھام لیا

"ہم بالکل ٹھیک ہیں امی ہیر کو رخصت کر کے ساتھ ہی چلیں گے "

پھر وہ اٹھ کر دادی کے ساتھ جا بیٹھا دادی کے دوسری طرف مرحا اور عادل بیٹھے تھے ہیر کے چھوٹے جڑواں بہن بھائی ان کی عمریں انیس سال تھی عادل وقفے وقفے سے ارورا کو انگریزی میں مخاطب کر کے بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا وہ اس طرح انگریزی بول رہا تھا کہ انگریز سن لیتے تو ڈوب مرتے کہیں البتہ ارورا کی اور بات تھی کیونکہ وہ اب انگریز نہیں بلکہ پاکستانی بن گئی تھی مرحا سے بار بار کہنی مار کر

خاموش رہنے کا اشارہ کر رہی تھی ارور ابغیر برا مانے ان کی باتیں مسکرا کرانجوائے کر رہی تھی

"تم تو کافی ہینڈ سم ہو عادل اور مرحا تو بہت ہی کیوٹ ہے "

اس کے بات پر جہاں مرحا شرمائی تھی وہیں عادل کا چہرہ گلنار ہو گیا زندگی میں پہلی مرتبہ اسے کسی نے ہینڈ سم کہا تھا

"مگر داؤد بھائی مجھ سے زیادہ ہینڈ سم لگ رہے ہیں ایسا ہی ہے نا "

عادل نے ٹھنڈی آہ بھر کے داؤد کو دیکھا جس کے سیاہ بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے سیاہ موٹی جینز پر پہلی مرتبہ اس نے سفید ٹی شرٹ

پہن رکھی تھی اوپر جینز کے جیسی سیاہ جیکٹ پہنی ہوئی تھی اس کے انداز پر اروراا اور مرحا نے مسکراہٹ دبا کر ایک دوسرے کو دیکھا داؤد دادی سے بات کرتے ہوئے ہر دوسری نظر ان پر ڈال لیتا تھا جن کی نا جانے کب دوستی ہو گئی تھی دفعتا ارورا کا موبائل بجنے لگا تھا

"جیک کی کال ہے میں اسے بتا دیتی ہوں کہ ہم خیریت سے پہنچ گئے ہیں"

Zubi Novels Zone

داؤد سے کہتی وہ اٹھ کھڑی ہوئی وہ دونوں بھی ساتھ کھڑے ہوئے تھے داؤد نے سر ہلا دیا فون کان سے لگائے وہ ہال سے باہر نکل گئی تھی عادل اور مرحا اس کے دائیں بائیں تھے جیک سے مختصر بات کرنے کے بعد اس نے مسکرا کر ان دونوں کو دیکھا تھا

" کیا ہوا ایسے کیوں کھڑے ہو "

عادل نے سینہ تانا

آپ کی حفاظت میری ذمہ داری میرا مطلب آپ کو کوئی نقصان نہ "
" پہنچے اس لیے آپ کے ساتھ ہوں

اس نے دانت نکالے اسی وقت ان کی نظر فاصلے پر کھڑے چند لڑکوں پر پڑی جنہوں نے بیک وقت ان کی طرف دیکھا تھا وہ میرج ہال سے کافی دور کھڑے تھے وہ لڑکے اسے دیکھتے سیٹیاں بجانے لگے عادل نے

ناگواری سے انہیں دیکھا وہ کوئی آوارہ تھے جو رات کے اس پہر سڑکوں پر پھر رہے تھے

" چلو چلتے ہیں "

عادل اور مرحا سے کہتی ان لڑکوں کو مکمل نظرانداز کردیا

" کیا آئٹم ہے یار چیک کر ذرا "

جب وہ ان کے سامنے سے گزرنے لگے تو ایک لڑکے نے غلاظت بھرے لہجے میں کہا عادل کا چہرہ سرخ اور مرحا کا سفید پڑ گیا اس سے پہلے

کہ وہ جا کر ان کو مارنا شروع کرتا اروا خاموشی سے چلتی ان کے سامنے جا کھڑی ہوئی وہ پانچ لڑکے شیطانیت سے مسکراتے اسے دیکھنے لگے

" لو چیک کرو "

اروا نے اپنی خوبصورت کلائی اس کے سامنے کی اس کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا خباثت سے مسکراتے وہ اس کی کلائی پکڑنے ہی لگا تھا کہ اروا نے اسی ہاتھ کا مکا بنا کر پوری قوت سے اس کے جبڑے پر دے مارا وہ لڑکھڑا کر پیچھے جا گرا

" اور کس نے چیک کرنا ہے "

اس نے باقیوں سے پوچھا وہ سب گنگ بنے کھڑے اسے دیکھنے لگے

"اس کی تو میں۔۔۔ "

منہ پر ہاتھ رکھے وہ اٹھا اور طیش میں اس کی طرف بڑھا عادل آگے بڑھنے لگا تھا کہ رک گیا وہ دونوں حیرت سے منہ کھولے ان لڑکوں کی پٹائی دیکھتے رہیے جو اروا کر رہی تھی وہ سب ڈر کر گرتے پڑتے وہاں سے بھاگ نکلے ہاتھ جھاڑ کر گہری سانس بھرتے جب وہ ان دونوں کی طرف مڑی تو وہ دونوں گنگ بنے حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے

"کیا ہوا ایسے کیوں کھڑے ہو "

آنکھوں کے سامنے چٹکی بجائی

" یوار سوپر وومن "

مرحا ہوش میں آکر جوش سے چلائی

یہاں ہر لڑکی سپر وومن ہے اگر وہ خود کو اس بات کا یقین دلائے "

"تو۔۔۔

مسکرا کر اس کا گال تھپکا

"تو کیا میں بھی آپ کے جیسی بن سکتی ہوں "

مرحا پرجوش ہوئی

" کیوں نہیں "

"میں بھی سپر وومن۔۔۔۔میرا مطلب سپر مین بن سکتا ہوں "

عادل نے زور سے سر ہلا کر اپنے جملے کی تصیح کی

" آپ کی طرح "

وہ ہنسی پھر رک کر اسے دیکھا

"ہاں تم بن سکتے ہو مگر میری طرح نہیں بلکہ داؤد مرتضی کی طرح "

کہہ کر آگے بڑھ گئی

"تو کیا وہ بھی آپ کی طرح لڑتے ہیں "

ان کی سوال شروع ہو چکے تھے چلتے ہوئے وہ انہیں آرام سے سب کچھ بتاتی گئی

☆☆☆

چند دنوں بعد

آج داود اور اروا کے ولیمہ کی تقریب تھی جب اس کی شادی ہو چکی تھی تو سب گھر والوں نے اس کے مل جانے کی خوشی کے ساتھ ان کے ولیمہ کا پلین بنالیا تھا وہ منع نہیں کر سکا فنکشن کے لیے اس نے سیاہ ڈنر سوٹ کا انتخاب کیا تھا جبکہ اروا نے سفید رنگ کی موتیاں والی خوبصورت سی میکسی پہنی تھی وہ دونوں اتنے خوبصورت لگ رہے تھے کہ سب کی نظریں ان پر ہی ٹکیں تھیں بھاری مقدار میں آمنہ نے داؤد کا صدقہ دیا تھا ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ایک ایک کو پکڑ کر اپنی خوشی بتائیں ہیر ایک جگہ کونے میں بیٹھی داؤد اور اروا کو دیکھ رہی تھی جو اسٹیج کے سامنے کھڑے ہر آنے جانے والوں سے مل رہے تھے اس کی ابھی تک داؤد سے بات نہیں ہوئی تھی آہستہ سے اٹھ کر وہ ان کے سامنے جا کھڑی ہوئی داؤد کسی کو رخصت کرتا اس کی طرف مڑا

کیسی ہو ہیر میں واپس آ چکا ہوں یہ بات تو تم شاید بھول ہی گئی ہو "

" افان کیسا ہے وہ نہیں آیا

وہ مسکرا کر اسے سے پوچھ رہا تھا بس ایک لمحے کو اس کا دل دھڑکا تھا

" ایسا کیسے ہو سکتا ہے داؤد کے ہیر تمہیں بھول جائے تم تو اس دن سے میرے ساتھ ہو جس دن تم کھوئے تھے تم بتاؤ میں تمہیں کیسے بھول سکتی ہوں "

داؤد بالکل خاموش ہو گیا پھر وہ مسکرا کر اراور کی طرف مڑی

"مبارک ہو آپ دونوں کو میری دعا ہے کہ آپ دونوں ہمیشہ ایک دوسرے کے بنے رہیں "

وہ مسکرائی

" تھینکس "

ایک نظر ان دونوں کو دیکھ کر وہ مڑ گئی تھی داؤد بنا پلک جھپکائے اس کو جاتا ہوا دیکھتا رہا

" مجھے لگتا ہے تمہاری کزن خوش نہیں اپنی شادی سے یا پھر تمہارے واپس آنے سے یا پھر ایک اور وجہ بھی ہو سکتی ہے"

معنی خیز مسکراہٹ سے داؤد کی طرف دیکھا

"ایسا کچھ بھی نہیں ہے اسے یقین نہیں ارہا ہو گا کہ میں زندہ اور واپس آگیا ہوں خیر سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا تم فکر مت کرو وہ میری کزن ہے میں اسے جانتا ہوں"

گردن موڑ کر اسے دیکھا

"تم تو سب کو جانتے ہو ہیر کیا چیز ہے"

اس نے کندھے اچکائے جب کہ وہ محض مسکرا دیا تھا

☆☆☆

نو سال بعد

" یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے سلطان بڑا شوق ہے نا تمہیں ہم دونوں کو ڈرانے کا تم گھر چلو میں ممی سے تمہاری شکایت لگاؤں گی"

پانچ سالہ پریسہ افان اپنے سے دو سال بڑے بھائی کو دھمکا رہے تھے جو پنجوں کے بل بیٹھا اپنے سامنے بیٹھی سرخ گالوں سیاہ آنکھوں اور بھورے بالوں والی زویا داؤد مرتضی کا ہاتھ پکڑے اس پر پھونکے مار رہا تھا زویا اپنا ہاتھ چھڑوا کر جلدی سے کھڑی ہوئی

" تمہیں درد تو نہیں ہو رہا "

پریشانی سے کہتا ہے وہ تیزی سے اٹھا

"میری نظروں سے دور ہو جاؤ سلطان ورنہ میں نے تمہیں۔۔۔۔ "

دانت پیستے اس نے ادھر ادھر کچھ تلاشنا چاہا

"سوری زویا پلیز سوری آئندہ میں تم دونوں کے ساتھ کوئی شرارت نہیں کروں گا اور تمہیں تو خدا کا واسطہ ہے پریسا پلیز ممی کو کچھ نہ بتانا ورنہ انہوں نے مجھے الٹا لٹکا کر مارنا ہے دیکھو تم دونوں جو کہو گی میں وہ کروں گا"

وہ دونوں ساتھ کھڑی اسے گھورتی رہی پھر زویا نے سر ہلایا

اوکے تو اب تم پچاس دفعہ اٹھک بیٹھک کرو گے ورنہ میں نے تمہیں "
"کمرے میں بند کر کے کیڑے چھوڑ دینے ہیں

" ہاں بالکل "

پریسا نے بھی تائید کی سلطان افان کی سٹی گم ہو گئی

" کرتے ہو یا نہیں "

زویا نے انگلی اٹھائی اس کا ہر انداز داؤد مرتضی جیسا تھا جبکہ اس نے خوبصورتی اپنی ماں سے چرائی تھی سلطان افان اسے دیکھے گا پریسا اور زویا دونوں ہم عمر تھیں جب وہ کچھ نہ بولا تو دونوں نے مل کر اسے دو تھپڑ کندھے پر مارے

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے میں کرتا ہوں "

کان پکڑے وہ جلدی سے اٹھک بیٹھک کرنے لگا

"ایک دو تین چار۔۔۔۔۔ "

وہ دونوں ہنسی چھپائے گنتی شروع کر چکی تھی سلطان کی ٹانگیں بیس پر جا کر کانپنے لگی

" معاف کر دو یار دوبارہ ایسا نہیں کروں گا "

گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اس نے دونوں ہاتھ جوڑ ڈالے

"بھاگ پریسا جلدی کر ہم جا کر ہیر پھوپو کو بتاتے ہیں "

اور وہ دونوں تیزی سے بھاگی

"رکو زویا پلیز پریسا کو یار چاکلیٹ دوں گا امی کو کچھ مت کہنا "

وہ بھی اٹھ کر ان کے پیچھے بھاگا سامنے ڈھلتا سورج مسکراتا ہوا ان کو دیکھتا رہا جو ہنستے کھلکھلاتے بھاگے جا رہے تھے جن کی ایک نئی داستان شروع ہونے والی تھی

**The end**

Zubi Novels Zone

اگر آپ ناول پڑھنے کے شوقین ہیں تو ہم آپکے لیئے لائے ہے دنیا کا سب سے بڑا
ناولز کا مشہور ویب سائٹ جہاں سے آپ دنیا جہاں کے مزے کے ناولز پڑھ اور
ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہے جو ناولز آپکو کہی کسی اور ویب سائٹ سے نہیں ملے گے

ZUBINOVELSZONE.COM 👉 ZNZ.LIFE

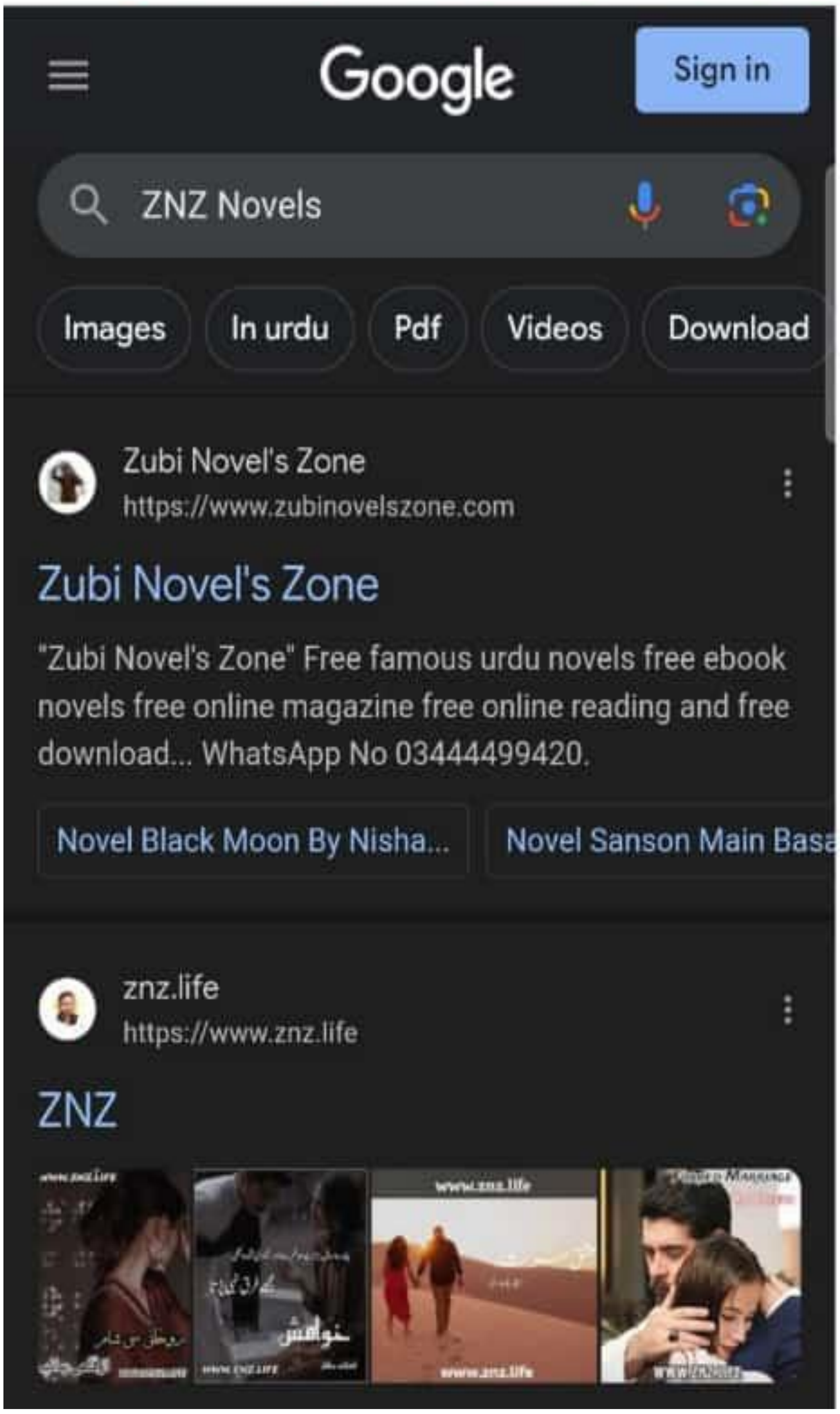


تو دیر کس بات کی ابھی گوگل پر
جائے اور ٹائپ کریں

ZNZ NOVELS

ٹوپ پر دو ویب سائٹ آجائے
گے جسکی سکرین شاٹ آپ
سامنے دیکھ سکتے ہے کوئی بھی
ایک سائٹ وزٹ کریں اور
اپنے پسند کا ناول سرچ کرکے
بآسانی ڈاؤنلوڈ کرکے پڑھ لیں
مزید کے لیئے رابطہ کریں

0344 4499420

For Free Ebook Novels Link

https://heylink.me/ZUBI_NOVELS_ZONE

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا

تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com

https://www.znzlibrary.com/

https://www.znz.today

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں

وہاٹسپپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

0344 4499420

https://www.facebook.com/zubairkhanafridi2020

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone

WhatsApp Channel Link

Channel Join Now